زیرِ نشتر

امجد رئیس

اولین صفحات کی زینت...... مشہور مصنف ٹیس گریٹسن کے بہترین ناول کا انتخاب

انسان کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے... ایک بے فکر آرام دہ زندگی اور چاہتوں سے لبریز خوب صورت دل... وہ دیوانہ تھا دل کش زندگی اور چاہت کا دیوانہ... چاہت ملی اور کھو گئی... مگر اس کے دل و دماغ سے نہ نکل سکی... دیوانگی بڑھتی چلی گئی... خون ریزی کا ہولناک آغاز ہوا تو پھر چاہت... محبت اور جنون کے رنگوں میں خون کی آمیزش ہوتی گئی اور پھیلتی چلی گئی... ایک کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا... سلسلہ تھا کہ دراز ہوتا چلا گیا... پھر وہ خود بھی اپنی محبت سے جا ملا... زیرِ زمین جا سویا... لیکن خون ریزی کے آثار یونہی چھائے رہے... ایک اسرار تھا معما تھا... ایک دلربا... ناز پرور... ناز و آفریں لیکن سرکش ڈاکٹر کی مشکلات کی ہولناکی جو ہفت رنگ اسرار میں اُلجھ کر سب کچھ ہارنے چلی تھی۔

ایک ہی نشست میں پڑھے جانے والے یادگار ناول کے سنسنی خیز موڑ......

اوہ گاڈ، ماضی کس طرح مراجعت کرتا ہے؟ ماضی کی غلطی اچانک بھوت بن کے سامنے آجاتی ہے، نیند حرام ہوجاتی ہے۔ ماضی حال میں تبدیل ہوکر پل پل ہر سانس کو زہر آلود کرتا ہے۔ ماضی کی غلطی کو بھولنا بھی فاش غلطی ہے۔ وہ پلٹ کر سامنے آتی ہے اور قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔

آفس کی کھڑکی سے ڈاکٹر 'ہنری ٹینا کا' باہر پارکنگ لاٹ میں برستی رم جھم کو تک رہا تھا...... کیوں؟ آخر کیوں، کیسے...... اتنے برسوں بعد...... اسے تباہ کرنے کے لیے ماضی کی غلطی بدروح بن کے لوٹ آئی تھی۔

ہانا لولو کے علاقے کولو کی وہ صبح توقع کے مطابق روشن اور مطلع صاف ہونا چاہیے تھا لیکن صبح چار بجے تک سیاہ بادل کلینک سمیت علاقے پر چھا چکے تھے۔ بعد ازاں جو مینہ برسا تو جل تھل کر کے رکھ دیا۔ کلینک کا عملہ ایک ایک کر کے گھر جا چکا تھا۔ ٹینا کا نے نظر کا زاویہ تبدیل کیا اور ڈیسک پر پڑے خط کو گھورا جو ایک ہفتہ قبل اسے موصول ہوا تھا لیکن ہمیشہ کی طرح وہ خط بھی میڈیکل جرنلز، کیٹلاگز اور مختلف کاغذات کے ڈھیر میں غوطہ زن رہا...... خط استقبالیہ کلرک کی نظر میں ایک دن قبل آیا تھا۔

خط پر بھیجنے والے کا نام اور پتا دیکھ کر 'ٹینا کا' کے دماغ میں دور کہیں خطرے کی گھنٹی بجی...... خط جوزف کیانو، اٹارنی ایٹ لاء کی جانب سے تھا۔ 'ٹینا کا' کئی مرتبہ خط پڑھ چکا تھا۔ کرسی میں پیچھے کی جانب گر کے اس نے ایک بار پھر خط کھولا۔

ڈیئر ڈاکٹر ٹینا کا!

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

مسٹر چارلس ڈیکر کے اٹارنی کی حیثیت میں، آپ سے درخواست ہے کہ مس جینیفر بروک کا تمام میڈیکل ریکارڈ ذیل کے پتے پر ارسال کیا جائے۔ مس بروک، آبٹیٹر ریکل کیئر میں تھی۔ موت کے وقت وہ آپ کے زیرِ علاج تھی۔

ٹینا کا، آگے کی سطور کئی بار پڑھ چکا تھا۔ اس نے خط واپس ڈیسک پر پھینک دیا۔

جینیفر بروک...... جینیفر بروک...... وہ تو یہ نام بھول چکا تھا۔ ایک گہری بے نام سی تھکن نے اسے اپنی آغوش میں سمیٹ لیا، نیم جان کر دیا۔ ایسے آدمی کی تھکن جس پر گویا نیا انکشاف ہوا ہو کہ وہ کبھی اپنے سائے سے پیچھا نہیں چھڑا سکتا۔ گھر جانے کے لیے اس نے ہمت مجتمع کرنی شروع کی پھر رک کر آفس کے درودیوار کا جائزہ لیا۔ اس کا آفس...... جیسے اس کے لیے پناہ گاہ تھا۔

آفس کے بیرونی کمرے سے آواز آئی۔ جس نے ڈاکٹر کو کرسی چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ غالباً دروازہ بند ہونے کی مخصوص کلک تھی۔ اس نے ریسیپشن ایریا میں جھانکا۔

''پیگی؟ کیا تم ابھی تک کلینک میں ہو؟''

''پیگی؟'' مگر جواب میں خاموشی رہی۔

ٹینا کا کی متلاشی نظریں گھومتی ہوئی بیرونی دروازے پر جم گئیں۔ دروازے کا لاک کھلا ہوا تھا۔

معاً، چیکنگ روم کی جانب سے مدھم آواز آئی...... جیسے دھات سے دھات ٹکراتی ہے۔

''پیگی؟'' ٹینا کا نے ایک بار پھر سوالیہ پکار بلند کی...... مگر خاموشی رہی۔

وہ ہال سے ہوتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے سوئچ آن کر کے کمرا روشن کر دیا۔ اسٹین لیس اسٹیل کا سنک چمک اٹھا۔ گائنا کالوجیک ٹیبل...... سپلائی کیبنٹ...... اس نے سوئچ آف کیا اور دوسرے کمرے کا رخ کیا۔ وہاں بھی ہر شے اپنی جگہ پر تھی۔ وہ تیسرے اور آخری کمرے کی جانب بڑھا۔ کمرے میں داخل ہو کر اس نے سوئچ کی جانب ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اس کا وجود سنگی مجسمے میں تبدیل ہو گیا۔ وہ ایک ہی انداز میں وہیں جم کے رہ گیا۔ کسی نادیدہ وجود کے احساس نے اسے منجمد کر دیا تھا...... تاریکی میں کوئی اس کا منتظر تھا۔ دہشت اس کے رگ و پے میں اترتی چلی گئی۔ اس نے گھوم کر فرار ہونا چاہا تو احساس ہوا کہ وہ جو بھی تھا، اس کے عقب میں کھڑا تھا۔ ایک تیز دھار پھل چمکا۔ جیسے بجلی بادلوں میں جھلک دکھلا کر روپوش ہو جاتی ہے۔ تیز دھار آلہ بلیڈ کے مانند اس کے گلے کو تراش گیا تھا۔

وہ ڈگمگاتا ہوا چیک اَپ روم کے انسٹرومنٹ پینل سے ٹکرایا اور زمین بوس ہو گیا۔ گرتے ہی اسے احساس ہوا کہ رگوں میں دوڑتا سرخ آبِ حیات تیزی سے جسم و جان سے پھسل رہا ہے۔ جریانِ خون میں شدت تھی۔ شہ رگ کٹ چکی تھی۔ لاشعوری طور پر اس نے ہاتھ سے کاری زخم کو جانچا۔ منٹوں کا کھیل تھا۔ جریانِ خون کو روکنا پہلی ترجیح تھی۔ ٹانگوں میں سنسناہٹ کا آغاز ہو چکا تھا......

ہاتھ پیروں کے بل اس نے کیبنٹ کی جانب حرکت شروع کی جہاں روئی کے بنڈل رکھے تھے۔ ٹائلز نما کارپٹ پر خون ہی خون تھا۔ دماغ کی اہلیت کم ہوتی جا رہی تھی۔ شیشے کے دروازے سے کمزور سی روشنی اندر آ رہی تھی۔ یہ مدھم روشنی اس کی آخری امید تھی۔

دروازے میں کھڑا سایہ ہال کی جانب سے آنے والی روشنی کو مزید کم کر رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اجنبی حملہ آور دروازے میں کھڑا اسے دیکھ رہا ہے۔ تاہم وہ ہاتھ پیروں کے بل کیبنٹ کی جانب حرکت کرتا رہا۔ اس کے ہوش و حواس رخصت ہونے لگے تھے۔ ٹینا کا نے آخری لمحات میں کسی طرح سہارا لے کر خود کو گھسیٹا اور کیبنٹ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ اس کا پٹ کھول کر اس نے اندھوں کے مانند ہاتھ چلائے۔ ادھ کھلے بنڈل میں سے مٹھی میں روئی بھر کر اس نے زخم کے اندر بھر دی۔

اس جاں گسل تگ و دو میں وہ حملہ آور کو نہ دیکھ سکا...... جس کے تیز دھار ہتھیار نے دوسری اور آخری مرتبہ قوس بنائی اور برق رفتاری سے مجروح ڈاکٹر کی پشت میں ڈوب گیا۔ ٹینا کا نے چیخنے کی کوشش کی تاہم اس کے حلق سے جو آواز برآمد ہوئی...... وہ محض ایک آہ تھی۔ دراصل یہ اس کی آخری اخراج شدہ سانس تھی۔ اس کے بعد وہ دوبارہ زمین بوس ہو گیا۔

☆☆☆

چارلس ڈیکر نیم برہنہ حالت میں بستر پر پڑا تھا۔ وہ خوف زدہ تھا۔ کھڑکی میں سے لہو رنگ نیون سائن دکھائی دے رہا تھا...... دی وکٹری ہوٹل ہوٹل کا 't' غائب تھا۔ لہٰذا نیون سائن یوں پڑھنے میں آ رہا تھا۔ 'دی وکٹر ہول'۔ وہ جگہ تھی بھی کسی 'ہول' کے مانند جہاں ہر مسرت، فتح، آسائشیں واپس نہ آنے کے لیے، اندھے غار میں گر جاتی تھیں۔

اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں لیکن نیون سائن پھر بھی نظر آ رہا تھا۔ اس نے کروٹ بدل ڈالی اور سر تکیے میں

Waqar Azeem
Pakistanipoint

چھپالیا۔ تکیے کے غلاف میں بھی بو تھی۔ تکیہ ایک طرف اچھال کر وہ کھڑکی کی طرف لپکا اور نیچے سڑک کو گھورنے لگا۔ سائڈواک پر چند لوگ قہقہے لگا رہے تھے۔ کہیں سے مغنیہ کی صدا لہروں کے دوش پر سفر کر رہی تھی...... اب کیا فرق پڑتا ہے، زندگی تو گزارنی ہے...... اس نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے پھر کھڑکی بند کرنے لگا۔ گرمی بہت تھی۔ وہ کھڑکی بند کیے بغیر واپس آگیا۔ ٹیبل پر آکر اس نے لیمپ روشن کیا۔ کسی اخبار کی سرخی اس کا منہ چڑا رہی تھی:

''ہانالولو میں ایک فزیشن کو اس کے کلینک میں ذبح کردیا گیا۔''

اس کے چہرے پر پسینہ آگیا۔ اس نے اخبار بھی ایک طرف پھینک دیا اور بستر پر بیٹھ کر سر دونوں ہاتھوں میں دبالیا۔ دور سے آنے والے نغمے کی آواز معدوم ہوگئی۔ ذرا وقفے کے بعد دوسرا گیت بلند ہوا۔

کہاں ہے میری چاہت...... میں مرجاؤں گا۔

دھیرے دھیرے اس نے سر اٹھایا، گردن گھمائی اور ایک جانب فریم کو گھورنے لگا۔ جس میں جینی کی مسکراتی ہوئی تصویر آویزاں تھی۔ وہ اٹھا، فریم ہاتھ میں لے کر فوٹو کو چھوا۔ اس کے خیالات ماضی کی بھول بھلیوں میں الجھ گئے۔

☆☆☆

''تم سونے والی ہو، اپنی آنکھیں بند کرلو۔'' کیٹ نے ایلن سے سرگوشی نما آواز میں کہا۔

''مجھے کچھ محسوس نہیں ہو رہا۔''

''ایک آدھ منٹ لگے گا۔'' کیٹ نے اس کے شانے پر تسلی آمیز تھپکی دی۔ خود کو ڈھیلا چھوڑ دو...... خیال کرو، تم آسمان پر اڑ رہی ہو...... بادلوں کے درمیان۔''

ایلن مسکرائی۔ آپریٹنگ ٹیبل پر تیز روشنیوں نے ایلن اوبرائن کی جلد پر ہر ایک جھائیں، لکیر...... حتیٰ کہ تل کو بھی نمایاں کردیا تھا۔

''میں خوف زدہ نہیں ہوں۔'' ایلن نے خمار آلود آواز میں کہا۔

''تمہیں ضرورت بھی نہیں ہے۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ہر بات کا خیال رکھوں گی۔''

''میں جانتی ہوں۔'' ایلن نے اس کا ہاتھ چھونے کی کوشش کی۔ کیٹ نے اپنی دوست کا ہاتھ تھام لیا۔

دروازہ کھلا اور سرجن اندر داخل ہوا۔ ڈاکٹر گائے سائٹینی اپنے غیر معمولی جثے کی وجہ سے نمایاں اور عجیب دکھائی دیتا تھا۔ کسی وزنی بھالو کے مانند۔ تاہم اپنے پیشے میں وہ مہارت رکھتا تھا۔ اس نے اندر آتے ہی مریضہ کا ہاتھ دبایا اور کہا۔ ''ایلن! سونے کا ارادہ نہیں ہے کیا؟''

وہ مسکرائی۔ ''سچ تو یہ ہے کہ اچھا ہوتا یا بُرا...... مجھے فلاڈیلفیا میں ہونا چاہیے تھا۔''

ڈاکٹر گائے ہنسا۔ ''تم وہاں چلی جاؤ گی لیکن تمہارے جسم کا ایک عضو یہیں رہ جائے گا۔''

''پتا نہیں...... مجھے تو ہر...... قسم کے...... کھانوں کا شوق ہے...... معلوم نہیں...... کیا پرہیز کرنا...... ہوگا؟'' ایلن کے پپوٹے بھاری ہونے لگے۔

''کوئی خاص پرہیز نہیں ہوگا۔ تم میٹھی نیند سوجاؤ۔''

کیٹ شیزنی، ایلن کو دیکھ رہی تھی۔ جو تقریباً سو چکی تھی۔

''ایلن۔'' اس نے دھیمے لہجے میں کہا اور انگلیوں کی پوروں سے اس کی پلکوں کو چھیڑا۔ کوئی ردِعمل سامنے نہیں آیا۔ کیٹ نے ڈاکٹر گائے کی جانب دیکھ کر سر ہلایا۔ ''اب یہ تمہاری ہے۔''

''اوہ، کیٹ ڈارلنگ...... تم کتنی خوب صورتی اور نفاست سے کام کرتی ہو۔''

''بس...... بس کرو...... مجھے پتا ہے۔'' کیٹ نے کہا۔

''او کے، شو شروع ہونے والا ہے۔'' ڈاکٹر گائے نے دونوں ہاتھوں کو رگڑا۔ ''سب کچھ ٹھیک ہے...... ٹیب ورک؟''

''ٹھیک ہے۔''

''بلڈ، EKG؟''

''نارمل۔'' جواب ملا۔

آپریشن سے قبل اگلے دس منٹ تک تمام کام میکانیکی انداز میں ہوئے۔ شاندار گھڑی کی سوئیوں کے مانند۔ بنا کسی خلل اور جھول کے...... رواں اور مہارت کے ساتھ۔

کیٹ اپنی ذمّے داری، ہمیشہ کی طرح نہایت روانی اور ارتکاز کے ساتھ انجام دے رہی تھی۔ ایلن مریضہ ہی نہیں، کیٹ کی دوست بھی تھی۔ کیٹ کا ارتکاز غیر معمولی تھا۔ اگرچہ وہ اپنی پیشہ ورانہ اخلاقیات کے تحت تمام مریضوں کو یکساں اہمیت دیتی تھی۔

اینستھیسالوجسٹ کے پیشے میں ایک محاورہ عام ہے...... یہ پیشہ 99 فیصد بوریت اور 1 فیصد ''دہشت'' ہے۔ اور کیٹ اسی ایک فیصد کو ہمیشہ ذہن میں رکھتے ہوئے کام کرتی تھی، بجائے اس کے کہ محض ایک فیصد تناسب کی بنا

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

پر ''ٹیرر سچویشن'' پر کم توجہ دی جائے یا اس کا لحاظ ہی نہ کیا جائے۔

وہ خوب جانتی تھی کہ شاذونادر ہی سہی، لیکن پیچیدگی پلک جھپکنے میں ہی سر اٹھا لیتی ہے۔ ایلن او برائن کی عمر ابھی اکتالیس برس تھی۔ وہ صحت مند تھی، سوائے پتے کی تکلیف کے......

ڈاکٹر گائے نے مخصوص لوشن میں ایک بار پھر ہاتھوں کو مسلا۔ دیگر نرسز بھی الرٹ تھیں، وہ سب ایک ٹیم کی شکل میں ٹیبل کے اردگرد کھڑے تھے۔

کیٹ کی نگاہ ماسک میں چھپے چہروں سے ہوتی ہوئی ڈاکٹر گائے پر رکی۔ آپریشن تھیٹر میں اس کا بے ڈھنگا وجود قطعی غیر موزوں نظر آتا تھا۔ تاہم آلاتِ جراحی اس کے چوڑے بھدے ہاتھوں میں پہنچتے تو کرشمے رونما ہونے لگتے تھے۔

سرجن نے اپنا ہاتھ نرس سینڈی کی جانب دراز کیا۔ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔ سینڈی نے (scalpal) اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ سرجن نے مریضہ کے پیٹ پر پہلا کٹ لگایا۔ سرخ لکیر نمودار ہوئی۔ ڈاکٹر گائے کے ہاتھ ماہر پیانسٹ کے مانند حرکت پذیر تھے۔ ٹیم ہم آہنگی کے ساتھ کام کر رہی تھی۔ کیٹ کی سماعت ایلن کے دھڑکنوں پر تھی۔ سب کچھ ٹھیک تھا۔ کوئی بحران افق پر نہیں تھا۔ کیٹ ایسی صورتِ حال کو انجوائے کرتی تھی۔ سب کچھ انڈر کنٹرول تھا۔ اچھی اور کامیاب صورتِ حال میں کارڈیاک مونیٹر کی بیپ بھی موسیقی کا احساس دلا رہی تھی۔

ڈاکٹر گائے گہرائی میں کٹ لگا رہا تھا جہاں چربی کی تہ تھی......

''عضلات میں کھنچاؤ ہے، کیٹ۔'' اس نے کہا۔

''میں دیکھتی ہوں۔'' کیٹ نے جواب دیا۔ وہ ادویات کی طرف مڑی۔ ایک چھوٹی دراز پر لیبل لگا تھا...... سکسی نل کولن، یہ دوا عضلات کو نرم کرنے کے لیے تھی۔ کیٹ کی پیشانی پر لکیر نمودار ہوئی۔ ''اینی؟ یہاں ایک وائل اور ہونی چاہیے تھی۔ پلیز دیکھو۔''

''حیرت ہے۔'' سینڈی نے کہا۔ ''کل شام میں نے پورا اسٹاک چیک کیا تھا۔''

''اس وقت یہاں ایک ہی وائل ہے۔'' کیٹ نے وائل اٹھائی اور کرسٹل کے مانند شفاف محلول پانچ سی سی کی مقدار میں لے کر ایلن کی آئی وی لائن میں شامل کر دی۔ وہ واپس بیٹھ گئی۔ دوا کو اپنا اثر دکھانے کے لیے ایک منٹ درکار تھا۔

ڈاکٹر گائے، چربی سے نمٹ کر عضلات تک پہنچا تھا۔

''کیٹ، کھنچاؤ اب تک ہے۔'' وہ بولا۔

کیٹ نے گھڑی کی جانب دیکھا۔ دو منٹ سے زیادہ گزر چکے تھے۔

''کچھ اثر ہونا چاہیے؟''

''نہیں، کچھ بھی نہیں۔''

''او کے۔ میں تین سی سی اور دیتی ہوں۔'' ساتھ ہی کیٹ نے نرس اینی کو تنبیہ کی کہ دوسری وائل کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ معاً کارڈیک مونیٹر کا بزر بول اٹھا۔ کیٹ کی گردن یوں گھومی جیسے کرنٹ لگا ہو۔ اسکرین پر نظر پڑتے ہی وہ دہشت کے عالم میں اچھل کر کھڑی ہوگئی۔

ایلن او برائن کی حرکتِ قلب بند تھی۔

اگلے ہی لمحے کمرے میں افراتفری پھیل گئی۔ بلند آواز میں احکامات دیے جا رہے تھے۔ انسٹرومنٹ ٹرے کو ایک طرف ہٹایا گیا۔ چہروں پر ماسک کے باوجود سنسنی اور ہراس، آنکھوں سے عیاں تھا۔

محاوراتی ایک فیصد دہشت ظہور پذیر ہو چکی تھی۔ وہ دہشت، جو ہر اینستھیسیالوجسٹ کے لیے ایک بھیانک خواب کی حیثیت رکھتی ہے، یہ کیٹ کی پیشہ ورانہ زندگی کا بدترین لمحہ تھا۔ وہ چٹختے اعصاب کو سنبھالنے کے لیے خود سے لڑ رہی تھی۔ ایڈرینلین کی کئی وائلز، کیٹ نے اوپر تلے انجکٹ کر دیے...... پہلے آئی وی لائن میں پھر براہِ راست ایلن کے دل میں۔

''میں اسے کھو رہی ہوں...... ڈیئر گاڈ، میں اسے کھو رہی ہوں۔'' اس نے تصور میں سسکی لی۔ پھر اس نے دیکھا کہ 'اوسلواسکوپ' پر دل کی سیدھی لکیر پھڑپھڑائی۔ زندگی کی واحد علامت تنکے کا سہارا......

'کارڈیو ورٹ!'' اس نے بلند آواز میں کہا اور نرس اینی کی جانب دیکھا۔ جو ''ڈیفبریلیٹر'' (DEFIBRILLATOR) کے قریب کھڑی تھی۔ ''دو سو واٹ۔''

اینی منجمد کھڑی رہی۔ اس کا چہرہ برف کے مانند سفید پڑ گیا تھا۔

''اینی؟'' کیٹ چلا اٹھی۔ ''دو سو واٹ کا جھٹکا۔''

حرکت میں آنے والی اینی کے بجائے سینڈی تھی، جس نے مشین کے چارجنگ بٹن پر ہاتھ مارا۔ سینڈی کے ہاتھ مارتے ہی سوئی اچھل کر دو سو کے ہندسے پر پہنچ گئی۔ ڈاکٹر گائے نے برقی جھٹکے دینے والے دونوں پیڈ دبوچے اور ایلن کے سینے پر رکھ کر چارج ریلیز کیا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ایلن کا جسم معمولی گڑیا کے مانند اچھلا اور اسکرین پر پھڑ پھڑانے والی لکیر لرزش میں تبدیل ہوگئی۔ یہ علامت تھی کہ دل ساتھ چھوڑ رہا ہے۔

کیٹ کا اپنا دل بیٹھنے لگا۔ اس نے دوسری دوا انجیکٹ کی پھر مایوسی کے عالم میں تیسری دوا۔ لاحاصل، ڈبڈبائی آنکھوں سے اس نے اسکرین پر قلب کی حرکات دکھانے والی لکیر کو دم توڑتے دیکھا۔

''اِٹ از اوور۔'' ڈاکٹر گائے نرمی سے دکھ بھرے لہجے میں بولا۔

''نہیں۔'' کیٹ کی ڈبڈباتی آنکھوں سے موتی گرے۔ اس نے دونوں ہاتھ ایلن کے سینے پر رکھے اور پوری قوت سے جھٹکے دینے لگے۔

''اٹ از ناٹ اوور۔'' وہ چلائی۔ اس نے خود کو ایلن کے بالائی دھڑ پر گرا دیا۔ اسے ایلن کو زندہ رکھنا ہے۔ سب خاموش تھے۔ کیٹ دیوانہ وار جدوجہد کر رہی تھی۔

''ایلن، اٹھو...... تمہیں زندہ رہنا ہے۔'' اس کی آواز شدتِ کرب سے ٹوٹ گئی۔

''کیٹ۔'' ڈاکٹر گائے نے اپنا ہاتھ اس کے بازو پر رکھ دیا۔

''نہیں۔''

''کیٹ۔'' اس نے نرمی سے کیٹ کو ہٹایا۔ کسی نے ہارٹ مانیٹر کو بند کر دیا۔ متواتر بھنبھناہٹ یک لخت معدوم ہوگئی اور وہاں پُراسرار سناٹا چھا گیا۔ کیٹ، دھیرے سے مڑی۔ سب اسے تک رہے تھے۔ کیٹ نے مشین پر نگاہ ڈالی۔ خطِ قلب بالکل سیدھا افقی حالت میں تھا۔

☆☆☆

ایلن کی باڈی بیگ میں رکھ کر زپ کھینچ دی گئی۔ بیگ کو اسٹریچر پر رکھا گیا۔ اسٹریچر، سرد خانے کی جانب روانہ ہو گیا۔ ایک۔ بے رحم حقیقت...... باڈی کے بیگ میں جانے سے پہلے ہی خود کو تسلیم کرا چکی تھی۔ اسٹریچر کے پہیوں کی گاہے، چوں چاں...... ساکت کھڑی کیٹ کی سماعت پر چھریاں چلا رہی تھی۔

یکے بعد دیگرے سب خاموشی سے سوگوار حالت میں رخصت ہوگئے۔ آپریشن تھیٹر میں کیٹ تنہا کھڑی تھی۔ اس کے اطراف میں خالی وائلز اور خون آلود روئی پڑی تھی۔ جسے جلد ہی سمیٹ کر تلف کر دیے جانا تھا پھر المیہ کا کوئی سراغ وہاں نہ ملتا۔

سوالات...... یہاں وہاں سے...... ایلن کے والدین کی جانب سے بھی۔ وہ ان کا سامنا کیسے کرے گی؟ پژمردہ کیٹ نے سرجیکل کیپ اتاری۔ اس کی براؤن زلفیں شانوں پر بکھر گئیں۔ اسے تنہائی کی ضرورت تھی...... سوچنے کے لیے۔ یہ کیونکر ہوا؟ وہ پلٹی تو دروازے میں ڈاکٹر گائے کو کھڑا پایا۔ دونوں کی نظریں چار ہوتے ہی کیٹ نے محسوس کیا، کوئی گڑبڑ ہے۔

ڈاکٹر گائے نے خاموشی سے ایلن او برائن کا چارٹ کیٹ کو پکڑا دیا۔ کیٹ چارٹ کو نہیں اسے دیکھ رہی تھی۔

''الیکٹرو کارڈیو گرام (EKG)۔'' اس نے کہا۔ ''تم نے بتایا تھا کہ وہ نارمل تھا۔''

''ایسا ہی تھا۔''

''ایک نظر دیکھ لو۔''

کیٹ کی آنکھوں میں الجھن تھی۔ اس نے چارٹ میں EKG ریکارڈ تلاش کیا۔ سب سے پہلے اس کی نگاہ اپنے دستخط پر گئی۔ جو صفحے کے بالائی کونے پر موجود تھے۔ دستخط اس بات کی علامت تھے کہ اس نے EKG والا صفحہ دیکھا تھا۔ پھر اس نے ٹریسنگ پر نظر ڈالی۔ یہ وہ بارہ سیاہ لہریں تھیں، جو قلب کی بقیہ کیفیت یا سرگرمی کو ظاہر کرتی ہیں۔ پورے ایک منٹ تک وہ پلک جھپکائے بغیر الیکٹرو کارڈیو گرام کو گھورتی رہی۔ اسے اپنی بینائی پر شک ہو رہا تھا۔ EKG کا پیٹرن بہت واضح تھا۔ اس پیٹرن کو ایک تھرڈ ایئر کا طالب علم بھی بہ آسانی سمجھ سکتا تھا۔

''یہ وجہ تھی جس نے ایلن کو آناً فاناً ہم سے چھین لیا۔'' ڈاکٹر گائے نے کیٹ سے کہا۔

''لیکن...... یہ ناممکن ہے۔'' کیٹ نے تیقن کے ساتھ کہا۔ تاہم اس کی الجھن برقرار تھی۔ ''میں ایسی معمولی غلطی نہیں کر سکتی۔''

ڈاکٹر گائے جواب دینے کے بجائے دوسری طرف دیکھنے لگا۔ اسے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ کیا کہتا۔

''گائے، تم مجھے خوب جانتے ہو۔'' کیٹ نے احتجاج کیا۔ ''اس قسم کی سہو، اور مجھ سے؟؟...... ایلن کے معاملے میں تو میں نے ہر چیز دو بار نہیں سہ بار چیک کی تھی...... نہ بھی کرتی تو کسی بھی کیس میں ایسی بھول...... نہیں، یہ ناممکن ہے۔''

''خدا کے لیے کیٹ، یہ ریکارڈ کا حصہ ہے۔ تمہارے دستخط موجود ہیں۔ کیا، کیا جا سکتا ہے؟''

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ دونوں صدمے کی کیفیت سے دوچار تھے۔

Wiqar Azeem
Pakistanipoint.com

''میں معذرت خواہ ہوں۔'' بالآخر وہ بولا اور پریشانی سے بالوں میں کنگھی کی۔ ''اوہ خدایا...... حملہ قلب...... ایلین کو ایک بار ہارٹ اٹیک ہو چکا تھا اور...... اور ہم اسے سرجری کے لیے لے گئے۔ اس کا دوسرا مطلب یہ ہوا کہ ہم نے اسے ہلاک کیا ہے۔''

☆☆☆

''یہ ایک بہت سادہ اور واضح نااہلیت کا کیس ہے؟'' اٹارنی ڈیوڈ رین سم نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔ فائل پر ایلین اوبرائن کا نام لکھا تھا۔ اٹارنی نے ساگوان سے بنی ڈیسک کے دوسری جانب اپنے مؤکلان کی جانب دیکھا۔ پیٹرک اوبرائن اور میری اوبرائن...... دونوں کے بالوں میں سفیدی کا رنگ غالب تھا۔ چہرے اترے ہوئے تھے۔ لباس اوسط درجے کا تھا۔ ایلین، ان کی واحد اولاد تھی۔ پیٹرک اوبرائن کبھی اپنی پیاری بیٹی کی اچانک موت کے صدمۂ جانکاہ سے غمناک ہو جاتا اور کبھی غصے میں آجاتا۔

''مسٹر اوبرائن۔'' اٹارنی رین سم نے کہا۔ ''میں جانتا ہوں کہ میں آپ کے غم کا حقیقی مداوا کسی طرح نہیں کر سکتا، تاہم جہاں تک ہو سکا میں اپنی بہترین کاوش کروں گا۔''

پیٹرک اوبرائن نے نفی میں سر ہلایا۔ ''ہمیں پیسا نہیں چاہیے۔ اگرچہ میں اپنی کمر کی تکلیف کے باعث تقریباً معذور ہو چکا ہوں لیکن ایلین نے انشورنس کرا رکھی تھی...... اور......''

''پالیسی کتنی مالیت کی ہوگی؟'' رین سم نے سوال کیا۔

''پچاس ہزار ڈالر۔'' میری نے پہلی مرتبہ لب کشائی کی۔ ''وہ اتنی پیاری بچی تھی۔ ہمیشہ ہمارے بارے میں سوچتی تھی۔'' میری پہلے ہی آہ وزاری کر چکی تھی۔ لگتا تھا کہ اسے اپنے شوہر کی نسبت کچھ قرار مل گیا ہے۔ تاہم غم واندوہ اس کی پوری شخصیت پر چھایا ہوا تھا...... وہ ایک دم مزید بوڑھے ہو گئے تھے۔

رین سم، ان دونوں کی اذیت اور اشتعال کو خوب سمجھ رہا تھا۔ اس کے نزدیک یہ ایک اوپن اینڈ شٹ کیس تھا۔ جسے وہ بہت آسانی سے جیت سکتا تھا۔ دونوں میاں بیوی نے صاف کہہ دیا تھا کہ چاہے انہیں ایک پیسا نہ ملے لیکن وہ ذمے داران کی ناک رگڑنا چاہتے ہیں۔ جنہوں نے ان کی اکلوتی بیٹی کو مار دیا تھا۔

اپنے پیشے کے تقاضے کے تحت اٹارنی ڈیوڈ رین سم نے بہرحال ان کے لیے ہرجانے کا دعویٰ کرنا تھا۔ اس نے دونوں کی اجازت سے چند ضروری سوالات کیے۔ مثلاً ایلین کی جاب، عمر، تنخواہ...... کیا وہ شادی شدہ تھی وغیرہ وغیرہ۔ پھر وہ ایلین کی میڈیکل ہسٹری کی جانب آیا۔ اس نے میڈیکل چارٹ کی نقول کو سامنے رکھا جس کے مطابق ایلین کی عمر اکتالیس برس تھی اور وہ صحت مند حالت میں تھی۔ بس اسے ایک عام سی سرجری کی ضرورت تھی۔ جس کا تعلق پتے سے تھا۔

''کیا آپ کی بیٹی کو کبھی دل کی تکلیف رہی تھی؟''

''کبھی نہیں۔''

''اس نے کبھی سینے میں تکلیف یا سانس کی روانی میں شکایت محسوس کی ہو؟''

''یہ ممکن نہیں۔ ایلی (ایلین) طویل فاصلے کی تیراک تھی۔ اسے ایسی کوئی شکایت نہیں تھی۔ یہ ممکن ہی نہیں۔'' دونوں نے ہارٹ اٹیک کی کہانی پر یقین کرنے سے صاف انکار کر دیا۔

''لیکن EKG کے مطابق یہ تشخیص ہوا ہے، مسز اوبرائن۔ ہمیں اس کی اثابت جانچنے کے لیے آٹوپسی کی ضرورت پڑے گی لیکن میرے خیال میں آٹوپسی کے لیے دیر ہو گئی۔ ہمارا مقصد پورا نہیں ہو سکے گا۔''

''دل کا مریض کیونکر پیراکی کر سکتا ہے؟ جہاں تک ریکارڈ کی بات ہے، وہ آپ جانیے۔ آٹوپسی کی ضرورت کیوں ہوگی...... وہ پہلے ہی میری بچی کو کاٹ چکے تھے......''

کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔

''بس انہیں ایسا سبق ملے کہ وہ زندگی بھر نہ بھولیں کہ کسی کی اولاد کی کیا قیمت ہوتی ہے۔'' پیٹرک اوبرائن نے غصے سے کہا۔

رین سم نے ایک بار پھر انہیں دلاسا دیا اور یقین دلایا کہ وہ اپنی بہترین صلاحیتیں صرف کرے گا۔

دونوں کے رخصت ہونے کے بعد اس نے گہری سانس خارج کی۔ وہ جذباتی کیفیت سے باہر آنا چاہ رہا تھا جو اس کی سوچ پر اثرانداز ہو رہی تھی، اس کی شہرت بے داغ تھی۔ یہ کیس اس کے لیے آسان تھا لیکن وہ اپنے مزاج کے تحت کسی نکتے کو نظرانداز کرنے کے لیے تیار نہ تھا۔ بحیثیت ایک انسان وہ بہرکیف دونوں میاں بیوی کی کیفیات سے متاثر ہوا تھا۔

چھ دن قبل ایک ڈاکٹر سے مہلک غلطی کا ارتکاب ہوتا ہے اور ایک اکتالیس سالہ صحت مند مریضہ اس چوک کے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

باعث اس دنیا سے رخصت ہو جاتی ہے جو اپنے بوڑھے والدین کا واحد سہارا بھی تھی۔ اکتالیس برس کا مطلب وہ اب بھی خود اٹارنی رین سم سے تین سال چھوٹی تھی۔

رین سم اپنی نشست پر سیدھا ہو گیا اور دو فزیشنز کا بائیو ڈیٹا دیکھنے لگا۔ ایک ڈاکٹر گائے سائٹینی اور دوسری ڈاکٹر کیتھرائن (کیٹ) شیزنی۔

اڑتالیس سالہ سرجن، ڈاکٹر گائے سائٹینی کا ریکارڈ غیر معمولی تھا۔ ہارورڈ سے سند یافتہ سرجن اپنے کیریئر کی چوٹی پر تھا۔ اس کے مضامین جن رسائل و جرائد میں شائع ہوتے رہے، صرف ان ہی کی تعداد اتنی تھی کہ فہرست کو سمونے کے لیے پانچ صفحات بھرے گئے تھے۔ اس کی تحقیق کا دائرہ کار ہیپاٹک فزیالوجی تھا۔ آٹھ برس میں ایک مرتبہ اسے عدالت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور وہ مقدمہ بہ آسانی جیت گیا تھا۔ سرجن کو نشانہ بنانا فضول تھا۔ ویسے بھی رین سم کا ہدف، اینستھیسیالوجسٹ کیٹ شیزنی تھی...... ڈاکٹر کیٹ کا ریکارڈ بھی متاثر کن تھا۔ عمر تیس سال۔ شائع شدہ مضامین کی فہرست، متاثر کن۔ کیٹ نے مڈ پیک اسپتال کو گیارہ ماہ قبل جوائن کیا تھا۔

ڈیوڈ رین سم نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔ اس کی پیشانی شکن آلود ہو گئی تھی۔ یہ کسی عطائی کا پروفائل نہیں تھا۔ شاندار ریکارڈ کسی طرح معمولی سی غلطی سے لگا نہیں کھا رہا تھا۔ ریکارڈ چیخ رہا تھا کہ کیٹ سے اتنی بنیادی غلطی سرزد نہیں ہو سکتی۔

رین سم نے فائل بند کر دی۔ وہ کیا کر سکتا تھا۔ حقیقت غیر متنازع تھی اور کیٹ کے لیے دفاع میں کچھ نہیں تھا۔ مریضہ، سرجن کے آلات جراحی کے نیچے، کیٹ کی غلطی کی وجہ سے ہلاک ہوئی تھی۔ کیٹ کو خمیازہ بھگتنا ہی پڑے گا۔ کیس بوڑھے میاں بیوی کے حق میں تھا۔

☆☆☆

جارج بیٹن کورٹ، ڈاکٹرز کے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتا تھا۔ یہ اس کے ذاتی خیالات تھے۔ مخصوص مزاج و خیالات کے باعث، بحیثیت CEO، اسپتال میں اس کا کام مزید دشوار ہو گیا تھا۔ مڈ پیک اسپتال میں، چیف ایگزیکٹو کی حیثیت میں اسے دس برس بیت گئے تھے۔ اس نے ایم بی اے کے علاوہ پبلک ہیلتھ میں ماسٹرز کیا ہوا تھا۔ پرانی انتظامی ٹیم کے برعکس اس نے تن تنہا، مڈ پیک کے جامد وجود میں نئی روح پھونک دی تھی۔ مڈ پیک (غیر اہم اسپتال) سے قابل قدر منافع بخش ادارے میں تبدیل ہو چکا تھا۔

اس کے باوجود سینئرز ڈاکٹرز کی ٹیم، نکتہ چینی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتی تھی۔ بیٹن کورٹ کے نزدیک سفید کوٹ والے ڈاکٹرز احمق تھے...... وہ اس بات کو نہیں سمجھ پائے تھے کہ زندگیاں بچانا بھی کاروبار کا حصہ ہوتا ہے۔ بیٹن کورٹ کے لیے سفید کوٹ والے بھوت، گاہے بگاہے، دردِ سر کا باعث بنتے رہتے تھے۔ اس وقت جو ڈاکٹر، بیٹن کورٹ کے سامنے میز کی دوسری جانب بیٹھا تھا، اس کا نام ڈاکٹر ایوری تھا اور بیٹن کورٹ کو دردِ سر کے بجائے دردِ شقیقہ محسوس ہو رہا تھا۔ عمر رسیدہ ڈاکٹر ایوری خاصا ڈرپوک تھا۔ اپنے سائے سے بھی بدکنے والا...... ایسا آدمی کسی متنازعہ مسئلے میں کیا ساتھ دیتا...... وہ چیف اینستھیسیا تھا۔ سفید بالوں والا ڈاکٹر ایوری، بیوی کے عارضۂ قلب کے باعث مزید گم صم رہنے لگا تھا اور اپنی ڈیوٹی مشینی انداز میں پوری کرتا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے کوئی روبوٹ کام کر رہا ہے۔

باوجود اس کے، بیٹن کورٹ کے لیے وہ موجودہ صورت حال میں اہم آدمی تھا اور بیٹن کورٹ کو اس کی ضرورت تھی۔ کیونکہ اسپتال کی ساکھ داؤ پر لگ چکی تھی، لیکن بیٹن کورٹ کے خدشے کے تحت، بڑا مسئلہ نئی ڈاکٹر تھی، جسے وہ پوری طرح جانتا بھی نہیں تھا۔

کیٹ نے جیسے ہی اس کے آفس میں قدم رکھا، بیٹن کورٹ نے خطرے کی بو سونگھ لی۔ تجربہ اور چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ اس کا خدشہ درست ثابت ہونے والا ہے۔ اسے توقع نہیں تھی کہ ڈاکٹر کیٹ کی شکل میں اسے کسی حسینہ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگرچہ کیٹ کی براؤن زلفیں بکھری ہوئی تھیں اور ہونٹ بھی لپ اسٹک سے بے نیاز تھے۔ تاہم بیٹن کورٹ کے لیے کیٹ کی مقناطیسی آنکھیں ہی اسے پُرکشش ثابت کرنے کے لیے کافی تھیں۔ کیٹ کی آنکھوں کی فطری چمک بتا رہی تھی کہ وہ شکاری نہیں تو شکار بھی نہیں ہے۔

''ڈاکٹر کیٹ، وکیل کی جانب سے یہ خط آج صبح موصول ہوا ہے۔'' اس نے چند کاغذات ڈیسک پر کیٹ کے سامنے رکھے۔ ''یہ ذاتی پیغامبر کے ذریعے دستی ترسیل ہے۔''

کیٹ نے خط کی پیشانی پر نظر ڈالی تو اعصابی ہیجان میں مبتلا ہو گئی۔ ''اوہارا اینڈ رین سم، اٹارنی ایٹ لاء۔'' اوہارا اینڈ رین سم کا شمار چوٹی کی لاء فرمز میں ہوتا تھا۔

بیٹن کورٹ بغور کیٹ کے تاثرات پڑھ رہا تھا۔ ''تم

اور اسپتال دونوں پر ''نااہلیت'' کا مقدمہ دائر ہونے والا ہے۔ ڈیوڈ رین سم بذاتِ خود کیس ہینڈل کرے گا۔'' بیٹن نے کیٹ پر دباؤ ڈالنا شروع کیا۔ درحقیقت کیٹ کا گلا خشک ہوگیا تھا۔ اس نے گھنیری پلکیں اٹھائیں۔

''لیکن...... لیکن وہ یہ کیسے کر سکتے......''

''انہیں محض ایک وکیل اور ایک لاش کی ضرورت ہے۔'' بیٹن کورٹ نے کہا۔

''میں وضاحت کر چکی ہوں۔'' کیٹ نے سر گھما کر ڈاکٹر ایوری کو دیکھا۔ ''آپ کو یاد ہے......؟''

''ڈاکٹر ایوری سے میں ڈسکس کر چکا ہوں۔'' بیٹن کورٹ نے قطع کلامی کی۔ ''اس وقت مسئلہ یہ نہیں ہے۔''

''پھر کیا مسئلہ ہے؟''

برجستہ سوالیہ فقرے نے ایک لمحے کے لیے بیٹن کورٹ کو گڑبڑا دیا۔ اس نے سنبھلنے میں دیر نہیں لگائی۔

''مسئلہ یہ ہے کہ ملین ڈالر کا ''لاءسوٹ'' فائل ہونے جا رہا ہے۔ بحیثیت آجر کے، ہرجانے کی ذمّے داری ہم پر عائد ہوگی۔ لیکن صرف رقم ہی کا معاملہ باعثِ تشویش نہیں ہے...... اس سے بڑھ کر، مسئلہ ساکھ کا ہے۔'' بیٹن کورٹ نے خشک لہجے میں کہا۔

کیٹ خاموش رہی۔ وہ جانتی تھی کہ کیا ہونے والا ہے۔ اس نے ہاتھ مٹھیوں کی شکل میں بھینچ کر گود میں رکھ لیے۔

''یہ لاءسوٹ، اسپتال کے لیے برا شگون ثابت ہوگا۔'' وہ پھر بولا۔ ''ٹرائل شروع ہوگیا تو بات پریس/میڈیا تک جائے گی اور پھر پبلک میں...... لوگ باتیں بنائیں گے اور اسپتال سے دور بھاگیں گے۔'' بیٹن کورٹ نے نیچے ڈیسک پر کاغذات کو دیکھا۔ ''مجھے احساس ہے کہ تمہاری اب تک کی کارکردگی قابلِ قبول ہے۔''

کیٹ کی گردن تن گئی۔ ''قابل قبول؟'' وہ چیخ پڑی۔ اور ڈاکٹر ایوری کو گھورا۔

ایوری، اپنی نشست میں کسمسایا اور نظریں چرائیں۔ ''ویل...... دراصل، ڈاکٹر شیزنی کی کارکردگی...... گڈ، ویری گڈ۔'' وہ گویا کراہ اٹھا۔ ''میرا مطلب ہے...... قابلِ قبول سے زیادہ......''

''خدا کے لیے مرد بنو۔'' وہ تصور میں چلا اٹھی۔ ''تم جانتے ہو کہ میری کارکردگی بے مثال رہی ہے۔''

''کبھی کوئی شکایت نہیں آئی۔'' ایوری نے تھکی ہوئی آواز میں بات ختم کی۔ وہ دونوں سے نظریں نہیں ملا رہا تھا۔

''بہرحال جیسے بھی کہہ لو۔'' بیٹن کورٹ نے بات آگے بڑھائی۔ ''تمہاری وجہ سے ہمیں ایک حساس صورتِ حال کا سامنا ہے۔ ڈاکٹر کیٹ اسپتال کے بہترین مفاد میں ہے کہ تمہارا نام اسپتال کے نام کے ساتھ جڑا نہ رہے۔''

خاموشی کا ایک طویل وقفہ آیا جس میں کہیں کہیں ایوری کی دبی دبی کھانسی کی آواز شامل تھی۔ وہ ڈیسک کو تک رہا تھا۔

''ہمیں تمہارے استعفیٰ کا انتظار ہے۔'' بالآخر بیٹن کورٹ نے بلی کو تھیلے سے باہر نکالا۔

کیٹ کو جھٹکا لگا...... جیسے کوئی طوفانی لہر ٹکرائی ہو۔ تاہم اس نے مستحکم آواز میں کہا۔ ''اور میں انکار کر دوں پھر؟''

''ڈاکٹر، یقین کرو، تمہارے لیے بھی یہ ایک بہتر آپشن ہے...... بجائے اس کے کہ ہم......''

''برطرف...... مطلب ڈس مس کر دیں؟'' کیٹ نے جملہ مکمل کیا۔

بیٹن کورٹ نے سر ہلایا۔ ''ہم ایک دوسرے کو سمجھ رہے ہیں۔''

''نہیں۔'' کیٹ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ کیٹ کی آنکھوں میں یقین اور سرکشی دیکھ کر وہ اندر ہی اندر تلملایا۔ ''نہیں، تم مجھے سمجھنے میں قطعی ناکام رہے ہو۔''

کیٹ کے ذہن میں بیٹن کورٹ کے لیے ناپسندیدگی کا عنصر بڑھ چکا تھا۔

''تم ایک قابل ڈاکٹر ہو۔'' بیٹن کورٹ نے پینترا بدلا۔ ''تم اپنے بہتر آپشن کو ذہن میں رکھو۔ ہم کسی صورت میں تمہیں آپریشن تھیٹر میں واپس نہیں لے سکتے۔''

''یہ ٹھیک نہیں ہے۔'' ایوری نے اعتراض کیا۔

''کیا مطلب؟''

''اس طرح نکالنا درست نہیں...... چینلز کو استعمال......''

''مجھے اچھی طرح پتا ہے پراپر چینلز کا۔ مجھے امید تھی کہ ڈاکٹر کیٹ صورتِ حال کو سمجھتے ہوئے بہتر فیصلہ کرے گی۔'' اس نے کیٹ کی جانب دیکھا۔ ''ڈاکٹر کیٹ کو سمجھنا چاہیے کہ اس طرح اس کے ریکارڈ پر کوئی داغ نہیں آئے گا۔ صرف یہ معلوم ہوگا کہ اس نے یہاں سے استعفیٰ دیا تھا۔ میں ایک گھنٹے میں لیٹر ٹائپ کروا دوں گا۔ ڈاکٹر کیٹ نے صرف دستخط......'' کیٹ کی آنکھوں کا تاثر دیکھ کر بیٹن کورٹ جملہ مکمل نہ کر سکا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

کیٹ شاذونادر ہی مشتعل ہوتی تھی۔ عموماً وہ اپنے جذبات کو سختی سے قابو میں رکھتی تھی لیکن اس وقت جو طوفان تہ سے اٹھ کر سطح آب پر آیا، وہ خود اس کے لیے اجنبی اور خوفناک تھا۔ اس کی آواز میں ہلاکت خیز سکون کروٹ لے رہا تھا۔ ''مسٹر بیٹن کورٹ، اپنے کاغذات اور اپنے مشورے اپنے پاس محفوظ رکھو۔''

بیٹن کا جبڑا، جملہ مکمل کیے بغیر کھٹ سے بند ہوگیا۔

''تمہارا فیصلہ ہے۔'' وقفے سے وہ بولا۔ ''ایوری، میٹنگ کب ہے؟'' بیٹن کورٹ خاصا تپ گیا تھا۔

''منگل...... لیکن......''

''اوبرائن کیس، ایجنڈے پر رکھو۔''

کیٹ نے بدقت تمام مزید کچھ کہنے سے خود کو باز رکھا۔ وہ جانتی تھی کہ اس کی پوزیشن نازک ہے۔ ضابطے کی کارروائی کے دوران بیٹن کورٹ نے اگر کوئی بدنما لیبل اس پر چسپاں کر دیا تو مستقبل اندھیروں کی نذر ہو جائے گا۔ تاہم اس نے نگاہ نیچی نہیں کی، خود کو سمیٹ کر رکھا اور پُروقار انداز میں ہاتھ ملا کر رخصت ہوئی۔ کیٹ نے نکلتے وقت اپنی چال بھی ہموار رکھی۔ لفٹ تک پہنچی۔ اندر قدم رکھا پھر نیچے جاتے ہوئے کوئی نازک شے اس کے وجود میں چھن سے ٹوٹ کر بکھر گئی۔ وہ لفٹ سے نکلی تو جسم لرز رہا تھا۔

لابی میں وہ باہر آکر آگے چل پڑی۔ وہاں کی آوازیں اسے سنائی نہیں دے رہی تھیں۔ نہ افراد دکھائی دے رہے تھے۔ حقیقت کا ادراک سونامی کی لہر بن کے پوری قوت کے ساتھ اس کے وجود سے ٹکرایا تھا۔ ابھی پریکٹس شروع کیے، اسے بمشکل سال ہوا تھا اور اس پر ''نااہلیت'' کا مقدمہ ہونے جارہا تھا۔ وہ دوسروں کے مقدمے جان کر حیران ہوتی تھی کہ ان کی زندگی کس خوفناک طریقے سے تباہ ہوتی ہوگی...... کبھی نہیں سوچا تھا خواب اور گمان میں نہیں تھا کہ کیریئر کے آغاز میں ہی خود اس پر یہ مصیبت آنے والی ہے۔

معاً وہ لابی میں موجود فونز کی قطار کے قریب تھم گئی۔ وہ خود کو سمیٹتے ہوئے فون ڈائریکٹری کو دیکھ رہی تھی۔ کچھ سوچ کر اس نے ڈائریکٹری کی ورق گردانی شروع کی...... اوہارا اینڈ رین سم، اٹارنی ایٹ لاء کا آفس، شپ اسٹریٹ پر تھا۔ کیا انہیں حقائق کا پتا ہے؟ کیا وہ ان کو قائل کر سکتی ہے؟ اس نے خود سے سوال کیا اور ڈائریکٹری کا وہ صفحہ ہی پھاڑ کر سفید کوٹ کی جیب میں اڑس لیا۔

☆☆☆

''مسٹر رین سم مصروف ہیں۔'' استقبالیہ ڈیسک پر موجود خاتون نے ٹکا سا جواب دیا۔

''لیکن مجھے ان سے ملنا ہے۔'' کیٹ نے اصرار کیا۔

''ڈاکٹر، میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ وہ میٹنگ میں ہیں۔ ملاقات ممکن نہیں ہے۔''

صبر کی دیوار میں ارتعاش نمودار ہونے لگا۔ کیٹ نے ڈیسک پر دونوں ہاتھ رکھ دیے۔ ''میٹنگ قیامت تک جاری نہیں رہے گی۔''

''یہ میٹنگ رہے گی۔'' خاتون نے خشک لہجے میں کہا۔

کیٹ مسکرائی۔ ''تو میں بھی قیامت تک بیٹھی ہوں۔''

''ڈاکٹر، وقت ضائع مت کرو۔ تعارف کے مطابق تمہارا تعلق مقدمے کے دفاع سے ہے اور مسٹر رین سم دفاعی پارٹی سے ملاقات نہیں کرتے...... مجھے ناخوشگوار قدم اٹھانے پر مجبور مت کرو۔'' فون کی گھنٹی نے اس کی توجہ کھینچ لی۔ فون ریسیو کرتے ہوئے اس نے کیٹ کی جانب پشت کر لی تھی۔

''اوہارا اینڈ رین سم؟...... اوہ یس، مسٹر میتھیو...... میں فائلز دیکھ کر بتاتی ہوں......''

کیٹ نے بے قراری سے اطراف میں دیکھا۔ قیمتی فرنیچر، پینٹنگز......

کاروبار خوب چل رہا ہے۔ کیٹ نے خود سے سرگوشی کی۔ دفعتاً ملی جلی آوازوں نے اسے چونکا دیا۔ کیٹ نے رخ بدلا۔ کانفرنس روم سے ایک گروپ برآمد ہوا۔ عورتیں اور مرد دونوں شامل تھے۔

رین سم کون ہوسکتا ہے؟ کیٹ نے چہروں کی چھان بین کی۔ کوئی چہرہ فرم کے سینئر پارٹنر کی نمائندگی نہیں کر رہا تھا۔ کیٹ نے گردن موڑ کر بحث کرتے والی اڑیل خاتون پر نگاہ ڈالی، وہ اسی طرح پیٹھ پھیرے مشغول تھی۔ پلک جھپکتے اسے ایک خیال آیا اور کیٹ نے عمل بھی کر ڈالا۔ وہ تیزی سے قدم بڑھاتی ہوئی کانفرنس روم تک پہنچ گئی۔ دروازے میں وہ رکی۔ کچھ فاصلے پر کمرے کے اندر ساگوان کی وزنی میز کے ایک جانب چرمی نشستوں کی قطار تھی۔ دوسری جانب ایک تنہا آدمی میز کے عقب میں بیٹھا تھا۔ اس کی توجہ کاغذات کی جانب تھی۔ اس نے کیٹ کی موجودگی کو محسوس نہیں کیا۔

Wadar Azeem
Pakistanipoint.com

کیٹ نے خود کو سنبھالا۔ ''مسٹر رین سم؟''

اس آدمی نے سر اٹھا کر کیٹ پر نگاہ ڈالی، اس کے تاثرات متوازن تھے۔ ''یس؟ تم کون ہو؟''

''میں......''

''معذرت خواہ ہوں، مسٹر رین سم۔'' اچانک استقبالیہ کلرک ڈیسک والی خاتون نے عقب سے مداخلت کی اور آواز نیچے رکھتے ہوئے غصے سے بڑبڑائی۔ ''میں نے تم سے کیا کہا تھا۔ تمہاری سمجھ میں نہیں آرہا۔ چلو میرے ساتھ۔'' اس نے کیٹ کا بازو پکڑلیا۔

''مجھے صرف چند منٹ باتیں کرنی ہیں۔''

''کیا میں گارڈز کو طلب کروں؟'' اس نے دانت پیسے۔

کیٹ نے بازو چھڑایا۔ ''ہاں، شوق سے طلب کرو۔''

''یہ کیا تماشا ہے؟'' رین سم کی بلند آواز کانفرنس روم میں گونج اٹھی۔ دونوں چونک کر خاموش ہوگئیں۔

رین سم براہِ راست کھوجنے والی نظر سے کیٹ کو دیکھ رہا تھا۔ ''تمہارا نام؟''

''ڈاکٹر کیٹ شیزنی۔'' کیٹ نے بحالی اعتماد کے ساتھ کہا۔

رین سم کی پیشانی پر لکیر نمودار ہوئی۔ ''اوہ سمجھا۔'' وہ دوبارہ کاغذات کی طرف متوجہ ہوگیا۔ ''مسز پرائن، ڈاکٹر کو باہر کا راستہ دکھائیے۔'' اس نے سامنے دیکھے بغیر سپاٹ آواز میں کہا۔

''میں صرف چند حقائق بتانا چاہتی ہوں۔'' کیٹ اڑی ہوئی تھی۔ دوسری طرف مسز پرائن کو گویا وارنٹ ہاتھ آگیا، وہ دونوں ہاتھوں سے کیٹ کو باہر کی جانب دھکیل رہی تھی۔

''تم حقائق جاننا ہی نہیں چاہتے؟ کیا تمام وکلا کا یہی انداز ہے...... پیسا کمانے کے لیے تم لوگ سچائی سے منہ پھیر لیتے ہو...... تم بھی ان میں سے ایک ہو...... تم یہ جاننا ہی نہیں چاہتے کہ ایلن اوبرائن کے ساتھ درحقیقت کیا ہوا تھا؟'' کیٹ تقریباً چلا اٹھی۔

رین سم نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔ وہ سرد نگاہوں سے کیٹ کو گھور رہا تھا۔ ''مسز پرائن، آپ جائیے۔''

مسز پرائن پیچ و تاب کھاتی ہوئی واپس چلی گئی۔ دروازہ بند ہوگیا۔ کمرے میں خاموشی کا طویل وقفہ در آیا۔

''ڈاکٹر، مسز پرائن کو کراس کر کے تم ایک کارنامہ انجام دے چکی ہو اور اب وہیں کھڑی رہوگی؟'' بالآخر ڈیوڈ رین سم نے کرسی کی جانب اشارہ کیا۔ رین سم کے انداز نے کیٹ کے تناؤ کو کم کرنے کے لیے کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ وہ قدم بہ قدم کرسی کی طرف بڑھی۔ وہ اس کے ہر قدم پر نگاہ رکھے ہوئے تھا۔

کیٹ اس کی پوزیشن اور ساکھ سے آگاہ تھی۔ اسے توقع تھی کہ رین سم کوئی عمر رسیدہ شخص ہوگا۔ اس کی عمر واضح طور پر پچاس سے بھی کم نظر آرہی تھی۔ ٹائی سے لے کر لباس تک ہر چیز ذوق اور قیمت کی نشاندہی کر رہی تھی۔ اس کا چہرہ، تاثرات، چوڑے شانے...... پوری شخصیت متاثر کن تھی۔ خاص طور پر اس کی نیلگوں آنکھیں۔ وہ آنکھیں جیسے کیٹ کا ایکسرے کرنے میں مصروف تھی۔

دوسری جانب رین سم کے تصور میں ڈاکٹر کیٹ کے بایو ڈیٹا کے مطابق ایک شبیہ تھی۔ وہ غلط نکلی تھی۔ سامنے موجود کیٹ شیزنی، تصوراتی کیٹ سے قطعی مختلف تھی۔

''میں یہاں چند حقائق بیان کرنے آئی ہوں، مسٹر رین سم۔''

''حقائق...... جو تمہاری نظر میں ہیں۔''

''حقائق...... جیسے وہ ہیں۔'' کیٹ نے برجستگی کا مظاہرہ کیا۔

اگر وہ دفاعی پارٹی نہیں ہوتی تو ''بہت خوب'' کے الفاظ رین سم کی زبان سے ادا ہوجاتے۔ بجائے اس کے، اس نے بریف کیس میں سے اوبرائن کیس کی فائل نکال کر میز پر رکھی۔

''جن کی مجھے ضرورت ہے، وہ تمام حقائق یہاں موجود ہیں۔'' اس نے فائل کی جانب یوں اشارہ کیا جیسے کہہ رہا ہو کہ تمہاری بربادی کا تمام انتظام مکمل ہے۔

''ہر چیز یہاں ہے، اس فائل میں۔''

''ہر چیز نہیں ہے۔''

''اگر نہیں ہے تو تم کیا نئی بات مجھے بتاؤ گی؟''

''جو بتاؤں گی، وہی سچ ہے۔''

''او، بتاؤ لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارے اٹارنی کو علم ہے کہ تم یہاں موجود ہو؟''

''اٹارنی؟ میں نے کسی اٹارنی سے بات نہیں کی۔''

''تو پھر جلدی کرو، اٹارنی کا بندوبست کرلو۔ تمہیں ضرورت پڑنے والی ہے۔''

''ضروری نہیں ہے...... یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے، مسٹر رین سم...... اگر تم سن لو تو مجھے یقین ہے۔''

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

''ایک منٹ۔'' رین سم نے اسے اشارہ کیا اور بریف کیس میں سے کیسٹ ریکارڈر برآمد کیا۔ ریکارڈر آن کر کے اس نے میز پر کیٹ کے سامنے رکھ دیا۔ ''میں نہیں چاہوں گا کہ کوئی معمولی سی بات بھی اِدھر اُدھر ہوجائے۔ اب اپنی کہانی سناؤ، سمجھ لو کہ میرا پورا وجود ایک کان ہے۔''

کیٹ کے کان گرم ہوگئے۔ اس نے ریکارڈر آف کر دیا۔ ''یہ کوئی عدالتی بیان نہیں ہے۔ ہٹاؤ اسے ایک طرف۔''

چند لمحوں کے لیے فضا میں تناؤ کی کیفیت طاری رہی۔ نیلگوں تیز آنکھیں، سبز آنکھوں کے راستے دماغ میں اتر رہی تھیں۔ معاً رین سم نے ریکارڈر واپس رکھ دیا۔ کیٹ نے پہلی مرتبہ فتح مندی کا مبہم ذائقہ چکھا۔

''ہم کہاں تھے؟'' اس نے شائستگی سے کہا۔ ''ہاں، شاید تم بتا رہی تھیں کہ درحقیقت ہوا کیا تھا۔''

کیٹ نے ناپ تول کر بولنا شروع کیا۔ ''ہوسکتا ہے کہ میں بہت شاندار نہ ہوں لیکن میں اناڑی بھی نہیں ہوں۔ میں اپنے کام میں بہت احتیاط سے کام لیتی ہوں اور میرا اب تک کا ریکارڈ بے مثال ہے...... اس کی تصدیق کی جا سکتی ہے۔ ایسی احمقانہ غلطی کی توقع کوئی بھی مجھ سے نہیں کر سکتا۔ اور ایلن تو ہماری اسٹاف ممبر تھی...... میری دوست بھی تھی۔ میں نے اپنی ذمّے داریاں ہمیشہ سے زیادہ احتیاط سے پوری کی تھیں۔ EKG کا مطالعہ ایک سے زیادہ مرتبہ کیا۔ ایلن میری وجہ سے پُرسکون تھی۔ وہ جاننا چاہتی تھی کہ ہر چیز نارمل ہے یا نہیں۔''

''اور تم نے بتایا کہ ہر چیز نارمل ہے؟''

''ہاں میں نے ایسا ہی کیا۔ کیونکہ یہ حقیقت تھی۔ یہی سچ تھا۔''

''لیکن EKG؟'' رین سم نے فائل کی جانب اشارہ کیا۔

''وہ غلط کہہ رہا ہے۔''

''لیکن یہ دستاویزی ثبوت ہے جس پر تمہارے دستخط ثبت ہیں۔'' رین سم نے پختہ آواز میں کہا۔

کیٹ نے دونوں ہاتھ میز پر دائیں بائیں رکھے اور آگے جھکی۔ ''یہ وہ رپورٹ نہیں ہے۔''

رین سم نے یوں دیکھا جیسے اسے سننے میں مغالطہ ہوا ہو۔

''میں نے جو EKG رپورٹ دیکھی تھی، وہ نارمل تھی۔'' کیٹ نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''پھر یہ چارٹ میں کیسے آگئی؟ تمہارا مطلب ہے کہ یہ جعلی ہے؟''

''ہاں، کسی نے اصل کی جگہ اسے وہاں رکھا تھا۔''

''کس نے؟''

''یہ میں نہیں جانتی۔''

''ہونہہ...... میں نہیں کہہ سکتا کہ تم کورٹ میں کیا حاصل کرسکوگی؟''

''مسٹر رین سم، اگر میں غلطی کرتی تو سب سے پہلے جو ہستی اسے تسلیم کرتی...... وہ بھی میں ہی ہوتی۔''

''یعنی تم غیر معمولی حد تک ایماندار ہو۔'' اس کی آواز میں ہلکا طنز سا تھا۔

''کیا تم واقعی یہ سمجھ رہے ہو کہ میں ایک احمقانہ کہانی لے کر آئی ہوں؟''

وہ ہنس پڑا۔ ''مجھے یقین ہے کہ تم کوئی اور قابلِ یقین بات بتاؤ گی۔ یہ جاننے کے لیے میں شدت سے منتظر ہوں کہ چارٹ میں EKG کا صفحہ کیسے ادل بدل ہوگیا؟'' رین نے طنزیہ انداز میں کہا۔

کیٹ کے رخسار جل اٹھے۔ ''میں کیا کہہ سکتی ہوں؟''

''کم آن ڈاکٹر، مایوس مت کرو۔''

''میں نے کہا، کچھ نہیں ہے۔ میں کسی کا نام نہیں لے سکتی۔ نہ جانتی ہوں ایسا کیونکر ہوا؟''

''کوئی اندازہ؟''

''شاید کسی اجنبی سیارے سے کوئی ایلین وہاں آیا ہو۔'' کیٹ تڑخ اٹھی۔

''گڈ تھیوری۔'' اس کی آواز میں کوئی تاثر نہیں تھا۔ اس نے EKG کا صفحہ نکال کر سامنے رکھ دیا۔ ''وضاحت کرو، اس پر تمہارے دستخط ہیں۔''

''میرے نہیں ہیں۔''

''کیا مطلب...... یہ جعلی دستخط ہیں؟''

کچھ دیر دونوں میں تکرار جاری رہی......

''ٹھیک ہے۔ فرض کر لیتے ہیں کہ تم درست کہہ رہی ہو...... تو پھر EKG تبدیل کرنے کی دو ہی ممکنہ وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ کوئی تمہارا کیریئر اور مستقبل تباہ کرنا چاہتا ہے۔''

''مضحکہ خیز بات ہے۔ میرا کوئی دشمن نہیں۔''

''ٹھیک ہے۔ اور دوسری وجہ...... ممکنہ وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ......'' وہ رک گیا۔ دونوں خاموشی سے ایک دوسرے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کو دیکھ رہے تھے۔ ''کوئی ایسا ہے جو کسی ''قتل'' کی نشانیاں مٹانا چاہتا ہے۔''

دوسرا امکان سن کر وہ دنگ رہ گئی۔ رین سم نے اس کے تاثرات دیکھے تو مسکرایا۔ ''ظاہر ہے کہ دوسرا امکان بھی ہم دونوں کے لیے مضحکہ خیز ہے...... پھر میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ تم غلط بیانی سے کام لے رہی ہو...... اب تم مجھے بتاؤ کہ وہاں کیا ہوا تھا؟''

کیٹ اسے گھورتی رہی۔ اس کی نیلی آنکھوں سے جگنو سے نکلتے ہوئے محسوس ہوئے...... نیلے رنگ کے روشن جگنوؤں نے کیٹ کے گرد ہالہ بنا لیا۔ دفعتاً کیٹ پر تحیر خیز انکشاف ہوا کہ وہ محض ایک کھردرا وکیل نہیں بلکہ وجیہہ مرد بھی ہے۔ کیٹ کی سوچ کا زاویہ بے قابو ہونے لگا...... وہ بے اختیار ہونے لگی...... نیلی آنکھوں میں تو بمی کشش تھی۔ وہ ایک غیر اختیاری کیفیت کا شکار ہو رہی تھی۔

''تم کیا بتاؤ گی۔ تمہارے پاس کوئی جواب نہیں۔'' رین سم اس کی کیفیت سے بے خبر اسے خاموش دیکھ کر بولا۔

نیلے جگنو یک لخت غائب ہو گئے۔ تاہم وہ خاموش رہی۔

''میں بتاتا ہوں۔'' رین سم نے فائل کھولی اور آواز کی دستاویزی فلم چلا دی۔ ہر بات میں کاغذی ثبوت کا ناقابلِ تردید سہارا موجود تھا......

رین سم نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی، وہ اکتایا ہوا نظر آ رہا تھا۔ ''یہ آسان تر نہیں ہوگا کہ تم اپنی غلطی تسلیم کر لو۔'' اس نے کہا۔

''آسان تر؟ کس کے لیے؟''

''سب کے لیے...... کورٹ سے باہر سمجھوتا...... تیز، آسان اور نسبتاً کم تکلیف دہ۔''

''آؤٹ آف کورٹ...... لیکن مجھے وہ غلطی تسلیم کرنی پڑے گی، جو مجھ سے کبھی سرزد نہیں ہوئی۔''

رین سم کی کھوپڑی چٹخ گئی۔ پیمانۂ صبر لبریز ہو گیا۔

''ٹرائل میں جانا ہے۔ اوکے، ڈاکٹر...... فائن۔ جب میں کیس لیتا ہوں تو اسے درمیان میں نہیں چھوڑتا۔ تم اسپتال میں نہیں کورٹ میں کھڑی ہو گی۔ جہاں تمہارا سامنا ڈیوڈ رین سم سے ہوگا، وہاں پھر میری حکومت ہو گی۔ تمہارے پاس ایک فیصد چانس بھی نہیں ہے، تمہارے چاروں طرف...... ہر طرف آگ ہی آگ ہو گی اور کوئی تمہیں ایک قطرۂ آب نسیاں دینے والا نہ ہوگا۔''

کیٹ کا دل چاہا کہ اٹھ کر اسے گردن سے دبوچ لے۔ وہ بیٹھی رہی۔ اس بات کا کسی کو احساس نہیں ہے کہ ایلن کے جانے کا غم ہی میرے لیے بہت تھا۔ سونے پر سہاگا یہ مقدمے بازی...... معاً اس کا غصہ اس کی توانائی بہ سرعت تحلیل ہوتی چلی گئی۔ احساسِ بے بسی...... آشفتگیٔ دل وجان نے دفعتاً اسے نڈھال کر دیا۔ یکایک کائنات درہم برہم ہو گئی۔

وہ اپنی نشست گاہ میں گر سی گئی۔ ''کاش واقعی میں نے...... غلطی کی ہوتی اور اسے تسلیم کر لیتی۔'' اس کی آواز بکھر گئی۔

''کاش میں مجرم ہوتی اور کہہ سکتی کہ میں سزا بھگتنے کے لیے تیار ہوں...... گزشتہ سات دن تک میں بھٹکی ہوئی روح کے مانند سرگرداں و پریشاں خدا کو پکارتی رہی کہ یہ کیسے ہوا...... ایلن مجھ پر بھروسا کرتی تھی اور اس نے میری نگرانی میں دم توڑ دیا...... اسی وقت میں بھی ٹوٹ گئی تھی پھر میں نے خواہش کی...... کاش میں ڈاکٹر ہی نہ بنی ہوتی...... کچھ اور بن جاتی...... ویٹرس بن جاتی۔ کلرک بن جاتی...... کچھ بھی۔ مجھے اپنے کام سے محبت ہے۔ تم نہیں سمجھ سکتے، یہ کتنا دشوار ہے کہ میں گھٹنے ٹیک دوں یا...... شعبۂ طب سے دستبردار ہو جاؤں۔'' اس کی آواز ٹوٹ گئی۔ چہرہ دھواں دھواں تھا۔ سبز آنکھوں کی چمک دھندلا گئی...... حاصل سے کم نہیں غم حاصل بھی......

کیٹ نے گلا تر کرنے کی کوشش کی اور سر جھکا لیا۔ یہ اعترافِ شکست تھا۔ وہ بے بسی، بے چارگی، غم واندوہ، سوز وگداز کی سوگوار بے جان تصویر میں ڈھل گئی۔

رین سم دل میں اٹھنے والے جذباتی طوفان کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسے اپنے اندازوں پر بڑا ناز تھا۔ چہرے اور آنکھیں اسے فریب نہیں دے سکتی تھیں۔ وہ جتنی دیر بولتی رہی۔ رین سم اس کی سبز آنکھوں میں جھوٹ کا سراغ لگانے کی سعیٔ لاحاصل میں مصروف رہا اور جھوٹ اداکاری کا ذرہ بھر عنصر پانے میں بھی ناکام رہا۔ سبز آنکھیں ترشے ہوئے زمرد کی جوڑی تھی۔

وہ وکیل تھا۔ ایک پیشہ ور وکیل پہلی مرتبہ اسے لگا کہ وہ جذباتی کیفیت سے باہر آنے کے بجائے بھنور میں گھرتا جا رہا ہے۔ اس کے چاروں طرف شوریدہ سر لہریں تھیں...... سبز رنگ کی لہریں۔ وہ سبز بھنور سے باہر آنے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہا تھا اور ڈوبتا جا رہا تھا۔ کیٹ کا سر جھکا ہوا تھا۔ وہ کیوں چاہ رہا ہے کہ وہ سر اٹھائے...... کیا سبز رنگ کے لیے؟ دفعتاً انکشاف ہوا کہ وہ وکیل نہیں ہے یا پھر ابھی کچا ہے......

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

نہیں تو بچہ ہے۔ اس نے کبھی جیتا جاگتا، سسکتا حسن سوگوار نہیں دیکھا تھا۔

کوئی تصور میں چلایا...... تو لٹ گیا۔ نظارۂ حسن ذات نے لوٹ لیا...... جلوہ گری نے لوٹ لیا۔ چاند، کہکشاں، یہ گل، یہ بوٹے...... نیرنگی صفات نے لوٹ لیا۔ اس کے دل نے کہا کہ اٹھ کر کیٹ کا سر بلند کردے، اس کا پرانا، تیکھا بانکپن اسے لوٹا دے۔

وہ اٹھتا کیسے؟ وہ تو سبز بھنور سے لڑ رہا تھا۔ بیشتر اس کے، وہ کبھی نہ ابھرنے کے لیے ڈوب جاتا۔ اس نے اندازے سے پانی کے گلاس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ ہاتھ کے تصادم سے گلاس میز پر لڑھک گیا۔ گلاس خالی تھا لیکن معمولی آواز بھی دھما کا ثابت ہوئی۔ سناٹے کی چادر چاک ہوئی۔ سبز لہریں غائب ہوگئیں۔ دونوں ایک ساتھ چونکے اور رین سم نے خجالت کے ساتھ رومال نکالا۔ اس کی پیشانی بھیگی ہوئی تھی۔ سبز آنکھوں میں الجھن تھی لیکن وہ دوسری طرف دیکھ رہا تھا۔

چند ساعت بعد اس نے بریف کیس سنبھالا اور کھڑا ہوگیا۔ ''مجھے تاخیر ہوگئی...... کورٹ پہنچنا تھا۔''

کیٹ بھی کھڑی ہوگئی۔ اس نے قدم بڑھائے۔

''مسٹر رین سم۔'' مدھم نرم آواز نے اس کے قدم پکڑ لیے۔

وہاٹ؟'' اس نے پلٹ کر دیکھنے کی غلطی نہیں کی۔

''میں جانتی ہوں کہ میری کہانی پر کوئی یقین نہیں کرے گا۔ لیکن میں قسم کھاتی ہوں...... کہ میں نے سچ کہا ہے۔''

وہ پلٹا۔ اس نے محسوس کرلیا تھا کہ کیٹ مایوسی کے عالم میں دو بول سننا چاہتی ہے کہ رین سم نے اس کی بات سمجھ لی ہے۔ حقیقت یہ تھی کہ وہ خود نہیں جانتا تھا کہ اس نے کیٹ کی باتوں پر یقین کیا ہے یا نہیں۔ اس کے لیے یہ بڑی عجیب اور پریشان کن بات تھی...... یہ پریشانی کیٹ کی شخصیت اور انداز سے بڑھ کر ان دو زمرد نما آنکھوں نے پیدا کی تھی۔ وہ براہِ راست سبز آنکھوں میں دیکھنے سے کترا رہا تھا۔ ''ڈاکٹر، میرے یقین کرنے یا نہ کرنے سے کیا فرق پڑے گا۔'' وہ رخ پھیر کر دروازے سے نکل گیا۔

☆☆☆

ڈیوڈ رین سم گھر کے قریب موجود قبرستان میں تھا۔ وہ ایک قبر کے پاس کھڑا تھا۔

نوحا رین سم

عمر۔ سات سال

اس نے بیٹھ کر قبر پر سے پتے ہٹائے۔ وہ تصور میں بیٹے سے باتیں کررہا تھا پھر وہ کھڑا ہوگیا...... رخ پھیر کے واپسی کا ارادہ کیا۔ ''میں قسم کھاتی ہوں۔'' ایک نسوانی آواز تصور میں در آئی۔ اس نے سر جھٹکا اور کار کی جانب بڑھ گیا۔

کچھ دیر بعد قبرستان کے قریب موجود ماں کے گھر میں تھا۔

''قبرستان سے آرہے ہو؟'' اس کی اڑسٹھ سالہ ماں نے استفسار کیا۔

''آپ کو تو پتا ہے۔''

''بیٹا، تم ایک بات بھول جاتے ہو۔''

''کیا؟''

''نوحا کی خواہش تھی کہ اس کا کوئی بھائی ہوتا۔''

''اوہ، مام اب آپ شادی کے لیے کہیں گی۔''

''بالکل ٹھیک۔ ایک شاندار لڑکی پکڑو اور......''

''مام آپ جانتی ہو میرا جواب...... مجھے دوبارہ شادی نہیں کرنی۔''

''جانتی ہوں لیکن آج تم مجھے اپنا مسئلہ بتادو۔''

معاً دو سبز آنکھیں اس کے تصور میں ابھرنے لگیں۔ وہ کورٹ سے نکلنے کے بعد بھی او برائن کیس کے بارے میں سوچتا رہا تھا۔

''کہاں کھوگئے؟'' اس کی ماں نے سوال کیا۔

''شادی کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔'' رین سم نے جھوٹ بولا۔

''کوئی پسند آئی؟'' ماں نے مشکوک نظروں سے دیکھا۔ ''جلدی کرو...... کب تک سوچتے رہوگے؟''

''ٹھیک ہے ماں، ابھی تو چلتا ہوں۔'' وہ کھڑا ہوگیا۔

''کہاں؟''

''اپنے گھر۔''

☆☆☆

ایلن کی باڈی آخری رسومات کے لیے سردخانے سے نکال لی گئی تھی۔

اجتماع میں گاہے گاہے سسکیوں کی آواز شامل ہو جاتی۔ اسپتال کے اکثر لوگ وہاں موجود تھے...... ڈیوڈ رین سم بھی شریک ہوا تھا۔ کیٹ، سوگوار لباس میں قدرے ہٹ کر کھڑی تھی۔ ڈیوڈ اور کیٹ نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا تھا...... واپسی میں کسی نے بھی کیٹ کے قریب رکنے کی کوشش نہیں کی۔ ایلن کے والدین نے تو اس پر نگاہ تک

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

نہیں ڈالی۔ ڈاکٹر ایوری ٹھٹکا تھا پھر گڑبڑا کے آگے بڑھ گیا۔ ڈیوڈ رین سم کی آنکھوں میں شناسائی کی چمک ابھر کر ڈوب گئی۔ وہ بھی گزرتا چلا گیا۔ تاہم دل ہی دل میں اس نے کیٹ کی ہمت کی داد دی کہ ناموافق حالات میں اس نے وہاں آنے کی جرأت کی تھی۔

سب سے آخر میں کیٹ نے حرکت کی اور گاڑی کی طرف بڑھی۔ ڈیوڈ اپنی کار کی طرف جارہا تھا۔ دفعتاً اسے کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ کیٹ کا پرس گر گیا تھا۔ وہ نڈھال انداز میں جھک کر اپنی چیزیں سمیٹنے لگی۔

ارادے کے برخلاف رین سم کے قدم اس کی جانب اٹھنے لگے۔ کیٹ اس کی موجودگی سے بے خبر تھی۔ وہ اس کے قریب بیٹھ گیا اور چند سکے اٹھا کر اس کی طرف بڑھائے۔

کیٹ نے اسے دیکھا اور بے حرکت ہوگئی۔

''تمہیں مدد کی ضرورت ہے؟'' وہ بولا۔

''اوہ۔''

دونوں ایک ساتھ کھڑے ہوگئے۔

''شکریہ۔'' کیٹ نے کہا۔

چند لمحے دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے۔ پھر کیٹ گاڑی میں بیٹھ گئی۔ انجن اسٹارٹ ہوا۔ رین سم اسے جاتا دیکھتا رہا۔ وہ جانے کے لیے پلٹا ہی تھا کہ اس کی نگاہ زمین پر پڑی۔ کسی چیز پر روشنی منعکس ہورہی تھی۔ وہ سلور پین تھا۔ رین سم نے پین اٹھا کر دیکھا۔ اس پر بڑی نفاست سے نام کھدا ہوا تھا:

کیتھرائن شیزنی، ایم ڈی، وہ کچھ دیر پین کو گھورتا رہا۔ ساتھ کیٹ کا سراپا تصور میں لہراتا رہا۔ معاً اس نے پین ہوا میں اچھال کر مہارت سے واپس پکڑ لیا۔ پین اس کی جیب میں منتقل ہوچکا تھا۔

☆☆☆

این، بس اسٹاپ کی طرف جارہی تھی۔ پچاس ڈالر اس کی مٹھی میں دبے تھے۔ پچاس ڈالر؟ سو، ہزار، ملین ڈالرز بھی ناکافی تھے۔ اس کے ذہن میں خیالات کا جنگل اگنے لگا۔

وہ وائے کی کی جانے والی بس میں سوار ہوئی اور کلاکوا پر بس چھوڑ دی۔ وہ تیزی سے اپنی رہائش گاہ کی جانب بڑھ رہی تھی۔ جوں جوں وہ بلڈنگ سے قریب تر ہورہی تھی، اس کی بے چینی بڑھتی جارہی تھی۔ ہجوم اور ٹریفک کم ہوگیا تھا۔

بلڈنگ کے قریب موڑ کاٹ کر وہ رک گئی۔ ذہن کے اندر یہ خیال جڑ پکڑ چکا تھا کہ کوئی اس کے تعاقب میں ہے۔ وہ کچھ فاصلہ طے کر کے پھر رک گئی اور پلٹ کر دیکھا، چند افراد تھے۔ اسے کوئی غیر معمولی چیز دکھائی نہیں دی۔ این کئی روز سے پریشان تھی۔

دس منٹ بعد وہ اپنے اپارٹمنٹ میں تھی۔ ضروری اشیا اس نے سوٹ کیس میں منتقل کرنا شروع کردیں۔ تاہم اس کی غیر یقینی کیفیت برقرار تھی۔ اگرچہ وہ فیصلہ کرچکی تھی کہ سان فرانسسکو، بھائی کے گھر چلی جائے۔

''ٹھیک نہیں ہورہا ہے تمہیں پولیس کے پاس جانا چاہیے۔'' خیالات کے جنگل سے سرگوشی کی شکل میں ایک شگوفہ پھوٹا۔ وہ رک گئی۔

پولیس سے کیا کہوں گی؟ اس نے خود سے سوال کیا۔ کیا اس طرح ایک معصوم زندگی برباد نہیں ہوجائے گی، وہ کمرے کے اندر چکرانے لگی۔

صرف ایک کال کی ضرورت ہے۔ تسلیم کرلو اور راز افشا کردو...... خطرات، اندیشے...... تحلیل ہوجائیں گے۔ وہ سوچ میں پڑ گئی۔ معاً اس کی نگاہ آئینے پر گئی۔ ابتر حالت کے باعث خود اپنی شکل اسے اجنبی لگی۔ دفعتاً اس نے فیصلہ کرلیا۔

سوٹ کیس سے توجہ ہٹا کر اس نے فون اٹھالیا۔ اس نے کیٹ کے گھر کا نمبر ملایا۔ گھنٹی بجتی رہی۔ اس کا دل ڈوب گیا۔ مجبوراً اس نے پیغام ریکارڈ کرایا۔

''میں این رشٹر ہوں۔'' وہ بولی۔ ''پلیز، مجھے تم سے بات کرنی ہے...... ایلن کے بارے میں۔ میں جانتی ہوں کہ اس کی موت کیوں واقع ہوئی۔''

اس نے ریسیور کریڈل پر ڈال دیا اور انتظار کرنے لگی۔

☆☆☆

ایلن کی آخری رسومات کی ادائیگی کے بعد کیٹ وہاں سے روانہ ہوئی اور بے مقصد سڑکوں پر کار دوڑاتی رہی۔ جمعے کی شب قریب تھی۔ بعدازاں وہ ایک ریسٹورنٹ میں داخل ہوئی۔ کھانا بھی بے ذائقہ محسوس ہورہا تھا۔ اس نے زبردستی کچھ نہ کچھ حلق سے اتارا۔ ادائیگی کے ساتھ ٹپ چھوڑ کر وہ اٹھ گئی۔

تنہائی تھی اور کار...... وہ ایک مووی تھیٹر میں جادھمکی۔ مووی ختم ہونے سے قبل ہی وہ وہاں سے بھی نکل کھڑی ہوئی۔ کامیڈی مووی تھی۔ تاہم ہنسنا تو دور سہی،

مسکراہٹ تک اس کے چہرے پر نمودار ہونے میں ناکام رہی۔

بالآخر اسے گھر کا رخ کرنا ہی پڑا۔ گھر پہنچی تو دس بج رہے تھے۔ وہ نصف لباس تبدیل کر کے بستر پر بیٹھ گئی۔ دفعتاً اس کی نگاہ فون پر گئی۔ ٹیلی فون میسیج کا اشارہ جل بجھ رہا تھا۔ کیٹ نے اٹھ کر منسلک انسٹرومنٹ پر پلے بیک کا بٹن دبایا اور بقیہ لباس کی تبدیلی کے لیے وارڈروب کے قریب آگئی۔

''ہیلو ڈاکٹر شیزنی، فور ایسٹ کالنگ۔ مسٹر برجر کا بلڈ شوگر 98 ہے...... ہیلو، دس از جون، ڈاکٹر ایوری کے آفس سے...... منگل کی میٹنگ چار بجے ہو گی۔ ہائے دس از ونڈر وارڈ ریلیٹی...... ہمیں کال بیک کیجیے۔ ہماری فہرست یقیناً آپ کو پسند آئے گی۔''

کیٹ نے بقیہ لباس بھی تبدیل کیا۔

''...... دس از این رشٹر۔ پلیز مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ ایلن کے بارے میں۔ میں جانتی ہوں کہ اس کی موت کیوں واقع ہوئی۔''

کلک کی آواز آئی۔ پیغام ختم ہو چکے تھے۔ ''ٹیپ آٹومیٹک ریوائنڈ موڈ پر چلی گئی۔

ادھر کیٹ پر جیسے سکتہ طاری تھا۔ گردن پر چیونٹیاں رینگ رہی تھیں۔ اس نے رخ بدل کر فون کو دیکھا۔ دفعتاً اسے ہوش آیا۔ وہ فون کی طرف لپکی۔ ریکارڈر کا ری پلے بٹن دبایا۔ پیغامات پھر سنائی دینے لگے۔ کیٹ کی رفتارِ قلب بڑھتی جا رہی تھی۔ بدن سنسنا رہا تھا۔

''میں جانتی ہوں کہ اس کی موت کیوں واقع ہوئی۔''

''میں جانتی ہوں کہ......''

کیٹ نے جھپٹ کر فون بک اٹھائی۔ این کا نمبر اور پتا دیکھا...... وہ بار بار این کا نمبر ڈائل کر رہی تھی۔ دوسری جانب نمبر مصروف تھا۔ کیٹ نے فون پٹخا اور تیزی سے دوبارہ لباس تبدیل کرنا شروع کیا۔ دماغ میں ہلچل مچی ہوئی تھی۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔ پل بھر میں، مختصر سے پیغام نے ایک انقلابی کیفیت پیدا کر دی تھی۔ کیٹ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اڑ کر این تک پہنچ جائے۔

☆☆☆

''وائے کی کی'' کی سمت ٹریفک بمپر ٹو بمپر جا رہا تھا۔ ایسے علاقوں میں زندگی کی لہر غروبِ آفتاب کے بعد اٹھتی ہے اور بلند ہوتی جاتی ہے۔ سیاح، آف ڈیوٹی سپاہی، مقامی لوگ، نائٹ کلبس، ترنگ سنگ، رنگ برنگ، ہستی زیر مستی...... مدہوشی و بدمستی......

کیٹ خلافِ معمول غصے میں تھی۔ اسے یہ سب کچھ ایک وبال لگ رہا تھا۔ ہر ممکن تیزی سے وہ راستہ بنا رہی تھی۔ کئی مقام پر حادثہ ہوتے ہوتے رہ گیا۔

بالآخر وہ اپنی مطلوبہ عمارت تک پہنچ گئی۔ کار سے نکل کر وہ تقریباً بھاگتی ہوئی ایلیویٹر تک گئی۔ ایلیویٹر کا انتظار بھی گراں گزر رہا تھا۔ ایلیویٹر نیچے اور اسے لے کر پھر اوپر جانے لگا۔ وہاں وہ تنہا تھی، دھڑکنیں بڑھتے بڑھتے اب ہتھوڑے کے مانند چل رہی تھیں۔ وہ ساتویں منزل پر ایلیویٹر سے باہر آئی۔ کوریڈور ویران تھا۔

وہاں نیلے رنگ کا کارپٹ بچھا ہوا تھا۔ نیلی رنگت ''اڑی اڑی سی تھی۔ کیٹ، نمبر 710 کی طرف جا رہی تھی۔ اس کی کیفیت اور حالِ دل عجیب تر تھا، یوں محسوس ہو رہا تھا، گویا خواب میں چل رہی ہو۔

اپارٹمنٹ نمبر 710 کا دروازہ نیم وا تھا۔ کیٹ نے رک کر آواز دی۔

''این؟''

کوئی جواب نہیں ملا۔ اس نے دوسری بار آواز دی پھر بے قراری سے دروازے پر ہاتھ کا دباؤ ڈالا۔ دباؤ بڑھتا گیا۔ دروازہ کھلتا گیا۔ وہ اندر قدم رکھنے سے پیشتر ہی منجمد ہو گئی۔ لیونگ روم کا منظر ایسا ہی ہولناک تھا۔ فون کا ریسیور نیچے لٹک رہا تھا۔ کرسیاں الٹ گئی تھیں۔ میگزین بکھرے پڑے تھے۔ لہو کی سرخ لکیر زگ زیگ کرتی ہوئی این کے جسم تک چلی گئی تھی۔ وہ منہ کے بل پڑی تھی۔ بلاشبہ روح کا پنچھی جسدِ خاکی سے پرواز کر چکا تھا۔ وہ ایک لاش تھی، اپنے ہی خون میں ڈوبی ہوئی۔

کیٹ پر جیسے فالج کا حملہ ہوا۔ چکر سا آیا اور اس نے سہارے کے لیے چوکھٹ پر ہاتھ رکھ دیا۔ آپریشن روم اور میڈیکل ٹریننگ کے دوران اسے ہنگامی حالات کا سامنا رہتا تھا۔ خون، لاشیں، زندگی اور موت کی کشمکش اس کے لیے انجانی نہیں تھیں لیکن موجودہ صورتِ حال نے اسے خوفناک ذہنی جھٹکا پہنچایا تھا۔

دھڑکنیں بے قابو ہوتے ہوئے ڈھول کی ڈھاڈم...... ڈم، میں ڈھل گئیں۔ ڈم...... ڈماڈم...... ڈماڈم...... ڈم...... اور پھولی ہوئی سانسیں۔ ہانپنے کی آواز...... نہیں، یہ اس کی سانس نہیں تھی۔ وہاں کوئی اور بھی تھا۔ جیسے کوئی جنگلی درندہ ہانپتا ہے۔ اچانک کیٹ کی نگاہ اندر آئینے پر پڑی۔ وہ ایک جھلک تھی۔ وحشی اندر تھا۔ آئینے میں

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

اس کا عکس تھا۔ آئینہ، لیونگ روم میں بائیں جانب تھا۔ وہ دائیں جانب ہانپ رہا تھا۔ کیٹ نے دائیں طرف چوکھٹ کا سہارا لیا تھا۔ وہ ساکت نہیں تھا۔ دائیں جانب سے جھپٹ رہا تھا۔ اس لیے عکس جھلک دکھلا کر غائب ہوگیا۔ آئینے میں لمحہ بھر کے لیے دونوں کی نظریں چار ہوئی تھیں۔ اس لمحہ اس نے منہ کھول کر کچھ کہا۔ لیکن کیٹ کی سماعت تک محض پھنکار نما آواز پہنچی تھی۔ جیسے زہریلا ناگ حملہ آور ہونے سے قبل پھنکارتا ہے۔

کیٹ کا سکتہ ٹوٹ گیا۔ اس کے پاس سیکنڈ سے بھی کم وقت تھا۔ اس نے تیزی سے چوکھٹ سے ہاتھ ہٹایا اور پھرکی کے مانند گھومی۔ یوں لگا جیسے کوریڈور دراز ہوتا ہوا میلوں تک چلا گیا ہے۔ وحشت زدہ سانسوں کی آواز بہت قریب تھی۔ اپنی ہی چیخ کیٹ کی سماعت سے ٹکرائی۔ وہ بے تحاشا بھاگی تھی۔ فرار کا ایک ہی راستہ تھا ایلیویٹر کا انتظار ناقابلِ تصور تھا۔ سیڑھیوں کا دروازہ کھلا تھا۔ وہ بے محابا سیڑھیوں پر کودی اور دروازہ عقب میں دے مارا۔ سات سے چھٹے فلور کی لینڈنگ پر پہنچنے سے قبل، اس کا بند کیا ہوا دروازہ عقب میں پھر کھلا۔ سماعت سے پھنکار نما آواز ٹکرائی۔ کیٹ نے دو قدم اوپر سے لینڈنگ پر جست لگائی...... ریلنگ تھام کر گھومی اور اندھادھند دو دو سیڑھیاں طے کرنا شروع کیں۔ وہ جانتی تھی کہ قاتل کی نظر بھی آئینے پر پڑی تھی۔ وہ آگاہ تھا کہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ چکے ہیں۔ اس کی بچت اسی میں تھی کہ کیٹ کو نہ نکلنے دے۔ کیٹ بھی اس کے ارادوں سے بے خبر نہیں تھی۔ وہ دیوانہ وار پانچ سے چوتھی فلائٹ پر آئی۔ اس نے چلانا شروع کر دیا تھا۔ شاید کوئی اس کی آواز سن لے۔

قاتل آندھی کے جھکڑ کے مانند لپک رہا تھا۔ شکار اور شکاری کی جان لیوا کشمکش جاری تھی۔ تیسری منزل...... دوسری منزل...... کیٹ نے محسوس کیا کہ پھنکاریں اس کی گردن سے ٹکرا رہی ہیں۔ دہشت اس کے رگ و پے میں سرایت کر گئی۔ سانس دھونکنی کے مانند چل رہی تھی۔ سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں اس نے فیصلہ کیا اور دوسری سے پہلی لینڈنگ پر براہ راست کود گئی۔ ٹخنے میں اذیت ناک ٹیس اٹھی۔ وہ لڑھک گئی۔ زندگی داؤ پر لگی ہو تو درد کو نظرانداز کرنا پڑتا ہے۔ آٹھ سیڑھیوں بعد وہ گراؤنڈ فلور پر ہوتی۔ وہیں پر پارکنگ لاٹ تھی۔ وہ سنبھلی، دانت پر دانت جما کر جست لگائی اور گراؤنڈ فلور پر لڑھکتی چلی گئی...... اس مرتبہ شدتِ درد کے باعث اس کی چیخ بلند ہوئی تھی۔ کیٹ نے چیخوں کا گلا گھونٹا اور لنگڑاتی ہوئی ایک وین کے عقب میں بیٹھ گئی۔ چہرہ پسینے میں تر تھا۔

کیٹ نے سماعت پر زور دیا۔ وہاں سناٹا تھا اور کچھ نہیں۔ اسے اپنی طوفانی دھڑکنوں کے سوا کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ سیکنڈ گزرے...... منٹ گزرے...... سانس اور دھڑکنیں قدرے معتدل ہوئیں۔ ٹخنے کا درد اپنی جگہ پر تھا۔ کیا وہ فرار ہوگیا ہے؟ کیٹ نے سوچا، اچانک کوئی شے کنکریٹ کے فرش پر گری اور اس کا دل جنگلی گھوڑی کے مانند اچھلا۔ کیسی آواز تھی؟ کس طرف سے آئی؟ وہ تعین نہ کر سکی اور وین سے چپک گئی۔ تمام حسیات جان بچانے پر مرکوز تھیں۔ اس نے ہمت کی...... انچ بہ انچ جھکی اور وین کے نیچے سے جھانکا۔ دفعتاً وہ سانس لینا بھول گئی۔ قاتل کے پیر وین کی دوسری جانب تھے۔ وہ دبے قدموں وین کی عقبی سمت میں آرہا تھا۔ کیٹ، ہرنی کے مانند اچھل کر گاڑیوں اور ستونوں کے درمیان چکراتی ہوئی گیٹ کی جانب بھاگی۔ پھنکار کے ساتھ قدموں کی آہٹ ابھری۔ درد کی پروا کیے بغیر وہ جان توڑ کر بھاگ رہی تھی۔ ایک منٹ سے پہلے وہ گیٹ سے نکل جائے گی...... پھیپھڑوں میں گویا چنگاریاں بھر گئیں۔

آخری ستون سے گھوم کر اس نے گیٹ کا رخ کیا۔ معاً ریمپ پر دو ہیڈ لائٹس نمودار ہوئیں۔ کیٹ کی نظر چندھیا گئی۔ کار اندر آرہی تھی، لہٰذا رفتار زیادہ نہیں تھی۔ تاہم تصادم یقینی تھا۔ کیٹ نے آنکھیں سکیڑ کر دیکھا۔ ونڈ اسکرین کے پیچھے ایک مرد اور عورت موجود تھے۔ دونوں کے منہ کھل گئے تھے...... تصادم ہوا۔ آنکھوں میں ستارے ناچ گئے۔ اسے علم نہیں تھا کہ ٹکرا کر وہ بونٹ پر گری تھی یا ریمپ پر۔ کچھ سجھائی نہیں دیا۔ حتیٰ کہ وہ اندھیرا بھی حسِ بصارت سے پرے تھا...... جس میں وہ ڈوب چکی تھی۔

☆☆☆

اوبرائن کیس پکے ہوئے پھل کی طرح رین سم کی گود میں پڑا تھا۔ ہفتے کا دن آفس میں بہت مصروف گزرتا تھا لیکن جمعے کی شب وہ معمول کے مطابق پُرسکون نیند لینے میں ناکام رہا تھا۔ اس نے جماہی لی اور چرمی نشست پر نیم دراز ہوگیا۔ کئی برس بیت گئے تھے، رین سم نے ایسے خواب نہیں دیکھے تھے۔ وہ کھڑکی کے پاس ساکت کھڑی تھی۔ کسی ہیولے کے مانند۔ پہلے وہ سمجھا کہ وہ اس کی سابقہ بیوی لنڈا ہے...... وہ اس کے قریب چلا گیا۔ قریب...... اور قریب...... اسے احساس ہوا کہ وہ لنڈا نہیں تھی۔ اس نے

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

نسوانی ہیولے کو شانوں سے پکڑ کر گھمایا۔ پتا نہیں مدھم روشنی کہاں سے آئی۔ سبز روشنی نے زمرد نما سبز آنکھوں کو نمایاں کر دیا۔ پھر وہی سبز لہریں...... اٹھلاتی...... مچلتی...... اس کے گرد چکرانے لگیں۔ بھنور بنتا گیا، وہ ڈوبتا گیا...... اس مرتبہ وہ باہر نہیں آنا چاہتا تھا۔ اک نشہ تھا...... خمار تھا...... مدہوشی تھی...... کیف تھا...... سرور تھا...... بے خودی تھی...... سرمستی تھی۔ یک لخظہ، بھنور نابود ہو گیا۔

اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔ حلق خشک ہو رہا تھا۔ ڈوب سکا نہ ڈبو سکا۔ وہ کیٹ شیزنی تھی...... وہ کئی بار محو خواب ہوا اور ہر مرتبہ اک ہی خواب؟

اب وہ نشست میں پڑا خود کو ڈانٹ رہا تھا...... بالوں میں انگلیاں پھیر رہا تھا، لاشعور پر کس کی گرفت ہے؟ لیکن اس وقت تو وہ حالت شعور میں تھا۔ وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس چلا گیا۔ یہ عمر، لڑکوں کے مانند افیئر چلانے کی نہیں ہے۔ اس نے خود کو سمجھایا۔ وہ بھی اپوزیشن کے ساتھ؟

کیٹ نے تو ایسا کوئی اشارہ نہیں دیا تھا۔ وہ وکلاء سے متنفر تھی اور رین سم ڈاکٹرز کے خلاف۔ وہ جارحانہ آئی تھی اور شکستہ گئی تھی۔ کتنی ہی خواتین اس کے آفس میں آتی جاتی رہی تھیں...... پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ وہ اک کھردرا وکیل تھا۔ اگرچہ یہ کھردرا پن سطح آب سے دور رہتا تھا۔

رین سم نے جیب میں ہاتھ ڈال کر کیٹ کا پین نکالا۔ اسے یہ پین واپس کرنا چاہیے اور اس کے لیے اسے مڈ پیک اسپتال جانا پڑے گا۔ جو بہت زیادہ فاصلے پر نہیں تھا۔ اس نے ڈیسک پر بکھرے کاغذات کی جانب دیکھا...... سوچتا رہا۔ پھر فون پر اسسٹنٹ کو طلب کر لیا۔ اسسٹنٹ کو ضروری ہدایات دے کر وہ نکل گیا۔

بیس منٹ بعد وہ اسپتال کی لابی میں تھا۔

''میں ڈاکٹر کیٹ سے ملنا چاہتا ہوں۔ کیا وہ اسپتال میں ہیں؟''

''ڈاکٹر کیٹ شیزنی؟'' آپریٹر نے وقفے سے کہا۔ ''ہاں، وہ اسپتال میں ہیں۔ آپ کون؟''

وہ نام بتاتے ہوئے رک گیا۔ کہیں نام جان کر کیٹ انکار ہی نہ کر دے۔ ''میں دوست ہوں۔'' اس نے الجھن کے ساتھ مبہم جواب دیا۔

''پلیز، ہولڈ آن۔'' انتظار کے دوران ایئر پیس میں موسیقی سنائی دیتی رہی۔ رین سم نے بے صبری محسوس کی۔ اچانک اسے خود پر غصہ آیا۔ وہ نوعمر لڑکوں کے مانند بے قرار تھا۔ وہ جانے کے لیے پلٹا تو متحیر رہ گیا۔

پولیس کے دو آدمیوں نے اس کا راستہ روک لیا تھا۔

''مائنڈ نہ کریں تو ہمارے ساتھ آیئے۔'' ان میں سے ایک نے کہا۔

''میں ضرور آتا۔'' رین سم نے منہ بنایا۔

''ہمیں دوسرا راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔''

''وہاٹ؟'' رین سم ہنسنے لگا۔ ''کیا ظلم کر دیا میں نے...... ڈبل پارکنگ؟ یا تمہارے والدین کی شان میں گستاخی کی ہے؟''

جواب میں انہوں نے دائیں بائیں سے رین سم کے بازو تھام لیے اور لابی سے ایڈمن ونگ کی جانب بڑھے۔

''یہ گرفتاری ہے یا کچھ اور؟'' رین سم سنجیدہ ہو گیا۔

جواب نہ ملنے پر وہ پھر بولا۔ ''میرا خیال ہے کہ تم دونوں میرے قانونی حقوق سے مجھے آگاہ کر دو...... اوکے۔ میں خود بتاتا ہوں۔'' وہ حیران تھا۔ بالآخر اس نے اپنا ترپ کا پتا نکالا۔ ''میں ایک وکیل ہوں۔''

''ایسا ہے تو شاید تم لکی ہو۔'' ایک نے کہا۔

''چارجز بتاؤ، ورنہ تم دونوں پھنس جاؤ گے۔'' رین سم کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا۔

''ہم صرف حکم کی تعمیل کر رہے ہیں۔'' انہوں نے کانفرنس روم کا دروازہ کھولا۔

''کس کا حکم؟''

''میرا حکم؟'' کسی نے جواب دیا۔

رین سم نے جواب دینے والے کو دیکھا۔ آواز شناسا تھی۔ وہ ڈیٹکٹیو پوکی تھا...... ہومی سائڈ ڈیٹکٹیو۔ رین سم اسے کافی عرصے بعد دیکھ رہا تھا۔

''اوہ، ڈیوی...... تم یہاں؟'' پوکی نے بھی اسے پہچان لیا۔

''ہاں، منع ہے یہاں آنا؟'' رین سم نے جھٹکا دے کر بازو چھڑائے۔

پوکی نے سر ہلا کر اشارہ کیا۔ ''سب ٹھیک ہے، اپنی جگہ پر جاؤ۔'' وہ دونوں چلے گئے۔ دروازہ بند ہو گیا۔

''کیا تماشا ہو رہا ہے؟'' رین سم نے آنکھیں دکھائیں۔

جواب میں پوکی نے قریب تر ہو کے رین سم کے سراپا کا جائزہ لیا۔

''بہت خوب، پرائیویٹ پریکٹس میں لوٹ مچی ہوئی ہے کیا؟ کیا سوٹ ہے، اور یہ قیمتی جوتے...... اٹالین ہیں؟ واہ واہ......''

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

''تمہاری ترقی نہیں ہوئی کیا؟ پچیس برس ہو گئے ہوں گے؟''

''26 سال۔'' پوکی نے کہا۔ ''17 سال ہومی سائڈ میں...... آخری ترقی چند برس پہلے تمہارے سامنے ہوئی تھی......گلوریا کیس یاد ہے؟'' پوکی نے استفسار کیا۔

''ہاں۔''

''لیکن حالات میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی۔ وہی پرانی کار، وہی جوتے۔'' اس نے ٹانگیں آگے کیں۔

''تائیوان کے ہیں۔''

''یہاں کیا ہو رہا ہے؟ کچھ بتاؤ گے یا نہیں؟''

''تم ڈاکٹر کیٹ شیزنی کے دوست ہو؟''

رین سم اس اچانک سوال کے لیے تیار نہیں تھا۔

''میں جانتا ہوں اس کو۔''

''کتنی اچھی طرح؟''

''کئی بار اس کے ساتھ گفتگو رہی۔ میں اس کا پین واپس کرنے کی نیت سے یہاں آیا تھا۔'' رین سم نے احتیاط سے کہا۔

''یعنی تم نہیں جانتے کہ رات اسے ایمرجنسی روم میں لایا گیا تھا۔ ٹراما سروس۔''

''وہاٹ؟'' رین سم کی آواز بے اختیار بلند ہوگئی۔

''سنجیدہ بات نہیں ہے۔ آج اسے ڈسچارج کر دیا جائے گا۔'' پوکی نے سگریٹ سلگائی۔

رین سم کے اعصاب تن گئے۔

''خاصی مصیبت کھڑی ہوتی نظر آ رہی ہے۔ نہ کوئی کلیو ہے۔ نہ فائل بند کی جا سکتی ہے۔''

''کیٹ کے ساتھ کیا ہوا؟'' رین سم نے آواز کو معتدل رکھنے کی کوشش کی۔

''وہ غلط وقت پر غلط جگہ پہنچ گئی تھی۔'' پوکی نے دھوئیں کا بادل فضا میں چھوڑا۔ ''وہ جائے واردات پر تھی۔ خطرناک جگہ پر......''

''تمہارا مطلب وہ شاہد یعنی شاہد...... وٹنس؟ لیکن کس واردات کی؟''

پوکی نے وقفے کے ساتھ طویل کش لیا، پھر بولا۔

''مرڈر۔''

☆☆☆

رات وہ بمشکل تھوڑی بہت نیند لے سکی تھی۔ صبح ہو چکی تھی۔ رات کا واقعہ اسے بھیانک خواب لگ رہا تھا جس نے کیٹ کو نچوڑ کے رکھ دیا تھا۔ نقاہت کا عالم تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ اب وہ سو جائے گی۔ صدمے کے اثرات بہت حد تک ختم ہو گئے تھے لیکن کمزوری......

معاً اسے لگا کہ دروازے پر دستک ہوئی ہے۔ دستک کے بعد وقفہ ہوا...... پھر دروازہ کھل گیا۔ کیٹ نے زور دے کر بوجھل پلکوں کو اٹھایا۔ اس نے رین سم کو اندر آتے دیکھا۔ کیٹ نے غصے کی لہر محسوس کی لیکن کمزوری کے باعث غصے کے آثار ظاہر نہیں ہوئے۔ وہ نڈھال تھی جو کہنا چاہتی تھی کہہ نہ سکی۔ رین سم بھی لب بستہ تھا۔ گویا دونوں گنگ تھے۔

''یہ اچھی بات نہیں ہے مسٹر رین سم۔'' کیٹ نے سرگوشی کی۔ ''تم ایک لڑکی کو اس وقت دق کرنے آئے ہو جبکہ وہ ابتر حالت میں ہے...... ویری بیڈ۔'' کیٹ نے منہ پھیر لیا۔

''پلیز کیٹ، خاموش رہو۔''

وہ چونک اٹھی۔ رین سم نے صرف اس کے نام کا پہلا حصہ استعمال کیا تھا۔ یہ غیر رسمی انداز تھا۔ ان کے درمیان ایک ان دیکھی رکاوٹ حائل تھی جو دفعتاً گر گئی۔ وہ نہیں جان سکی، ایسا کیونکر ہوا۔ صرف اتنی آگہی تھی کہ وہ اس کے بہت نزدیک ہے۔ آفٹر شیو کی بھینی بھینی خوشبو اور نیلگوں تکتی ہوئی آنکھوں......نگاہوں کی حدت اسے محسوس ہو رہی تھی۔

''تم غلط سمجھ رہی ہو۔ میں تمہیں تنگ کرنے نہیں آیا۔ مجھے نہیں آنا چاہیے تھا لیکن مجھے پتا چلا کہ رات کیا ہوا تھا...... تب میں نے سوچا......سوچا......''

کیٹ نے گردن موڑی۔ رین سم گونگوں کے مانند اسے تک رہا تھا۔ یہ تو کوئی اور ہے۔ یہ وہ نہیں تھا جسے کیٹ نے آفس میں دیکھا تھا۔ کوئی چیز بدل گئی تھی...... کچھ بدل گیا تھا۔ اوبرائن کیس کے حوالے سے دونوں حریف تھے۔ لیکن کیٹ پہلی مرتبہ، اس کی موجودگی میں تحفظ محسوس کر رہی تھی۔ دیدہ ہوں کہ دید؟ نظارہ ہوں یا محو نظارہ ہوں؟ آخر یہ تماشا کیا ہے؟ کیٹ کی خودسری نے کروٹ لی۔ کیوں آنکھ اٹھاؤں، کس کا جلوہ دیکھوں......سوچ کا انداز پھر بدلا...... رین سم کے گرد ہمیشہ کی طرح توانائی اور اعتماد کا ایک ہالہ تھا۔ اگر وہ اس کے ساتھ کھڑا ہوتا، بجائے مخالف سمت کے تو کیٹ پر یقین تھی کہ وہ کوئی کیس نہیں ہارتی۔ کسی بھی لڑائی میں کوئی اسے شکست نہیں دے سکتا تھا لیکن رین سم کیوں اس کے ساتھ کھڑا ہوتا۔

''تم کچھ کہہ رہے تھے؟'' کیٹ نے نرمی سے کہا۔

''میں معذرت خواہ ہوں۔'' اس نے بالوں میں

انگلیاں چلائیں۔ ''میں تمہارے آرام میں مخل ہوا ہوں۔''
اس نے دروازے کی جانب دیکھا۔
''کیوں آئے تھے؟''
وہ خوامخواہ ہنس دیا۔ ''میں بھول گیا تھا۔ یہ واپس کرنا بھول گیا تھا۔'' اس نے پین نکال کر کیٹ کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ کیٹ سحر زدہ سی ہاتھ کو دیکھ رہی تھی...... اپنے نہیں، اس کے ہاتھ کو۔ معاً کیٹ کی قوتِ متخیلہ بیدار ہوئی۔ تصور میں رین سم کے مضبوط ہاتھ کی انگلیاں کیٹ کی براؤن زلفوں میں رینگنے لگیں۔
''تھینک یو۔'' کیٹ نے سرگوشی کی اور سر تکیے پر گرا دیا۔
اس کے ایک رخسار پر نیلگوں خراش تھی۔ جسے دیکھ کر رین سم نے دھچکا محسوس کیا۔ غیر متوقع طور پر وہ جذباتی ہو گیا۔ نامعلوم آدمی پر اسے شدید غصہ آیا، جس نے کیٹ کی یہ حالت کردی تھی۔ وہ اسپتال میں نیم جان پڑی تھی۔
اس نے کرسی اٹھا کر بیڈ کے قریب رکھی اور بیٹھ گیا۔
''کیسا محسوس کر رہی ہو؟'' کچھ نہیں سوجھا تو اس نے سادہ سوال کیا۔ رکنے کا بہانہ تلاش کیا۔
کیٹ کے لبوں پر نقاہت زدہ مسکراہٹ ابھری۔
''تھکن...... خوش قسمت ہوں کہ زندہ ہوں...... بہت بدشکل لگ رہی ہوں۔'' اس نے چھت کو گھورتے ہوئے لاشعوری طور پر چہرے کی خراش چھپانے کی کوشش کی۔ رین سم نے افسردگی کو ظاہر ہونے سے روکا۔
''کیٹ تم ٹھیک ہو...... اچھی لگ رہی ہو۔ یہ خراش چندروز میں غائب ہو جائے گی۔ میری بات کا یقین کرو۔ اہم بات یہ ہے کہ تم صحیح سلامت ہو۔''
''واقعی؟'' کیٹ نے دروازے کو دیکھا۔ رات سے وہاں گارڈز موجود ہیں۔ وہ نرسوں کے ساتھ ہنستے بولتے رہے ہیں۔ وہ یہاں کیا کر رہے ہیں؟''
''محض احتیاطی تدابیر ہیں۔ کوئی تمہیں پریشان نہ کرے۔ وہ کسی کو نہیں آنے دیں گے۔'' رین سم نے اسے اطمینان دلایا۔
''لیکن تم کیسے آگئے؟'' وہ الجھ گئی۔
''کیس لیوٹننٹ پوکی کے پاس ہے۔ ہم دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔''
''پھر تو اس نے بہت کچھ بتایا ہوگا؟ کیا کہتا ہے وہ؟''
''وہ کہتا ہے کہ تم عینی شاہد ہو۔ کیس میں تمہاری اہمیت بہت زیادہ ہے......''
''اور؟''
''اور...... تم فٹ ہو جاؤ تو بتاؤں گا۔''
''کیا اس نے تمہیں این رشٹر کے بارے میں بتایا۔ این نے مجھے کال کی تھی۔ رابطہ نہ ہونے پر اس نے میرے لیے پیغام چھوڑا تھا۔''
''کیسا پیغام؟ تمہارا مطلب ہے کہ قاتل کے پہنچنے سے پہلے اس نے تم سے رابطہ کیا تھا؟'' رین سم نے سنسنی محسوس کی۔
''ہاں، پیغام ایلن اوبرائن سے متعلق تھا۔ آہ میں گھر دیر سے پہنچی، میری بات نہیں ہو سکی۔ پھر میں اس کے گھر گئی تو......'' کیٹ چپ ہوگئی۔ اس کا چہرہ پھیکا پڑ گیا۔
رین سم کا ضبط جواب دے گیا۔ اس نے اپنا مضبوط ہاتھ کیٹ کے ریشم جیسے ہاتھ پر رکھ دیا۔ کیٹ کے ہاتھ کی خفیف سی لرزش ختم ہوگئی۔ اس نے حیرانگی سے ہاتھ کی جانب، پھر رین سم کی آنکھوں میں دیکھا۔ دونوں ایک دوسرے کی کیفیت سے بے خبر اپنی اپنی جگہ بے اختیار رہ گئے۔
''سوری۔'' رین سم نے ہاتھ کھینچنا چاہا، کیٹ کی مخروطی انگلیاں اس کی انگلیوں میں ریشمی دھاگوں کے مانند الجھ گئیں۔
رین سم نے بے یقینی سے ہاتھ کی طرف دیکھا، پھر سبز آنکھوں میں جھانکا۔ خاموشی کا طویل وقفہ در آیا۔ ہاتھوں کا لمس بول رہا تھا یا پھر چار آنکھیں تھیں...... دو ادھر اور دو ادھر...... گردوپیش سے بیگانہ ہوتے چلے گئے...... آنکھوں ہی آنکھوں میں کھو گئے۔ دونوں ڈوبتے ڈوبتے سوچ رہے تھے کہ نظر کا دھوکا ہے یا کوئی اسرار ہے جو محتاجِ شرح ہے۔ یک لمحۂ بے خودی ہی سہی۔ دھوکا ہی سہی...... خوشی گوارا کر لو۔
''کیا پیغام تھا؟ میں لاعلم ہوں۔'' رین سم کو اپنی ہی آواز اجنبی لگی۔ اسے لگا کہ اس کا ایک ہاتھ مفلوج ہو گیا ہے۔ ویسا ہی لمس اس نے خواب میں بھی محسوس کیا تھا۔
کیٹ نے منفعل ہو کر نرمی سے ہاتھ کھینچا۔ ''وہ کچھ جانتی تھی۔'' کیٹ نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔ ''ایلن کی موت کے بارے میں۔ قضا نے مہلت ہی نہ دی...... اف...... ف...... اسے موقع ہی نہیں ملا...... وہ مجھے بتانا چاہتی تھی۔'' کیٹ نے رک کر گہرے گہرے سانس لیے۔
''ریکارڈر میں پیغام تھا...... میں جانتی ہوں کہ اس کی

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

موت کیوں واقع ہوئی...... وہ مجھ سے ایلن کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی۔ آخری فقرہ ایسا ہی تھا۔ جیسا میں نے بتایا۔''

رین سم سنّاٹے میں آ گیا۔

''شاید...... شاید وہ سرجری کے متعلق کچھ......'' رین سم نے خیال آرائی میں دقت محسوس کی۔

''نہیں۔ پیغام بہت واضح تھا۔ اس نے "WHY" کا لفظ استعمال کیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ ایلن ''کیوں'' مری...... ''کیسے'' نہیں بلکہ ''کیوں''...... مطلب، اس کی موت کے پیچھے کوئی مقصد تھا۔'' کیٹ نے دھیمی مگر مستحکم آواز میں کہا۔

''مرڈر؟ آپریشن ٹیبل پر؟'' رین سم نے نفی میں سر ہلایا۔

کیٹ نے چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔ ''میں بھول گئی تھی کہ تم ایک وکیل ہو اور تمہارا ابیش قیمت اوبرائن کیس خراب ہو سکتا ہے۔''

پھر خاموشی کا وقفہ۔ رین سم نے نچلا ہونٹ چبایا۔

''پولیس کا کیا مؤقف ہے؟'' رین سم نے استفسار کیا۔

''میں کیونکر جان سکتی ہوں؟ تمہارا دوست...... کیا نام بتایا اس کا؟''

''لیفٹیننٹ پوکی۔''

''ہاں...... پوکی، وہ رات میری بات ہی نہیں سمجھ رہا تھا۔ اسے اپنی مشکلات کی پڑی تھی۔ گارڈز کو دیکھ کر بعد میں مجھے احساس ہوا کہ مجھ سے کچھ چھپایا جا رہا ہے...... کیا تم بھی چھپاؤ گے؟''

''میرے جو علم میں ہے' بتا دوں گا۔'' رین سم نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ ''میرے لیے کیس سے زیادہ تم اہم ہو۔'' اس کی زبان پھسل ہی گئی......

''وہاٹ؟'' کیٹ کی آنکھیں پھیل گئیں پھر وہ بے ساختہ ہنسنے لگی۔ رین سم یک ٹک، حشر ساماں...... اس آفتِ جاں کو دیکھ رہا تھا۔

''کیا کہنا چاہتے ہو؟''

''میرا مطلب تھا کہ زندگی انمول ہوتی ہے۔ میری معلومات کے مطابق قاتل نے تمہیں بھی ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔'' رین سم نے کان کھجایا۔ ''یہاں سے نکل کر کہاں جاؤ گی؟''

''تمہارے گھر۔''

''وہاٹ؟''

''میرا مطلب ہے کہ تمہارے گھر تو جانے سے رہی۔ میرے دوستوں کا کاٹیج ہے...... دور ساحلِ سمندر پر، وہ خالی پڑا ہے۔ فی الحال وہیں جاؤں گی۔''

''وہاں تنہا رہو گی؟ کیا وہ محفوظ جگہ ہے؟''

کیٹ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔

رین سم نے کھلے انداز میں خود کو باور کرایا کہ یہ پولیس کا مسئلہ ہے...... وہ کھڑا ہو گیا۔ گومگو کیفیت سے نکل کر دروازے کی طرف پیش قدمی کی، عقب سے ایک دھیمی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

''میں نہیں سمجھتی کہ اب میں کہیں پر بھی محفوظ رہ سکوں گی۔''

☆☆☆

وہ نارتھ شور ہائی وے پر سفر کر رہے تھے۔

''کاٹیج زیادہ بڑا نہیں ہے۔'' ڈاکٹر سوزن سائیٹنی نے کہا۔ ''چند کمرے، باتھ اور کچن لیکن تم آرام محسوس کرو گی۔''

کیٹ نے تفہیمی انداز میں سر ہلایا۔

''ہم لوگ زیادہ استعمال نہیں کرتے۔ اسی لیے گائے کی خواہش تھی کہ کاٹیج فروخت کر دیا جائے۔ تاہم میں نے ہمیشہ فروخت کی مخالفت کی تھی۔'' سوزن نے گاڑی ہائی وے سے اتار کر پگڈنڈی نما کچی سڑک پر ڈال دی۔

بلند درختوں کے نیچے پرانی طرز کا کاٹیج موجود تھا۔

کیٹ، گاڑی سے نکل کر درختوں کے نیچے کھڑی ہو گئی۔ نیلے رنگ کے سمندر کا چمک دار پانی اور ساحلی ریت کو چومتی ہوئی لہریں...... ایک منظر خوش رنگ تھا۔ قدرتی ماحول، قدرتی فضا۔

''وہ رہے۔'' سوزن نے ایک جانب انگلی سے اشارہ کیا۔ جہاں اس کا بیٹا ولیم ریت میں اچھل کود رہا تھا۔ بچے نے صرف نیکر پہنی ہوئی تھی۔ اس کے قریب تولیے پر بیٹھی ایک عورت کسی میگزین کی ورق گردانی کر رہی تھی۔

''وہ ایملی ہے۔'' سوزن نے بتایا۔ ''اسے حاصل کرنے کے لیے ہمیں چھ اشتہارات دینے اور اکیس انٹرویوز کرنے پڑے تھے۔ تاہم میرا نہیں خیال کے وہ ہماری توقعات پر پورا اتر سکے گی...... مسئلہ یہ ہے کہ ولیم اس کے ساتھ انسیت محسوس کرنے لگا ہے۔''

معاً ولیم کی نظر ان پر پڑی۔ ''ہائے، مام۔'' اس نے

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

چیخ کر کہا اور ہاتھ ہلایا۔
''اس کھڑکی پر آؤ۔ میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ یہ منظر نہیں بھلا سکو گی۔'' سوزن نے کھڑکی سے پردہ سرکایا۔
کیٹ نے کھڑکی سے سمندر کی مچلتی لہروں کو دیکھا۔ سورج کی کرنیں ریت اور سمندر کے نیلے رنگ پر ناچ رہی تھیں۔ نیلے رنگ کے ساتھ اسے رین سم کی نیلی آنکھیں یاد آئیں۔ اس نے لاشعوری طور پر وہ ہاتھ پکڑ لیا جسے رین سم نے چھوا تھا اور باہر دیکھنے لگی۔ لہروں کی آوازوں کے ساتھ پرندوں کی آوازیں بھی تھیں۔
''میرا خیال ہے کہ تم کبھی یہاں سے جانا پسند نہیں کرو گی؟'' سوزن مسکرائی۔
''نہیں کبھی نہیں۔''
''ماما...... ماما؟'' ولیم بھاگتا ہوا آیا اور سوزن کی بانہوں میں سما گیا۔ سوزن گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔ اس نے ولیم کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے کر پیشانی پر بوسہ دیا۔
''مائی بے بی۔''

☆☆☆

''تم نے مجھے پوری بات نہیں بتائی تھی۔ میں تفصیل جاننا چاہتا ہوں۔'' رین سم، پوکی کے دفتر میں تھا۔
''تمہارے سوالات سے لگتا ہے کہ تم وکالت کا پیشہ چھوڑنے والے ہو...... یہ صرف تجسس نہیں ہے۔''
''وہ میری دوست بھی ہے۔'' رین سم نے کہا۔
''بناؤ مت یار...... تم بھول جاتے ہو کہ میں ایک سراغ رساں ہوں۔ اوبرائن کیس میں وہ تمہارے مدمقابل ہے۔ تم نے مخالف پارٹیوں سے دوستیاں کرنا شروع کر دی ہیں؟''
رین سم نے اسے بتایا کہ دو دن قبل وہ کیوں اس کے آفس آئی تھی...... ''اگر یہ مرڈر ہے تو کیس پر بری طرح اثر انداز ہوگا۔ میں الجھن کا شکار ہوں۔ کیٹ کی کہانی ٹھیک معلوم ہوتی ہے اور اوبرائن کی فائل بھی مضبوط ہے۔ میں جیوری کے سامنے ادھوری تیاری کے ساتھ کھڑا نہیں ہو سکتا۔ مجھے تفصیلات درکار ہیں۔''
تھوڑی دیر کی ردوقدح کے بعد پوکی رضامند ہو گیا۔ تاہم وہ رین سم سے رازداری کا وعدہ لینا نہیں بھولا تھا۔
پوکی نے سگریٹ نکالی۔ ''اجازت ہے؟''
''بولتے رہو تو اجازت ہے۔'' رین سم نے جواب دیا۔
پوکی نے بتانا شروع کیا۔ درمیان میں رین سم سوال کرتا رہا...... وہ کوئی بات قلمبند کرنا نہیں چاہتا تھا، خصوصاً پوکی کے سامنے، لہٰذا وہ تمام نکات ذہن نشین کر رہا تھا۔
ایک گھنٹے بعد وہ شکریہ ادا کر کے وہاں سے نکلا اور سیدھا اپنے دفتر پہنچا۔ تیزی سے ضروری کام نمٹائے، کچھ اسسٹنٹ کے سپرد کیے پھر استقبالیہ سے کہا کہ اگلی ہدایت تک کسی کو بتایا نہ جائے کہ وہ آفس میں ہے...... دروازہ اندر سے بند کیا۔ کوٹ اتار کر ٹائی ڈھیلی کی اور کاغذ قلم لے کر ڈیسک پر جم گیا۔ کاغذ کی پیشانی پر اس نے تین نام لکھے۔ کیٹ شیزنی، پوکی اور اوبرائن۔
دوسری سطر میں لکھا۔ ایلن۔ این۔ ڈاکٹر ہنری ٹینا کا۔
تین قتل ہو چکے تھے۔ تینوں کا تعلق طب کے پیشے سے تھا۔ چوتھی کیٹ تھی جو بال بال بچی تھی۔ اگرچہ ایلن کا قتل مزید تفتیش و تصدیق کا طلب گار تھا۔
ہنری ٹینا کا، کا قتل دو ہفتے قبل ہوا تھا۔ قاتل ہوشیار تھا۔ دونوں جگہ اس نے کوئی کلیو نہیں چھوڑا۔ پوکی کے مطابق ٹینا کا اور این رشٹر کا قاتل ایک ہی تھا۔ وجہ...... اندازِ قتل تھا۔ پوکی کی تفتیش و تجزیے کے مطابق۔ رین سم نے موٹے موٹے نکات ایک کالم میں لکھ لیے تھے۔ دوسرے کالم میں جزوی نکات لکھے تھے اور تیسرے کالم میں اپنی خیال آرائی نوٹ کر رہا تھا......
چند ہفتے قبل ڈاکٹر ہنری ٹینا کا کا قتل اسی کے کلینک میں ہوا تھا۔ مقام تھا ہانا لولو۔ ٹینا کا اور این کا قتل ایک ہی انداز میں کیا گیا تھا۔ تیز دھار آلے سے دونوں کی شہ رگ کاٹی گئی تھی۔ حملہ اتنی مہارت اور تیزی سے کیا گیا تھا کہ دونوں کو مدافعت کا موقع نہیں ملا تھا۔ دونوں کا تعلق طبی شعبے سے تھا۔ این کے برعکس ٹینا کا کی پشت میں ایک اور زخم تھا۔
این رشٹر کی خواب گاہ سے اسی رات کے لیے سان فرانسسکو کی مڈنائٹ فلائٹ کا ٹکٹ ملا تھا، وہ اچانک کیوں سان فرانسسکو روانہ ہو رہی تھی؟
جان بچانے کے لیے کیٹ نے جسم و جان سے بڑھ کر جدوجہد کی تھی۔ اسے بہت دیر بعد اسپتال میں پتا چلا کہ، بھاگ دوڑ میں وہ ہینڈ بیگ وہیں گرا آئی تھی۔ پوکی کے بیان کے مطابق وہ لوگ ہینڈ بیگ تلاش کرنے میں ناکام رہے تھے۔ بیگ میں پرس، لائسنس اور گھر کی چابیاں وغیرہ تھیں۔
پوکی کے خیال میں چشم دید گواہ کو اسپتال آنا تھا۔ قاتل مکار تھا، اس نے جائے واردات پر کوئی کلیو نہیں چھوڑا

تھا..... واحد آپشن، ڈاکٹر کیٹ شیزنی تھی۔ پوکی کو امید تھی کہ وہ قاتل کو اسپتال میں گھیر لے گا۔

رین سم کو اس بات پر حیرت تھی کہ پوکی نے این رشٹر کے اس پیغام کا ذکر نہیں کیا تھا، جو اس نے کیٹ کے لیے ریکارڈ کرایا تھا۔ رین سم کو یقین تھا کہ کیٹ کذب بیانی سے کام نہیں لے رہی تھی۔ کیٹ پر حملے اور این کے قتل کو عام انداز میں نہیں لیا جاسکتا تھا۔ ممکن ہے کہ کیٹ کو موقع ہی نہ ملا ہو کہ وہ پوکی کو پیغام کے بارے میں بتاتی۔

رین سم پر یقین تھا کہ اگر ایلین کی موت دورانِ آپریشن، قتل ثابت ہو جاتی ہے تو دو باتیں ظہور پذیر ہوں گی..... اول یہ کہ ''اوبرائن کیس'' مشکل ہو جائے گا۔ دوسرے طبی شعبے سے متعلق یہ تیسرا قتل ہوگا..... کیا ''ٹینا کا'' بھی ماضی میں یہاں کام کرتا رہا ہے؟ نیز خونی وارداتوں کا یہ سلسلہ رکے گا یا آگے چلے گا؟ اسے یقین تھا کہ اگلا ٹارگٹ کیٹ شیزنی ہے۔ اس خیال کے ساتھ ہی وہ مضطرب ہو گیا۔

☆☆☆

''تم نے مجھے پوری کہانی نہیں سنائی۔'' رین سم نے شکوہ کیا۔ وہ ایک بار پھر پوکی کے دفتر میں موجود تھا۔

''آپریشن ٹیبل پر مرڈر؟'' پوکی بڑبڑایا اور سگریٹ سلگا کر گہرے گہرے کش لینے لگا پھر اس نے اٹھ کر دروازہ بند کیا اور واپس اپنی کرسی پر آگیا۔

''میرے تمہارے درمیان تمام گفتگو آف دی ریکارڈ ہے۔''

''بھروسا رکھو۔'' رین سم نے یقین دہانی کرائی۔

''کیا جاننا چاہتے ہو؟''

''تفصیل۔''

''مثلاً؟''

''این رشٹر کی موت کا ایگزیکٹ ٹائم؟''

پوکی نے آٹوپسی رپورٹ کے مطابق وقت بتایا۔

رین سم سوچ میں پڑ گیا۔ ''اگر یہ وقت صحیح ہے تو وہ تین گھنٹے تک وہاں کیا کرتا رہا۔''

''نشانات مٹا رہا ہوگا۔''

''یا پھر کیٹ کا انتظار کر رہا ہوگا۔'' رین سم نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب؟'' پوکی چونک اٹھا۔

رین سم نے این رشٹر کے پیغام کے بارے میں بتایا جو موت سے قبل اس نے کیٹ کو بھیجا تھا۔ ''نشانات اور پیغام کی صفائی میں اتنی دیر نہیں لگتی..... وہ کیٹ کا انتظار کر رہا تھا۔''

''ہاں، کیٹ اس رات اسپتال میں پیغام کے بارے میں کچھ کہہ رہی تھی..... میں یہی سمجھا کہ وہ شاک کی حالت میں ہے.....''

''کیا قاتل نے رہائش گاہ سے کوئی چیز غائب کی ہے؟''

''نہیں، کچھ نہیں۔ رقم، زیورات..... ہر شے اپنی جگہ پر تھی۔''

''جنسی حملہ؟''

''نہیں۔''

''یعنی وحشیانہ قتل بغیر کسی محرک کے۔''

''ٹینا کا کا شعبہ گائنی تھا۔'' پوکی نے کہا۔

''اور این رشٹر نرس تھی۔'' رین سم بولا۔

''ٹھیک، دلچسپ بات یہ ہے کہ OR جوائن کرنے سے پہلے این بھی گائنی میں تھی..... مطلب یہ کہ بہت امکان ہے کہ وہ ہنری ٹینا کا سے واقف ہو۔'' پوکی نے بات ختم کی۔

رین سم ساکت بیٹھا تھا۔ بے حس و حرکت۔ وہ گائنی کی دوسری مقتول نرس کے بارے میں سوچ رہا تھا جو این رشٹر سے قریب تھی۔

''دو ہفتے قبل ٹینا کا بہت دیر تک اپنے کلینک میں موجود تھا۔'' پوکی نے کہا۔ ''تمام اسٹاف جا چکا تھا۔ اس کی بیوی کے بیان کے مطابق ٹینا کا اکثر تاخیر سے گھر آتا تھا۔ وہ مصروفیت کا عذر پیش کرتا تھا..... اس کی بیوی نے بھی اس عذر کو قبول نہیں کیا۔''

''یعنی کوئی گرل فرینڈ؟''

''ظاہر ہے اور کیا وجہ ہوسکتی ہے۔'' پوکی نے کہا۔

''اس کی بیوی نے کوئی نام بتایا؟''

''نہیں، اس کا کہنا تھا کہ وہاں موجود نرسوں میں سے کوئی بھی ہوسکتی ہے۔ بہر حال صبح کاذب ایک خاکروب نے ٹینا کا کی لاش دریافت کی۔ ہمارا خیال تھا کہ یہ کوئی لٹیرا تھا..... کیبنٹ سے کچھ ڈرگز بھی غائب تھیں۔''

''منشیات؟'' رین سم نے فوراً استفسار کیا۔

''نہیں۔'' جواب ملا۔ ''قاتل نے سستی اور غیر اہم ادویات غائب کی تھیں جن کی مارکیٹ میں خاص ویلیو نہیں تھی۔ لگتا تھا۔ یہ ایک احمقانہ حرکت معلوم ہوتی ہے۔ تاہم جس صفائی سے نشان چھوڑے بغیر اس نے واردات کی

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

تھی، وہ اسے احمق ثابت نہیں کرتی۔ ہمیں صرف ایک ہی سرا ہاتھ آیا تھا...... سڑک پر کام کرنے والے خاکروب نے ایک عورت کو بھاگتے دیکھا تھا۔ وہ پارکنگ لاٹ میں تھی۔ موسم خراب تھا۔ بارش کے ساتھ اندھیرا بھی تھا۔ تاہم اس نے اتنا دیکھ لیا کہ اس کی زلفیں سرخ تھیں۔''

''اس اشارے سے تم نے کیا حاصل کیا؟''

''کچھ بھی نہیں۔'' پوکی نے اعتراف کیا۔ ''ہم نے آس پاس چھان بین اور پوچھ گچھ کی...... کلینک نما اسپتال کو بھی چھانا...... لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ پھر این رشٹر کا قتل ہو گیا۔ اس کے بال بھی سرخ تھے۔ اس وقت کیٹ شیزنی ہمارے پاس واحد ''بریک'' ہے۔ وہ قاتل کو دیکھ بھی چکی ہے۔ آرٹسٹ، کیٹ کے بیان کے مطابق اسکیچ بنا رہے ہیں۔ پھر یہ اسکیچ پیپر کی صبح اخبارات میں شائع کرا دیا جائے گا۔''

''کیٹ کے تحفظ کے لیے تم نے کیا اقدام اٹھائے ہیں؟'' رین سم نے سوال کیا۔

''وہ ''نارتھ شور'' پر ہے۔ ایک پٹرول کار ہر چند گھنٹے بعد وہاں سے گزرتی رہے گی۔''

''یہ ناکافی نہیں ہے؟'' رین سم نے اعتراض کیا۔

''کوئی نہیں جانتا کہ وہ وہاں پر ہے۔''

''عام آدمی نہیں جانتا ہوگا۔ پروفیشنل کے لیے کوئی دشواری نہیں...... مزید یہ کہ کیٹ کا بیگ بھی غالباً اس کے ہاتھ لگ گیا ہے۔ مطلب اس کی معلومات میں مزید اضافہ ہو چکا ہے...... اس کی باخبری اس بات سے عیاں ہے کہ این رشٹر نے جس دن سان فرانسسکو کی فلائٹ بک کی، اسی رات این کو روانہ ہو جانا تھا۔ قاتل کی پھرتی اور معلومات مکمل تھیں۔ اس نے بے رحمی سے اسی رات این کا کام تمام کر دیا...... دوسری بات این کو خطرے کا احساس ہو گیا تھا۔ سوال یہ ہے کہ خطرے کی نوعیت کیا تھی؟ این بہت کچھ جانتی تھی...... ہمیں اس پیغام کو ہلکا نہیں لینا چاہیے جو اس نے کیٹ شیزنی کے لیے چھوڑا تھا۔''

''پیغام اس نے غائب کر دیا ہے۔''

''کوئی مسئلہ نہیں ہے، کیٹ، پیغام سن چکی تھی اور اس نے لفظ بہ لفظ مجھے پیغام سنایا ہے۔''

''تم وکالت چھوڑ کر سراغ رسانی میں کیوں نہیں آ جاتے؟''

''میں جہاں ہوں ٹھیک ہوں...... ویسے اچھا وکیل جاسوس کے مانند ہی ہوتا ہے۔'' رین سم نے جواب دیا۔

''تم اپنا منافع بخش کیس کیوں خراب کر رہے ہو؟ کیٹ کی وجہ سے؟''

''میرے اپنے کچھ اصول ہیں جن کے بارے میں صرف میں جانتا ہوں۔ میں میرٹ پر پیسے کو ترجیح نہیں دیتا۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ کیٹ نے مجھے آفس میں کنفیوز کر دیا تھا۔ تاہم میں فیصلہ کرنے میں جلدی نہیں کرتا۔ کیٹ سے اسپتال میں ملنے کے بعد، شک کی گنجائش نہیں رہ جاتی......''

''کیسا شک؟''

''یہی کہ وہ بے قصور ہے۔''

''کیا تم اوبرائن کیس چھوڑ دو گے؟'' پوکی نے سوال کیا۔

''یقیناً...... اور یہ فیصلہ کرنے میں مجھے کوئی خلش نہیں ہے۔ میرے پاس کافی شواہد اکٹھے ہو چکے ہیں۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ قاتل کا اگلا نشانہ ڈاکٹر کیٹ ہے۔ تمہارے تعاون کا شکریہ...... بدلے میں چند باتیں اور تمہیں بتا رہا ہوں لیکن آف دی ریکارڈ؟''

''بالکل۔'' پوکی چوکس ہو گیا۔

''کیٹ نے مجھے بتایا تھا کہ EKG کا ریکارڈ کسی نے تبدیل کر دیا تھا پھر اس نے بتایا کہ چارٹ میں جو EKG موجود تھا، اس پر کیٹ کے دستخط نہیں تھے...... مطلب کسی نے کیٹ کے جعلی دستخط کیے تھے۔ تیسری بات EKG کے مطابق...... مطلب جعلی EKG کے مطابق ایلن کو دل کی تکلیف تھی اور اسے دل کا دورہ پڑا تھا...... یہ بات غلط ہے جس کی تصدیق ایلن کے والدین اور کیٹ کے بیان سے ہو جاتی ہے۔ تمہیں کوئی سرا ہاتھ آیا تو مڈپیک اسپتال کے اندر سے ہی ہاتھ آئے گا۔'' رین سم کھڑا ہو گیا۔

''شکریہ، دوست۔'' پوکی نے ہاتھ بڑھایا۔

''مزید یہ معلوم کرنے کی کوشش کرو کہ قاتل نے کیونکر پتا چلایا کہ این رشٹر اچانک سان فرانسسکو جا رہی ہے...... یا تو وہ متواتر تعاقب میں تھا...... یا اسے ائرپورٹ سے خبر ملی...... یا پھر اسپتال سے کسی نے اسے لائن دی ہے...... یا محض اتفاق تھا کہ وہ روانہ ہونے سے پہلے ہی ماری گئی...... گڈ لک۔''

☆☆☆

کیٹ، ساحل پر اوندھی لیٹی سن باتھ لے رہی تھی۔ ناریل کے درختوں کی خوشبو، پرندوں اور لہروں کا شور...... اس نے ناشتے کے بعد کچھ نہیں لیا تھا اور اشتہا محسوس کر رہی

Wadar Azeem
Pakistanipoint.com

تھی۔ دفعتاً ایک اور ہی احساس نے جنم لیا۔ احساس تھا کہ وہ وہاں پر تنہا نہیں ہے۔ کوئی اور بھی اسے دیکھ رہا ہے۔ یہ احساس اتنا قوی تھا کہ وہ پلٹنے پر مجبور ہوگئی۔ کیٹ نے حیرت سے رین سم کو دیکھا۔ اس نے جین اور کاٹن شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ شرٹ کی آستینیں اوپر چڑھی ہوئی تھیں۔ بال ہوا میں لہرا رہے تھے۔

رین سم خاموش کھڑا تھا۔ دونوں ہاتھ جیبوں میں تھے۔

''تم تک پہنچنا کافی مشکل ثابت ہوا۔'' بالآخر وہ بولا۔

''روپوش ہونے کا مرکزی خیال یہی ہوتا ہے کہ کوئی خفیہ مقام تک پہنچ نہ سکے۔'' کیٹ نے کہا۔

رین سم نے اطراف کا بنظر غائب جائزہ لیا۔ ''اچھا خیال نہیں ہے، یہاں سناٹے میں ساحل پر لطف اندوز ہوا جائے۔''

''ہاں شاید......'' کیٹ نے بکنی پر تولیا لپیٹا اور کتاب لے کر کھڑی ہوگئی۔ ''کوئی بھی یہاں اچانک وارد ہوسکتا ہے......کوئی چور، ڈاکو یا قاتل...... یا پھر کوئی وکیل۔'' وہ مڑ کر چل دی۔

''کیٹ، مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔''

''میرے وکیل سے کرلو۔''

''تو تم نے کسی وکیل کا بندوبست کرلیا ہے؟''

''پھر کیا کرتی کورٹ روم میں تمہارا سامنا جو کرنا ہے۔''

''کورٹ روم میں ہمارا سامنا نہیں ہوگا۔''

''افسوس ہوا سن کر۔'' وہ قدم بڑھاتی رہی۔ رین سم بھی اس کے عقب میں تھا۔ کیٹ کاٹیج تک پہنچ گئی اور سیڑھیاں طے کرکے دروازہ کھولا۔

''تم نے سنا نہیں، میں نے کیا کہا؟'' رین سم کی آواز بلند ہوگئی۔ ''میں کورٹ نہیں جاؤں گا۔''

''کیا مطلب ہے؟''

''میں کیس چھوڑ رہا ہوں۔''

''کیوں؟''

''اندر آنے دو تو بتاؤں۔''

کیٹ، ساکت کھڑی، اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی...... قبل اس کے سبز و نیلے رنگ کا انوکھا کھیل ازخود دونوں کو بےخودی سے دوچار کرتا، کیٹ نے اسکرین ڈور وا کردیا۔ وہ بولی کچھ نہیں...... رین سم نے قدم اندر رکھ دیا۔

کیٹ کے پیچھے پیچھے وہ کچن میں آگیا اور ڈائننگ ٹیبل کے قریب ایستادہ ہوکر کیٹ کا جائزہ لینے لگا۔ معاً کیٹ کو اپنے ناکافی لباس کا احساس ہوا۔ وہ اب تک اس بات سے آگاہ ہوچکی تھی کہ دونوں کے درمیان ایک غیر محسوس رشتہ پروان چڑھ رہا ہے۔ آفس میں وہ اسے کوئی نام نہ دے سکی تھی۔ تاہم اسپتال میں وہ واضح طور پر بےخود ہوگئی تھی اور رین سم کی سرشاری بھی دیکھ لی تھی۔ اگرچہ رین سم نے اپنے جذبات کو چھپانے کی ناکام کوششیں کی تھیں لیکن کیا کیا جائے، سازِ رگِ جاں تشنۂ مضراب نہیں...... اور اب یہاں اتنی دور اسے کیا چیز کھینچ لائی تھی...... یہاں پہنچنا اتنا سہل تو نہ تھا۔

''میں کپڑے تبدیل کرکے آتی ہوں۔'' کیٹ نے دل کی دھڑکن کے کیف وسُرور کو عیاں نہ ہونے دیا۔ اس نے پہلی مرتبہ رین سم کو جین اور شرٹ میں دیکھا تھا۔ وہ سوٹ کی نسبت زیادہ جوان اور پُرکشش لگ رہا تھا۔

خواب گاہ میں کپڑے بدلتے ہوئے اس کے ہاتھ متوازن نہیں تھے۔ وہ کچن میں واپس آئی تو رین سم کو وہیں کھڑے پایا۔

''بیٹھ جاؤ، میں کافی بناتی ہوں۔''

وہ پریشان تھی کہ سادہ سا کام سرانجام دینے میں اسے معمول سے زیادہ توجہ صرف کرنی پڑ رہی تھی...... کیتل میں پانی ڈال کر اسٹو پر رکھنا بھی کوئی کام تھا...... رین سم، دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ کیٹ نے پتی ڈالتے وقت جب فرش پر چھلکائی تو رین سم کو اٹھنا ہی پڑا۔

''چائے بنانا سیکھ رہی ہو؟''

''جی نہیں......''

''لاؤ، میں مدد کرتا ہوں۔'' رین سم کو قریب ہونا پڑا۔ شانے سے شانہ مس ہوا۔ یوں لگا جیسے کرنٹ لگا ہو...... بقیہ پتی بھی بکھر گئی۔ کیٹ گنگ تھی۔ رین سم بھی خود سے برسرِ پیکار تھا کہ لمحے غنیمت تھے مل بیٹھنے کے...... کچھ نہ سہی تو اظہار ہی کردے...... رین سم کو احساس ہوا کہ یہ اتنا آسان بھی نہیں ہے۔ کیٹ نے نظر ملائی اور رین سم کی چرب زبانی، الفاظ کی روانی، مفلوج ہوگئی۔

''کیا بات ہے؟'' وہ سحرزدہ سی بولی۔

''کچھ نہیں...... چھوڑو چائے کو، یہاں ٹیبل پر بیٹھو۔'' رین سم نے سنبھل کر کہا حالات نازک تھے...... رومانس کی رنگینیاں، خون کی سرخی میں نہ ڈوب جائیں۔

وہ گلا صاف کرکے بولا۔ ''تم مجھے ڈیوڈ کہہ سکتی ہو۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

کیا شروع سے مسٹر رین، مسٹر رین سم کی گردان ہے۔"

"ہاں، میں جانتی ہوں۔" کیٹ کی سانس ایک ساعت کے لیے رک گئی۔

دونوں کچھ دیر خاموش رہے۔

"کل تک تم کورٹ میں میرا تیا پانچہ کرنے کے لیے تیار تھے، اب اچانک یہ تبدیلی کیسی؟"

"پہلے مجھے شک تھا کہ تم جھوٹ بول رہی ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ مجھے اس بات پر بھی شک تھا کہ واقعی تم جھوٹ بول رہی ہو...... میں الجھن میں پڑ گیا...... پھر اوپر تلے ایسے واقعات/حادثات ہوئے کہ مجھے یقین کرنا پڑا کہ تم معصوم ہو۔"

"مطلب شک پر بھی شک تھا؟"

"ہاں۔" رین سم نے جواب دیا۔

"شکریہ، ڈیوڈ۔"

رین سم جھوم اٹھا اور بولا۔ "شکریہ۔"

"کیا......" کیٹ نے حیرت سے کہا۔ "کیسا شکریہ؟"

"ڈیوڈ کہنے کا شکریہ۔"

"اوہ۔" کیٹ دلفریب انداز میں مسکرائی۔

ڈیوڈ نے ایک فوٹو جیب سے نکال کر کیٹ کو دی۔

"پہچانو؟"

کیٹ فوٹو دیکھتے ہوئے سنجیدہ ہوگئی۔ "یہ ڈاکٹر ہنری ٹینا کا ہے...... ہمارے گائنی ڈپارٹمنٹ میں کام کرچکا ہے...... میں ہنری کے قتل کی تفصیل کئی ہفتے قبل اسٹار بلیٹن میں پڑھ چکی ہوں...... تاہم اس کے ساتھ کام کرنے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا...... لیکن......"

"لیکن یہ کہ ہنری اور این کو ایک ہی انداز میں قتل کیا گیا ہے۔"

"ہنری کے بارے میں، میں نے پڑھ لیا تھا...... کیا این......"

"ہاں، این کو بھی اسی انداز میں مارا گیا۔"

"تمھیں کیسے پتا...... میڈیا میں غالباً اتنی تفصیل نہیں ہے۔"

"میں نے ڈیٹکٹیو یوکی سے بہت کچھ معلوم کیا ہے...... اس نے فوراً دونوں وارداتوں میں مشابہت کا اندازہ لگالیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اسپتال میں تمہاری نگرانی کی جارہی تھی...... کیونکہ تم نے قاتل کی جھلک دیکھ لی تھی۔"

"یعنی قاتل گواہ کو ختم کرنے کے لیے اسپتال پہنچ سکتا تھا؟ لیکن کیسے؟"

"ہاں، اس کے لیے ایسا کرنا ضروری تھا۔ جہاں تک "کیسے" کی بات ہے تو تم بھول رہی ہو کہ تم فرار ہوتے وقت اپنا بیگ وہیں گرا آئی تھیں۔ جو قاتل کی تحویل میں ہے...... ویسے تم ہو بہت بہادر۔"

"کب معلوم ہوا؟" کیٹ نے سوال کیا۔

"آفس میں ہی علم ہوگیا تھا۔" جواب ملا۔ وہ کھڑا ہوگیا۔ گھوم کر کیٹ کی نشست کی پشت پر آیا اور دونوں ہاتھ اس کے شانوں پر رکھ دیے۔ کیٹ کو ردِعمل دینے کا موقع ہی نہیں ملا۔ اسے لگا کہ اس کا بدن موم کی طرح پگھل رہا ہے۔ اس نے آنکھیں موند لیں۔

"کیٹ!" ڈیوڈ نے جھک کر اس کے کان کے قریب سرگوشی کی۔

"ہونہہ......" وہ اتنا ہی کہہ سکی۔

عین اسی وقت فون کی گھنٹی چیخی۔ کیٹ کسمسا کر رہ گئی۔

"ڈیوڈ۔"

"کچھ نہیں ہے۔" وہ بولا۔

"ڈیوڈ فون......" وہ بمشکل کھڑی ہوئی۔

فون کی گھنٹی نے پھر سمع خراشی کی۔ کیٹ نے عالمِ ناگواری میں خود کو کچن کی جانب دھکیلا اور کھنکھارتے ہوئے ریسیور اٹھایا۔

"ہیلو۔" کیٹ نے بیٹھی ہوئی آواز میں کہا۔ وہ ابھی تک نیم مدہوش تھی۔ کیٹ کو یہ ادراک چند ثانیے کے بعد ہوا کہ دوسری جانب خاموشی تھی۔

"ہیلو۔" اس نے پھر، قدرے نارمل آواز میں کہا۔

"ڈاکٹر کیٹ؟" کسی نے سرگوشی نما سوال کیا۔ وہ بمشکل اپنا نام سُن سکی۔

"YES۔" اس نے جواب دیا۔

"کیا تم تنہا ہو؟"

"نہیں۔ تم کون ہو؟" سوال کرتے ہی اس کا گلا بند ہوگیا۔ دہشت اس کے رگ و پے میں سرائیت کرنے لگی۔ دل کانوں میں دھڑک رہا تھا۔

"ہیلو؟" وہ چلّا اٹھی۔ "تم کون ہو؟"

"ڈاکٹر کیٹ، محتاط رہو...... موت ہمہ وقت، ہم سب کے آگے پیچھے چکراتی ہے......"

☆☆☆

ریسیور، کیٹ کے ہاتھ سے پھسل چکا تھا۔ خود وہ

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

کاؤنٹر کے سہارے کھڑی تھی۔

''وہی تھا...... ہاں...... وہی تھا'' وہ چلائی۔

رین سم نے ریسیور اٹھا کر ہیلو، ہیلو کہا پھر اسے کریڈل پر پٹخ دیا۔

''کون تھا؟ کیا کہہ رہا تھا؟'' اس نے خوف زدہ کیٹ کو شانوں سے پکڑ کر جھنجوڑا۔

کیٹ نے اسے بتایا......

''سوٹ کیس کہاں ہے تمہارا؟''

''بیڈروم کلوزٹ۔''

رین سم بیڈروم کی طرف بڑھ گیا۔ اضطراری طور پر کیٹ بھی اس کے پیچھے گئی...... رین سم نے شیلف سے سوٹ کیس اٹھایا۔

''اپنی دیگر اشیا بھی اٹھا لو۔ تم یہاں نہیں رک سکتیں۔'' رین سم نے کہا۔

کیٹ نے کوئی سوال نہیں کیا۔ وہ جان گئی تھی کہ یہاں گزارا ہوا ہر ایک منٹ خطرات میں اضافہ کرتا جائے گا۔

وہ دونوں BMW میں سوار ہو کر نکلے تو کیٹ نے پہلا سوال کیا۔

''یہ کیسے ہو گیا؟ اسے کیونکر علم ہوا؟''

''وہی سوچ رہا ہوں۔'' رین سم نے رفتار بڑھائی۔ ''صرف پولیس جانتی ہے...... آخر یہ راز کس نے افشا کیا؟''

''تم یہاں کس کے ساتھ پہنچی تھیں؟''

کیٹ نے وضاحت کی......

''کسی نے تم لوگوں کا پیچھا کیا تھا؟''

''میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔''

''یہاں آتے وقت، تم اپنے کاٹیج پر گئی تھیں...... میرا مطلب ہے کہ سوزن کے ساتھ؟''

''نہیں۔''

''پھر کپڑے کہاں سے لیے؟''

''میری لینڈ لیڈی نے سوٹ کیس میں پیک کر کے اسپتال پہنچا دیے تھے۔''

''وہ اسپتال کی لابی کی نگرانی کر رہا ہوگا...... جب تم ڈسچارج ہوئیں تو اس نے تعاقب شروع کر دیا...... کیا خیال ہے؟''

''ممکن ہے ایسا ہوا ہو۔'' کیٹ نے کہا اور نشست گاہ سے پشت لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔ ''ہم کہاں جا رہے ہیں؟''

''میری رہائش گاہ پر۔''

☆☆☆

''یہاں محفوظ ہو۔'' رین سم نے کہا۔

رین سم نے وہسکی کے دو جام تیار کیے۔ ایک کیٹ کے حوالے کیا اور خود فون کی جانب بڑھ گیا...... پولیس کو مطلع کرنا ضروری تھا۔

''وہ کیا کہتے ہیں؟'' کیٹ نے استفسار کیا۔

''پوکی کی ہدایت کے مطابق فی الحال ہمیں یہاں سے ہلنا نہیں چاہیے۔'' رین سم اپنا گلاس لے کر اس کے قریب بیٹھ گیا۔

کیٹ، کسمسائی...... ''میرے دوست پریشان ہو جائیں گے...... مجھے ان کو کال کرنا چاہیے۔''

''فکر نہ کرو، پوکی انہیں بتا دے گا۔''

کیٹ کا اعصابی تناؤ تقریباً ختم ہو گیا تھا لیکن رین سم کی قربت اسے بے چین کر رہی تھی۔ کیٹ نے اپنا سر اس کے شانے سے لگا دیا۔ ''رین......''

''نہیں، ڈیوڈ......'' اس نے ٹوکا۔

''سوری، ڈیوڈ...... یہ سب کیا ہو رہا ہے؟''

''ٹھیک ہو جائے گا...... سب ٹھیک ہو جائے گا...... تم کچھ کھاؤ گی؟''

''ہاں، مجھے بھوک لگ رہی ہے۔''

''گڈ۔''

☆☆☆

وہ باتوں سے کیٹ کا دل بہلا رہا تھا۔ کیٹ کے چہرے کے عضلات نرم پڑتے جا رہے تھے...... گاہے گاہے وہ مسکرا دیتی۔ معاً کھڑکی بجی تو وہ چونک اٹھی۔

''کچھ نہیں...... محض ہوا کا جھونکا ہے۔'' رین سم نے تسلی دی۔ بعض اوقات یہاں ہوا اتنی تیز ہوتی ہے کہ لگتا ہے چھت اڑ جائے گی۔ رین سم نے سر اٹھا کے چھت کے بیم دیکھے۔ یہ مکان تیس سال پرانا ہے۔ تاہم، جب ہم نے خریدا تھا، اس وقت خوب تسلی کر لی تھی۔''

''ہم؟'' کیٹ ایک بار پھر چونک اٹھی۔

''اس وقت میں شادی شدہ تھا۔'' رین سم نے آہستہ سے کہا۔ ''ہماری شادی پانچ برس برقرار رہی۔''

''اوہ۔'' کیٹ نے پہلو بدلا۔ ''طلاق ہو گئی تھی؟''

رین سم نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''لنڈا اور ہمارا تعلق اب بھی دوستانہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ طلاق شدہ جوڑوں کی اکثریت ایسا نہیں کر سکتی۔ لنڈا کا شوہر بھی اچھا آدمی

WaqarAzeem
Pakistanipoint.com

ہے..... کم از کم مجھ سے بہتر ہی ہے۔ وہ مجھ سے زیادہ لنڈا کا خیال رکھ سکتا ہے.....'' رین سم خاموش ہوگیا۔

''اور بچے؟''

رین سم نے سوچا کہ کاش وہ یہ سوال نہ کرتی۔

''ایک بیٹا۔'' اس نے مختصر جواب دیا۔

''کتنی عمر ہے تمہارے بیٹے کی؟''

''وہ اس دنیا میں نہیں ہے۔'' اس نے رک کر سپاٹ آواز میں جواب دیا۔ ''نوحا'' کی موت کا خیال ہی اسے اداس کردیتا تھا۔ اس سے پہلے کہ کیٹ اظہارِ ہمدردی کرتی، اس نے جلدی سے موضوع تبدیل کیا..... کیٹ بھی رسمی الفاظ استعمال نہیں کرنا چاہ رہی تھی۔

''خیر، چھوڑو..... میں پھر کنوارے کی طرح ہوں..... میرا خیال ہے کہ مجھ جیسوں کے لیے یہ اچھا ہے۔ میرے پیشے کا تقاضا ہے کہ میں اپنی توجہ وہیں مرکوز رکھوں۔''

''لیکن ڈیوڈ، کیا تمہارا ارتکاز ٹوٹ نہیں گیا ہے؟''

''ہاں.....'' رین سم نے ٹھنڈی سانس بھری اور سبز آنکھوں میں جھانکا۔ ''میرا منصوبہ تھا۔ نہ کوئی ارادہ..... حقیقتاً، میں پہلی ملاقات کے دوران میں ہی بے بس ہوگیا تھا۔ تم بتاؤ، تم نے شادی نہیں کی؟''

''نہیں۔'' کیٹ نے دوسری طرف دیکھا۔ ''ایک ملا تھا..... شاید شادی ہو جاتی لیکن پھر ہم ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے گئے۔ اچھا ہوا..... عادات اور مزاج کا قبل از وقت علم ہوگیا تھا۔'' کیٹ نے ٹھنڈی سانس بھری۔

''گویا تم نے کیریئر کو محبت پر ترجیح دی؟''

''میں سمجھتی ہوں کہ یہ معاملہ سو فیصد ہی کیریئر سے متعلق نہیں تھا۔'' وہ پُرخیال انداز میں بولی۔ ''لیکن تم اپنے بارے میں کیا کہتے ہو؟ میرا اشارہ لنڈا کی طرف نہیں ہے۔'' وہ تھم گئی۔ ''میرا مطلب موجودہ صورتِ حال سے متعلق ہے۔''

''کیٹ، میں صرف ایک کیس سے دستبردار ہورہا ہوں..... وہ بھی حقائق کی بنیاد پر۔'' رین سم نے جواب دیا۔

''تمہارا مطلب ہے..... سچ کی بنیاد پر۔ کیا صرف سچ؟'' کیٹ نے نیلی آنکھوں میں جھانکا۔

''بہت مشکل سوال ہے..... اس کے ساتھ ایک سچ اور جڑا ہوا ہے۔ کیا تم سننا چاہتی ہو؟''

''نہیں۔ میں سمجھ گئی ہوں، سننے سے حقیقی لطف غارت ہوجائے گا۔'' کیٹ مسکرائی۔

''تم میڈیکل کے شعبے میں کیسے آگئیں؟'' وہ جواب سن کر مسکرایا۔

''اور تم وکالت کے.....''

''بس.....'' اس نے بے محابا کیٹ کے تراشیدہ لبوں پر انگلی رکھ دی۔ وہ بے خود ہوگئی۔ دونوں جانب، خلوت جان میں شور سا اٹھا..... رین سم نے بمشکل ہاتھ ہٹایا۔ کیٹ نے بہ عجلت ایک ہی گھونٹ میں جام اٹھا کے خالی کیا۔

''اور پیو۔'' اس نے بوتل کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ وہ خوش تھا کہ کیٹ، ساحلِ سمندر کے کاٹیج والی اجنبی کال کے شاک سے باہر آچکی تھی۔

''یعنی؟'' کیٹ نے حیرت سے سوال کیا۔ تو رین سم کو احساس ہوا کہ ''اور پیو'' کے الفاظ میں بھدا پن تھا..... وہ کیا کہتا؟ بات ہی الٹ گئی تھی..... وہ خود ہی ساقی تھا، بادہ بھی اور پیمانہ بھی..... گرمیٔ میخانہ بھی.....

اس نے جلدی سے تصحیح کی۔ ''میرا مطلب تھا کہ اور لوگی؟''

''نشے میں ڈبونا چاہ رہے ہو؟'' اس نے مشکوک انداز میں استفسار کیا۔

''تم بھی تو وہی کررہی ہو۔'' وہ برجستہ بولا۔

''میں؟''

''ہاں، تمہاری آنکھوں میں دیکھتا ہوں تو.....''

کیٹ کی ہنسی میں اس کا جملہ ادھورا رہ گیا۔ کیٹ نے بوتل تھام لی، بے خودی یا مستی ہی سہی..... رین سم، جرعۂ چشم مست کن سے اور کیٹ جام مئے ناب سے بیگانۂ ہوش و حواس ہوئے جارہے تھے..... تاہم دونوں نے خود کو تھامے رکھا۔

کیٹ نے اس کے والدین کے بارے میں استفسار کیا۔ رین سم نے بتایا کہ ان کی رہائش گاہ قریب ہے۔ تاہم وہ خود یہیں رہتا ہے۔ طعام اور دیگر کاموں کے لیے اس نے ایک ملازمہ رکھی ہوئی تھی۔ رین سم نے کیٹ کی فیملی کے بارے میں سوال کیا تو معاً کیٹ کا رنگ بدل گیا۔ اس نے پہلو بدلا۔ رین سم نے دیکھا کہ اس کا نچلا ہونٹ لرز اٹھا تھا۔

''اوہ نو، وہ رونے والی ہے۔'' اسے ادراک ہوا کہ لاعلمی کے باعث غلط سوال کر بیٹھا ہے۔ یقیناً اس سوال سے کوئی المیہ پیوست تھا۔ اس نے بوکھلا کر دائیں بائیں دیکھا۔ اس کے لیے یہ ایک دشوار مرحلہ تھا۔ تاہم اسے اطمینان ہوا کہ کیٹ نے خود کو سنبھال لیا تھا۔ رین سم نے گلاس اس کے

ہاتھ سے لے کر ٹیبل پر رکھ دیا۔

''کافی ہے۔ آؤ، تمہارا کمرا دکھادوں۔''

دونوں کھڑے ہو گئے۔ کیٹ کی آنکھوں میں وہسکی کا خمار تھا۔ دلِ وحشی پھر مچلنے لگا تھا۔

کھڑکی بند تھی لیکن ہوا کے جھونکے اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ میں مصروف تھے۔

''میرا خیال ہے کہ بستر پر چلنا چاہیے۔'' وہ بھرائی ہوئی آواز میں گویا ہوا۔

''وہاٹ؟''

اس نے کھنکھار کے گلا صاف کیا۔ ''میرا مطلب ہے...... تم اپنے اور میں اپنے بستر پر۔''

''اوہ......''

''لیکن تم چاہو تو......''

''میں چاہوں......؟ کیا؟''

''کچھ نہیں۔''

دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ شب تنہائی، قربت، نشہ، الفت...... تمام لوازمات موجود تھے۔ پھر بھی کوئی پیکار تھی، گریز تھا، کشاکش تھی۔ پینے کے بعد بھی دونوں تشنہ لب تھے...... اک آگ تھی سینے میں لگی ہوئی...... طوفان تھا دھڑکنوں میں۔ کچھ وقفہ عذاب جاں پہ گزرا پھر اس نے رخ بدلا۔ نگاہ کا تار ٹوٹا۔

''ہاں، بستر پر جانے کا وقت ہے۔'' کیٹ نے سرگوشی کی۔

دونوں نے بیک وقت مخالف سمت میں حرکت کی۔ پندارِ خودی گویا حد سے بڑھ گیا۔ دونوں موہوم امید کے ساتھ قدم بڑھا رہے تھے۔

''کیٹ؟''

کیٹ کی سانس رک گئی۔ ''ہاں؟''

''تمہارا کمرا دوسری منزل پر دائیں جانب ہے۔'' رین سم نے کہا۔

''شکریہ۔'' قلابازیاں کھاتا ہوا دل، بہت بلندی سے گہرائی میں جا گرا۔ وہ چلا گیا۔ کیٹ اتنا ہی جان پائی کہ وہ چاک گریباں گیا ہے...... مگر نیرنگیٔ غم پہ مسکرا کے گیا ہے۔ اتنا جان جانا بہت زیادہ تھا۔

☆☆☆

کیٹ کو اپنے کمرے میں گئے کافی دیر ہو گئی تھی۔ رین سم اپنے کمرے میں بیٹھا، سوچوں کے گرداب میں ڈوب رہا تھا...... ڈوب کے ابھر رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اب مزاحمت لاحاصل تھی۔ کیٹ اس کے دل و دماغ پر چھا چکی تھی۔ وہ یہ بھی سمجھ رہا تھا کہ یہ غلط ہے۔ کم از کم اس وقت تک، جب تک وہ ''اوبرائن کیس'' کی فائل دوسری فرم کے حوالے نہیں کر دیتا۔ قانونی، اخلاقیات کے تحت ایلن کے والدین اب تک اس کے کلائنٹ تھے۔ اس نے پہلے بھی اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں نجی معاملات کو حائل نہیں ہونے دیا تھا لیکن کیٹ کے معاملے میں وہ پہلے دن سے ہی بے بس تھا۔ جتنا سنبھلتا، اتنا ہی گرتا۔ جتنا ابھرتا، اتنا ہی ڈوب جاتا۔ اس کی ہر کوشش ناکام ہو گئی تھی۔

وہ اٹھ کر کمرے کے چکر کاٹنے لگا۔ دوسری جانب کیٹ اپنے کمرے میں بستر پر کروٹیں بدل رہی تھی۔ ڈیوڈ کے بارے میں سوچتے سوچتے، معلوم نہیں کب اس کی آنکھ لگ گئی۔

ڈیوڈ پھر بستر پر بیٹھ گیا۔ مجبور، بے کیف و تہی جام، انگلیوں سے بالوں میں کنگھی کی اور واش روم میں گھس گیا۔ وہ ایک فیصلے پر پہنچ چکا تھا۔

☆☆☆

آنکھ اچانک کھلی تھی۔ وہ کہاں تھی۔ کوئی دروازے پر دستک دے رہا تھا۔ اسے یاد آیا کہ وہ ڈیوڈ کے ساتھ ہے۔ کھڑکی سے روشنی اندر آ رہی تھی۔ وہ اٹھ کے بیٹھ گئی۔

''کیٹ؟'' ڈیوڈ کی آواز آئی۔

''ہاں؟''

''پوکی کا فون آیا ہے۔ جلدی تیار ہو جاؤ۔''

''ایک منٹ رکو۔'' کیٹ نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔

''کیا ہوا؟''

''قاتل کی شناخت ہو گئی ہے۔'' ڈیوڈ نے جواب دیا۔

☆☆☆

ڈیٹیکٹیو پوکی نے مگ بک آگے بڑھائی۔ ''ڈاکٹر شیزنی، دیکھو...... ان میں سے کسی کو پہچانتی ہو؟''

کیٹ نے فوٹو دیکھنے شروع کیے۔ جلد ہی اس کی تیز نگاہ ایک فوٹو پر جم گئی۔ یہ ایک بگڑا ہوا، مسخ چہرہ تھا۔ سب سے اہم اس کی آنکھیں تھیں۔ بے روح، سیاہ، گھورتی ہوئی آنکھیں......

''یہی ہے۔'' کیٹ نے اعتماد سے کہا۔

''کوئی شک، ابہام؟''

''نہیں، اس کی آنکھیں، میرے حافظے پر نقش ہیں۔'' کیٹ نے چہرہ دوسری جانب پھیر لیا...... رین سم اور

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

پوکی نے شک محسوس کیا کہ وہ ہسٹریا کا شکار ہو جائے گی لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔

''یہ ہمارا ٹارگٹ ہے۔'' پوکی نے فوٹو الگ کر لیا۔ وہ مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ آدمی کون ہے؟'' کیٹ نے اچانک سوال کیا۔

''اس کا نام چارلس ڈیکر ہے۔ ایک مضبوط الحواس آدمی ہے۔ یہ فوٹو پانچ سال قبل لیا گیا تھا۔ اس کی گرفتاری کے وقت۔''

''گرفتاری؟''

''تشدد اور اقدام قتل...... اس پاگل نے اسٹاف کے سامنے ڈاکٹر کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی تھی۔

''ڈاکٹر؟'' ڈیوڈ رین سم چونک اٹھا۔ ''کون؟''

''کون ہو سکتا تھا؟'' پوکی نے الٹا سوال کیا۔

ڈیوڈ نے چند سیکنڈ بعد جواب دیا۔ ''ہنری ٹینا کا۔''

پوکی نے جواب دینے کے بجائے دانت نکالے اور ڈیوڈ نے سنسنی محسوس کی۔ کیٹ بھی حیران تھی۔

''ہم نے مسز ٹینا کا سے رابطہ کیا تھا۔ ڈاکٹر ٹینا کا، کا دشمن یا مخالف کون ہو سکتا تھا۔ مسز ٹینا کا نے چند نام لیے تھے...... تاہم وہ تمام کلیئر تھے...... ہم نے پھر رابطہ کیا۔ تب اسے یاد آیا وہ تمام کلیئر تھے...... ہم نے پھر رابطہ کیا۔ تب اسے یاد آیا کہ پانچ برس قبل، اس کے شوہر کے ساتھ کیا حادثہ پیش آیا تھا۔'' پوکی نے چارلس ڈیکر کی اریسٹ رپورٹ نکالی۔ ''ڈیکر کو اسٹیٹ اسپتال میں رکھا گیا تھا۔ چند ہفتے قبل اسے صحت یاب تصور کرتے ہوئے اسپتال سے رخصت کر دیا گیا تھا۔''

''لیکن وہ یہ سب کچھ کیوں کر رہا ہے؟''

''میں نے بتایا...... اس کا دماغ چل گیا تھا۔ یقیناً اس کی کھوپڑی ابھی تک ٹھکانے پر نہیں ہے۔''

''ہزاروں افراد سنکی ہیں، لیکن اس وجہ کے تحت وہ قاتل نہیں بن جاتے۔'' کیٹ نے کہا۔

''میں کوئی ماہرِ نفسیات نہیں ہوں۔ مجھے اپنے دائرے میں رہتے ہوئے کام کرنا ہے جو تقریباً ختم ہونے والا ہے۔''

''مسٹر، وہ آدمی، میری زندگی کے لیے خطرہ تھا اور ہے۔ صرف نام ہی کافی نہیں ہے۔ مجھے اور معلومات درکار ہیں۔'' کیٹ نے مطالبہ کیا۔

ڈیوڈ نے کیٹ کے موقف کی حمایت کی۔ پوکی نے ڈیوڈ کو دیکھا اور گہری سانس لے کر ایک نوٹ بک برآمد کی۔

''اوکے۔'' اس نے ورق گردانی شروع کی......

''چارلس ڈیکر، کلیولینڈ میں انتالیس سال قبل پیدا ہوا تھا۔ والدین میں طلاق ہو گئی تھی۔ پندرہ سال کی عمر میں اس کا بھائی گینگ فائٹ میں مارا گیا تھا۔ اس کی ایک شادی شدہ بہن فلوریڈا میں ہے...... اس نے ہمیں زیادہ تر اطلاعات فراہم کی ہیں۔ ڈیکر نے بائیس سال کی عمر میں نیوی میں ملازمت اختیار کی...... مختلف جگہوں سے ہوتا ہوا یہاں پرل پر اس کی پوسٹنگ ہو گئی۔ وہ جہاز کے سرجن کے اسسٹنٹ کے طور پر کام کر رہا تھا۔ چارلس ڈیکر بنیادی طور پر تنہائی پسند تھا...... جذباتی معاملات میں وہ نارمل تھا...... دفعتاً پانچ سال قبل کچھ غلط ہو گیا۔''

''کیا، نروس بریک ڈاؤن؟''

''شاید، اس سے زیادہ۔''

''اسے ایک لڑکی سے پیار ہو گیا۔ اس نے شادی کی درخواست کی جو لڑکی کے والدین نے منظور کر لی...... بدقسمتی سے ڈیکر کو اپنی محبت کے ساتھ زیادہ وقت گزارنے کا موقع نہیں ملا۔ جہاز کو روانہ ہونا تھا۔ جب وہ چھ ماہ بعد واپس آیا تو بغیر اجازت شپ سے اتر گیا۔ وہ اپنی محبت کی تلاش میں دیوانہ ہوا جا رہا تھا۔

''اور اس دوران، وہ لڑکی کسی اور مرد کے ساتھ جا چکی تھی۔'' ڈیوڈ نے قیاس آرائی کی۔

''نہیں۔ وہ مر چکی تھی۔''

کمرے میں طویل وقفے کے لیے سکوت طاری ہو گیا۔

''لڑکی کے ساتھ کیا حادثہ پیش آیا تھا؟'' کیٹ نے دھیمے لہجے میں سکوت کا پردہ چاک کیا۔

''وہ حاملہ تھی۔ کیس پیچیدہ ہو گیا تھا۔ بچی کی پیدائش تو ہو گئی، لیکن دونوں جانبر نہ ہو سکے...... ڈیکر کو پتا ہی نہیں چلا کہ اس کی محبوبہ بیوی حاملہ تھی۔'' پوکی نے بتایا۔

کیٹ سوچ رہی تھی کہ چارلس ڈیکر پر کیا گزری ہو گی۔ جب وہ بیوی سے دور تھا...... اور جب وہ واپس آیا......

''بس اس کے بعد، ڈیکر حواس کھو بیٹھا۔'' پوکی نے بات جاری رکھی۔ ''کسی طرح اسے علم ہو گیا کہ کیس کس ڈاکٹر کے پاس تھا۔''

''کس کے پاس؟'' ڈیوڈ نے سرسراتی آواز میں سوال کیا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

''ہنری ٹینا کا۔''

ڈیوڈ اور کیٹ نے بیک وقت ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

''وہ ڈاکٹر تک پہنچا اور اسے مارنے کی کوشش کی۔''

''اس کی ضمانت ہو گئی تھی...... ضمانت کے ایک روز بعد اس نے پستول خریدا...... لیکن ڈاکٹر کے لیے نہیں...... اپنے ہی منہ میں رکھ کر اس نے فائر کر دیا۔'' پوکی نے نوٹ بک بند کر دی۔

''تو وہ مر گیا؟'' کیٹ نے حیرانگی سے کہا۔

''نہیں، وہ زندہ تھا اور زخمی تھا۔ پستول عام سا ایک ارزاں ہتھیار تھا...... اسے اسٹیٹ اسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ طویل عرصے اس کا علاج ہوتا رہا۔ تاہم وہ ٹھیک طرح سے بولنے کے قابل نہ رہا...... بعد ازاں اس کا نفسیاتی علاج ہوا۔''

''کیا وہ گونگا ہے؟'' ڈیوڈ نے سوال کیا۔

''نہیں، پوری طرح نہیں۔'' پوکی نے جواب دیا۔ ''ایک ماہ قبل اسے ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔ نیم چیک کے ساتھ اس کا اپائنمنٹ تھا لیکن وہ نہیں آیا۔ تب سے غائب ہے۔''

''اور قتل و غارت گری کرتا پھر رہا ہے۔'' ڈیوڈ نے تبصرہ کیا...... پوکی نے کندھے اچکائے۔

''تاہم اب وہ زیادہ دیر تک روپوش نہیں رہ سکتا۔''

''یعنی وجہ قتل، انتقام ہے؟''

''اور کیا کہہ سکتے ہیں۔''

''لیکن این رشٹر کا اس سے کیا تعلق بنتا ہے؟'' کیٹ نے استفسار کیا۔

''یاد کرو۔'' پوکی نے کہا۔ ''جس خاکروب نے ہنری کی لاش دریافت کی تھی، اس نے پارکنگ میں سرخ بالوں والی کسی عورت کو دیکھا تھا۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ وہ این رشٹر تھی؟''

''اور کوئی منطق نہیں بنتی...... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں میں کوئی تعلق تھا...... اسی لیے ڈیکر نے این رشٹر کو ٹھکانے لگا دیا۔'' پوکی نے وضاحت کی۔ ''اس رات بھی وہ ہنری کے پاس گئی ہوگی...... اسے وہاں سے فرار ہونا پڑا۔ قاتل نے اسے دیکھ لیا ہوگا۔''

''لیکن وہ پولیس کے پاس جا سکتی تھی۔'' کیٹ نے اعتراض کیا۔

''ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے تعلقات کو پوشیدہ رکھنا چاہتی ہو...... یا وہ بہت زیادہ ڈر گئی ہو، یا اسے وہم ہو گیا کہ کہیں الزام اس کے سر نہ آ جائے...... کون جانتا ہے؟ وہ کیا سوچ رہی تھی؟''

''یعنی وہ محض ایک گواہ تھی۔ بالکل میری طرح۔'' کیٹ نے اظہار کیا۔ ''یہ تصدیق بھی ہونی چاہیے کہ ہنری سے اس کے مراسم تھے۔''

''تم دونوں میں بڑا فرق ہے۔'' پوکی نے کیٹ کو دیکھا۔ ''چارلس ڈیکر نہیں جانتا کہ تم اس وقت کہاں ہو۔ وہ تم تک نہیں پہنچ سکتا...... اس دفتر کے باہر کوئی نہیں جانتا کہ تم کہاں ٹھہری ہو۔'' پوکی نے ڈیوڈ کو دیکھا۔ ''کوئی مسئلہ تو نہیں، تمہارے گھر پر؟''

''ڈاکٹر وہاں رہ سکتی ہے۔'' ڈیوڈ نے چہرے کے تاثرات سپاٹ رکھے۔ ''لیکن کیٹ کی بات میں وزن ہے کہ یہ ابھی تک ایک قیاس ہے کہ این اور ہنری ٹینا کا ایک دوسرے سے ملتے تھے۔''

''اور یہ بہتر ہوگا کہ ڈاکٹر اپنی کار سے دور رہے۔''

''کیوں؟''

''ڈیکر کے پاس تمہارا بیگ ہے...... ظاہر ہے کہ کار کی چابیاں بھی ہوں گی، وہ تمہاری تاک میں ہوگا۔''

''میری تلاش میں ہوگا۔'' کیٹ لرز اٹھی۔ ''میں کب تک چھپتی پھروں گی؟''

''زیادہ عرصہ نہیں۔ چارلس ڈیکر ہمیشہ کے لیے چھپ نہیں سکتا۔ ہم جلد ہی اسے قابو کر لیں گے...... این اور ہنری کے تعلق کی تصدیق بھی ہو جائے گی۔''

کمرے میں پھر خاموشی چھا گئی۔ بالآخر کیٹ گہری سانس لے کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

معاً اس کے دماغ میں بجلی سی چمکی۔ وہ جاتے جاتے رک گئی۔ ''ڈیکلٹیو۔'' وہ بولی۔ ''ایلن اور برائن کا کیا ہوا؟''

پوکی کاغذات سمیٹ رہا تھا۔ ''کیا مطلب؟''

''تمام معاملے سے، ایلن کا کیا تعلق تھا؟''

پوکی ایک ساعت کے لیے رکا۔ ''کوئی تعلق نہیں...... کچھ بھی نہیں۔''

کیٹ نے پُرشکن پیشانی کے ساتھ ڈیوڈ کو دیکھا۔ تاہم خاموش رہی...... دونوں نے باہر کا رخ کیا۔

☆☆☆

''یہ کیسے ہو سکتا ہے؟'' کیٹ تڑخی۔ ''ایلن کا کوئی نہ کوئی تعلق بنتا ہے...... مسٹر پوکی پیچیدگیوں سے جان چھڑا رہا ہے۔''

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

''یا پھر وہ کچھ چھپا رہا ہے۔'' ڈیوڈ نے کہا۔

''کیوں؟ کیا وہ تمہارا دوست نہیں ہے؟''

''وہ میرا کوئی جگری یار نہیں ہے۔ جتنا اس نے بتا دیا، یہ بھی بہت ہے۔ ویسے بھی ہم بہت عرصے بعد ملے تھے۔ میں نہیں جانتا، اس دوران اس کے خیالات میں کیا تبدیلیاں آچکی ہیں۔ ان لوگوں کا اپنا طریقۂ کار ہوتا ہے۔ اسے اپنے مفادات کا خیال بھی رکھنا ہوتا ہوگا۔ اس کے بیوی بچے ہیں۔ ایک طویل عرصہ ہوگیا ہے اسے...... اب اس عمر میں خوامخواہ کے خطرات مول لینے کی اسے کیا ضرورت ہے۔''

''کیا وہ ایک اچھا کوپ (COP) نہیں ہے؟''

''اچھا کہہ سکتے ہیں۔ لیکن میں اسے بریلینٹ نہیں کہہ سکتا۔'' ڈیوڈ نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

''کیا وہ ایلن کے معاملے میں غلطی نہیں کرسکتا؟''

''کرسکتا ہے۔'' ڈیوڈ نے جواب دیا۔ ''لیکن سچ یہ ہے کہ میں خود بھی، ابھی تک ایلن کو اس کیس میں ملوث کرنے میں ناکام رہا ہوں۔''

''یہ عجیب نہیں ہے کہ ڈیکر ایک سرجن کا اسسٹنٹ تھا؟'' کیٹ نے نکتہ اٹھایا۔

''لیکن ہم اس سے کیا ثابت کرسکتے ہیں؟''

''لیکن مجھے ثابت کرنا ہے۔ تاہم میں نہیں جانتی کہ میں یہ کیسے کروں گی؟'' کیٹ نے بددلی سے کہا۔

''اوکے۔'' ڈیوڈ نے گہری سانس لی۔ ''ہم کچھ ثابت نہیں کرسکتے...... مطلب فی الحال...... لیکن ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ یہ حادثہ نہیں تھا۔''

''یعنی مرڈر تھا؟''

ڈیوڈ نے سر ہلایا۔ ''ڈیکر کو تصور میں رکھو۔ وہ باہر کا آدمی تھا۔ میڈیسن اور سرجری کے بارے میں جانتا تھا۔ وہ کسی کو اسپتال میں ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ اب تم مجھے بتاؤ...... قدم بہ قدم...... وہ کیسے وہاں آئے گا اور کیا کیا کرے گا یا کیا کرسکتا تھا؟''

کیٹ کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ ''میرا خیال ہے کہ...... کہ......'' وہ رک کر غور سے اخبار فروش لڑکے کو دیکھنے لگی۔ وہ گاڑیوں کے درمیان صبح کا اخبار لہراتا پھر رہا تھا۔ وہ اچانک بولی۔

''ایلن! اتوار کے روز اسپتال میں ایڈمٹ ہوئی تھی۔'' کیٹ، گویا خود سے باتیں کررہی تھی۔ ''مجھے یاد ہے۔ رات کے آٹھ بجے تھے اور دس گھنٹے میں، ہاں دس گھنٹے میں......''

''رک جاؤ۔ کیا کہہ رہی ہو؟ دس گھنٹے میں کیا ہونے والا تھا؟''

کیٹ نے ڈیوڈ سے آنکھیں چار کیں اور بولی۔

''مرڈر۔''

☆☆☆

وزیٹر پارکنگ لاٹ تقریباً خالی تھی۔ اتوار کی رات تھی۔ آٹھ نہیں، دس بج رہے تھے، جب ڈیوڈ کی بی، ایم، ڈبلیو اسپتال کے ڈرائیو وے میں داخل ہوئی۔ لابی کے قریب گاڑی روک کر اس نے کیٹ کی جانب دیکھا۔

''ایک بار پھر سوچ لو۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہم کچھ حاصل کرپائیں گے۔'' اس نے کہا۔

''مجھے کوشش کرنے دو۔'' کیٹ نے سرخ ایمرجنسی نشان کی طرف دیکھا۔

''اوکے، شروع کرتے ہیں۔'' ڈیوڈ نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔ لابی کے دروازے لاک تھے...... دونوں ایمرجنسی روم کے داخلی دروازے سے گزر کر انتظار گاہ میں آئے۔ وہاں ایک بوڑھا مریض کھانس رہا تھا اور ایک بچی ماں کی گود میں چلا رہی تھی۔ وہاں ایک ہی نرس تھی جو فون پر بات کررہی تھی۔

دونوں نارمل انداز میں ایلیویٹر کی طرف بڑھ گئے۔ ڈیوڈ نے سوالیہ نظروں سے کیٹ کو دیکھا۔

''نرس مجھے پہچانتی ہے۔'' کیٹ نے آہستہ سے کہا۔

''لیکن میں؟''

''وہ مصروف ہے اور تم میرے ساتھ ہو۔''

''سیکیورٹی؟''

''راؤنڈ پر ہوگی...... اسپتال ہے، آخر کتنے گارڈ ہوں گے۔'' کیٹ پرسکون تھی۔ ڈیوڈ نے شانے اچکائے۔

دونوں چوتھی منزل پر اترے۔ وہ جراثیم کش کوریڈور میں آپریشن روم کے ڈبل ڈور کی جانب رواں تھے۔ جس پر ''نو ایڈمیشن'' کا نشان موجود تھا۔

''کیا ہم اندر جاسکیں گے؟'' ڈیوڈ نے استفسار کیا۔

کیٹ نے بطور تجربہ چند قدم بڑھائے۔ ڈورز میکانیکی انداز میں پھسل کر کھل گئے۔ ''نو پرابلم۔'' کیٹ مسکرائی۔

اندر مدھم روشنی تھی۔ کیٹ نے ایک دیوار کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں اگلے روز ہونے والی سرجریز کا شیڈول آویزاں تھا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

''کل کے تمام کیسز۔'' کیٹ نے سمجھایا۔ ''ایک نظر میں ڈالنے پر پتا چل جاتا ہے کہ کون سے روم میں کون سا مریض ہو گا؟ سرجن کون ہو گا؟ طریقۂ کار اور اینستھسیالوجسٹ کون ہوگا؟''

''ایلین کون سے آپریشن روم میں تھی؟''

''دائیں جانب، کونے والے کمرے میں۔'' کیٹ، ڈیوڈ کو لے کر روم نمبر 5 میں آگئی۔ اندر آکر اس نے مرکزی بتی روشن کردی۔ لمحہ بھر کے لیے نگاہ چندھیا گئی۔

''اینستھسیا کارٹ، اس طرف ہے۔'' کیٹ نے اشارہ کیا۔

ڈیوڈ بغور آپریشن روم کا جائزہ لے رہا تھا۔ پھر اس نے آگے بڑھ کر چند ایک درازیں کھول کر دیکھیں۔ یہ اسٹیل کی بنی ہوئی تھیں۔ ایک میں کانچ کی وائلز موجود تھیں۔

''کیا ان دواؤں کو لاک نہیں کیا جاتا؟''

''باہران کی زیادہ قیمت نہیں ہے۔ البتہ جو نار کوٹکس میں شمار ہوتی ہیں، ان کو لاک رکھا جاتا ہے۔'' کیٹ نے دوسرے وال کیبنٹ کی طرف اشارہ کیا۔

ڈیوڈ ایک بار پھر وائلز کی طرف متوجہ ہوگیا۔ اس نے ایک وائل اٹھائی۔ ''اگر کسی میں ملاوٹ کرنی ہو تو کتنا وقت لگنا چاہیے؟''

''اس روز مجھے سکسی نل کولن کی ضرورت پڑی تھی۔ کارٹ میں مذکورہ وائلز معمول کی تعداد میں نہیں تھیں۔ اگر وائل کو خالی کر کے کارٹ سے ہٹایا گیا تھا تو ڈیکر یہ کام ایک منٹ سے بھی کم وقت میں کرسکتا تھا۔''

''یہ اتنا آسان ہے؟''

''ہاں۔'' کیٹ کی نظر آپریٹنگ ٹیبل پر گئی۔ ''مریض مکمل طور پر ہمارے رحم و کرم پر ہوتے ہیں...... میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ آپریٹنگ ٹیبل پر بھی قتل کیا جاسکتا ہے۔''

''اگر EKG ٹھیک تھا تو ہمیں فرض کرنا پڑے گا کہ ایلین صرف اس لیے ماری گئی کہ مذکورہ دوا میں ملاوٹ کی گئی تھی دوا نے کام نہیں کیا۔ تم نے جب دوسری وائل کی ضرورت کا احساس دلایا تو وہ کارٹ میں نہیں تھی اور اس کے استعمال کی نوبت بھی نہیں آئی، کیا ایسا ہی تھا؟'' ڈیوڈ نے سوال کیا۔

''ہاں، اس کے سوا کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔'' کیٹ نے پُرسوچ انداز میں کہا۔

''لیکن پھر EKG کیوں تبدیل کیا گیا؟''

''دوا کی طرف سے توجہ ہٹانے کے لیے۔ جعلی EKG ثابت کرتا ہے کہ ایلین کو ہارٹ اٹیک ہو چکا تھا...... میرا مطلب ہے کہ ماضی میں...... اور ہم اس کے باوجود اسے سرجری کے لیے لے گئے۔ کورٹ کے نزدیک یہ قتل جیسا ہے۔''

''لیکن کیٹ، اس طرح تو براہِ راست تم زد میں آتی ہو۔''

''یہی بات میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ یہاں، وہاں میرا کوئی دشمن نہیں۔'' کیٹ نے پیشانی مسلی۔ ''ایک منٹ، ڈیوڈ۔'' کیٹ نے تیزی سے کہا۔

''وہاٹ؟''

''ہاں، اس طرح میں پھنس جاتی ہوں اور ایلین کا قتل پردۂ اخفا میں رہ جاتا ہے۔ قاتل بھی یہی چاہتا تھا۔ لیکن این رشٹر بہت کچھ جانتی تھی۔ شومیٔ قسمت قاتل نے اسے بروقت ہلاک کردیا۔ میری جان کم از کم خطرے سے باہر تھی لیکن این کا پیغام سن کر میں وہاں پہنچ گئی......''

''ویری گڈ پوائنٹ۔'' ڈیوڈ نے تحسین آمیز انداز میں کہا۔ ''یہ بتاؤ کہ قاتل نے EKG کیسے تبدیل کیا ہو گا؟''

''بہت آسان۔ مریض کا چارٹ، بشمول EKG سرجری سے قبل وارڈ میں ہوتا ہے۔ وارڈز میں نرسوں کی چہل پہل ہوتی ہے۔ سفید کوٹ سے وہ غیر شعوری طور پر مرعوب رہتی ہیں۔ میں شرط لگاتی ہوں کہ تم سفید کوٹ اور اسٹیتھیس اسکوپ کے ساتھ کسی بھی ایسی جگہ پر آرام سے ٹہل سکتے ہو۔''

''چلو دیکھتے ہیں۔''

''ابھی؟''

''ہاں، کیا ہرج ہے؟'' بچپن میں ڈاکٹر بننے کا شوق تھا۔

''اور اب ڈاکٹرز کے پیچھے پڑے ہو۔'' کیٹ، شرارت سے مسکرائی۔

جواباً ڈیوڈ بھی مسکرادیا۔

''بس...... بس...... اپنی جگہ پر رہو۔ میں تمہارے لیے کوٹ اور اسٹیتھیس اسکوپ کا بندوبست کرتی ہوں۔''

کیٹ نے دونوں مطلوبہ اشیا ڈیوڈ کے حوالے کیں اور ایلیویٹر تک اس کے ساتھ آئی۔ ''گھوم پھر آؤ، میں یہیں ملوں گی...... اور ہاں، ڈاکٹر کی ایکٹنگ مت کرنا۔ کیونکہ تم ڈاکٹر ہی ہو۔ ڈاکٹر اسمتھ......'' کیٹ نے بے ساختہ بائیں

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

پلک جھپکائی۔
''یہ کیا حرکت ہے؟'' ڈیوڈ نے سبز آنکھوں میں جھانکا۔
''آنکھ میں کچھ گر گیا...... شاید۔''
''واپس آ کے آنکھ چیک کروں گا۔'' ڈیوڈ ایلیویٹر میں داخل ہوگیا۔
''سنو۔'' کیٹ نے آواز دی۔ ''یاد رکھنا تم کو کیا کرنا ہے۔''
''ہاں، یاد ہے۔''
کیٹ واپس روم نمبر 5 میں آ گئی۔ وہ آپریشن ٹیبل کے نزدیک اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھ گئی۔ خیالات کی یلغار اسے دوسری دنیا میں لے گئی۔
معاً دروازہ بند ہونے کی آواز نے اسے چونکا دیا۔ ڈیوڈ اتنی جلدی آ گیا؟ کوئی مسئلہ تو نہیں ہو گیا؟ اس نے اچھل کر اسٹول چھوڑ دیا۔ وہ تیزی سے کوریڈور میں نکل آئی۔ آپریشن روم نمبر 7 روشن دکھائی دے رہا تھا۔ کیٹ نے سماعت پر زور دیا۔ درازوں اور کیبنٹ کھولے بند کیے جا رہے تھے۔
کون ہو سکتا ہے۔ نرس یا کوئی اجنبی؟ اسے نکل جانا چاہیے۔ سیکیورٹی کو کال کرنا چاہیے۔ ابھی اس کے پاس موقع تھا۔ یہ فیصلہ کن لمحے تھے۔ جن کو وہ کسی خوش فہمی کی نذر نہیں کر سکتی تھی۔ اس کے تصور میں وہ ہولناک منظر نمایاں ہو گیا، جب وہ رین کے فلیٹ سے فرار ہو رہی تھی۔
روم نمبر 7 میں جو کوئی بھی تھا، وہ دوسرے کمروں کا رخ بھی کر سکتا تھا۔ اگر وہ یونہی کھڑی رہی تو ٹریپ ہو جائے گی۔ دبے قدموں اس نے حرکت شروع کی۔ اچانک روم نمبر 7 سے بلند ہونے والی آوازیں بند ہو گئیں۔ کیٹ نے سراسیمگی کے عالم میں اِدھر اُدھر دیکھا۔ قیمتی لمحات ضائع ہو گئے تھے۔ دفعتاً روم نمبر 7 کا دروازہ کھلا۔ کیٹ کی سانس رک گئی۔
وہ ڈاکٹر ایوری تھا۔ مخبوط الحواس ڈاکٹر ایوری۔ کیٹ نے سکون کی سانس لی۔ تاہم اس کی حیرت برقرار تھی۔ ایوری، کیٹ کو دیکھ کر منجمد ہو گیا۔ کوئی چیز اس کے ہاتھ سے پھسلی اور شیشہ ٹوٹنے کی آواز بلند ہوئی۔ ایوری کا چہرہ اس کے بالوں کے مانند سفید ہو رہا تھا۔ لمحہ بھر کے لیے کیٹ نے دہشت محسوس کی۔ اسے یوں لگا جیسے ایوری کو ہارٹ اٹیک ہونے والا ہے۔
''ڈاکٹر...... ڈاکٹر شیزنی۔'' اس کی آواز میں لرزش تھی۔ ''مجھے توقع نہیں تھی...... مم...... میرا...... مطلب......''
''اوکے، اوکے، ڈاکٹر......'' کیٹ نے اس کی گھبراہٹ کم کرنے کی سعی کی۔ ایوری نے نیچے اپنے قدموں میں دیکھا۔
''یہ میں نے کیا کر دیا۔'' ایوری نے بے بسی سے نفی میں سر ہلایا۔
''کچھ نہیں ہوا۔ میں صفائی میں مدد کروں گی۔'' کیٹ نے کوریڈور کی مزید بتیاں روشن کر دیں۔ ایوری سابقہ حالت میں کھڑا رہا۔ کیٹ نے ایوری کی ایسی حالت پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ حتیٰ کہ اس کے موزوں کے رنگ بھی بدلے ہوئے تھے۔ ایک نیلے رنگ اور دوسرا سفید رنگ کا تھا۔
کیٹ ٹشو پیپرز اور روئی کے بنڈل لے آئی۔ کچھ ٹشو پیپرز اس نے ایوری کے ہاتھ میں دے دیے۔ تاہم وہ کھڑا ہی رہا۔ کیٹ نیچے بیٹھ گئی۔ شیشے کے ٹکڑے پر لیبل قابلِ مطالعہ تھا۔ ایوری کو احساس تھا۔ وہ خود ہی بول پڑا۔
''یہ میرے کتے کے لیے تھا۔'' وہ کمزور آواز میں بولا۔
''ایکسکیوزمی؟'' کیٹ نے سر اٹھایا۔
''پوٹاشیم کلورائیڈ...... میرے کتے کے لیے۔ وہ بہت بیمار ہے۔ وہ بوڑھا ہو گیا ہے۔ اس کی حالت دیکھی نہیں جاتی۔ میں مجبور ہو گیا۔ اب اسے سو جانا چاہیے...... ہمیشہ کے لیے۔ یہ کام میں خود کروں گا۔''
''ٹھیک ہے، میں ابھی آتی ہوں۔'' کیٹ فرش صاف کر کے واپس کمرے میں آئی۔ ٹشو پیپرز اور روئی کو ضائع کر کے اچھی طرح ہاتھ دھوئے۔ پوٹاشیم کلورائیڈ کی دوسری شیشی برآمد کر کے وہ باہر آئی اور شیشی ایوری کے حوالے کر دی۔
''یہ کافی ہے؟''
''شکریہ۔'' ایوری نے اثبات میں سر ہلایا۔ پھر وہ جاتے جاتے پلٹا۔ ''ایک بار پھر شکریہ۔ کیٹ تم یہاں واحد ہستی ہو جس نے کبھی پیٹھ پیچھے میرا مذاق نہیں اڑایا۔ کبھی طعنے بازی نہیں کی نہ ریٹائرمنٹ کے مشورے دیے۔'' اس نے رک کر ٹھنڈی سانس بھری۔ ''وہ بھی ٹھیک ہی ہیں۔ مجھے ریٹائر ہو جانا چاہیے۔'' وہ بڑبڑاتا ہوا چلا گیا۔
کیٹ روم نمبر 5 میں واپس آ گئی۔ اس کے ذہن میں پوٹاشیم کلورائیڈ کا لیبل پھڑ پھڑا رہا تھا۔ یہ ایک خطرناک زہر تھا۔ اسے نس کے ذریعے خون میں شامل کرنے سے دل بند

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ہو جاتا ہے۔ اتنے زہر سے کتا تو کیا کسی انسان کو بھی مارا جا سکتا تھا۔

☆☆☆

وارڈ 3B کا کلرک ڈیسک پر جھکا ہوا تھا۔ وہ کسی کتاب میں زیادہ ہی مگن تھا۔ اس نے ڈیوڈ کی موجودگی محسوس کرنے میں تاخیر کر دی۔ اس اثنا میں ڈیوڈ اس کے انہماک کی وجہ جان گیا۔ وہ کتاب نہیں ایک نیم عریاں میگزین تھا۔

کلرک نے بوکھلا کر میگزین نیچے کھسکایا۔

''اوہ! ڈاکٹر...... کیا مدد کر سکتا ہوں؟''

''ڈاکٹر اسمتھ۔''

''یس سر؟''

''مجھے ایک چارٹ دیکھنا ہے۔''

''جی، کون سا؟''

ڈیوڈ نے چارٹ ریک کی جانب دیکھا۔ ''روم نمبر 8۔''

''A یا B؟''

''B۔''

''مسز لومیز؟''

''یس۔''

کلرک کھڑا ہو گیا۔ ایک منٹ میں وہ چارٹ لے آیا اور دست بستہ پیش کیا۔ وہ اب تک خجل دکھائی دے رہا تھا۔ اوپر سے ''ڈاکٹر اسمتھ'' کی شخصیت......

''تھینک یو۔'' ڈیوڈ نے کہا۔

فون کی گھنٹی بجی۔ کلرک جیسے انتظار میں تھا۔ فوراً وہاں سے کھسک لیا۔ فون پر ہدایت وصول کی اور بلڈ ٹیوبس ٹرے میں رکھ کر روانہ ہو گیا۔

ڈیوڈ اطمینان سے چارٹ کی ورق گردانی کرتا رہا۔ ڈیوڈ کے آس پاس سے چند نرسیں گزریں۔ تاہم انہوں نے ڈیوڈ پر کوئی توجہ نہیں دی۔ ڈیوڈ EKG والے صفحے تک پہنچ گیا...... پندرہ بیس سیکنڈ میں اسے بہ آسانی تبدیل کیا جا سکتا تھا۔

ڈیوڈ نے چارٹ واپس رکھ دیا۔ مرڈر کا شمار عام جرائم میں نہیں ہوتا۔ لیکن اسپتال میں یہ گھناؤنا کام کرنے کے لیے محض ایک سفید کوٹ کافی تھا۔

☆☆☆

''میرا خیال ہے کہ مرڈر سے متعلق تم نے آپریشن روم میں کچھ نہ کچھ ثابت کر دیا ہے۔'' ڈیوڈ نے کچن ٹیبل پر دودھ کے گلاس سجائے۔

''نہیں، ہم کچھ نہیں کر سکے۔'' کیٹ نے ڈھیلی آواز میں تردید کی۔

''ایوری کے بارے میں کیا خیال ہے؟''

''وہ مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتا۔''

''پھر وہ اتنا گھبرا کیوں گیا تھا؟ کیا واقعی اس نے کتا پالا ہوا ہے؟''

''میں نے اس کی ڈیسک پر کتے کی تصویر دیکھی تھی۔''

''تمہاری ہیئرنگ منگل کو ہے۔ اسے آگے بڑھا دو۔'' ڈیوڈ نے مشورہ دیا۔

''میں پہلے ہی ناکام کوشش کر چکی ہوں اور اب تک ایلن کے معاملے میں ہمیں کوئی معمولی سرا بھی ہاتھ نہیں آیا ہے۔ ہیئرنگ میں کہنے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں ہے۔'' کیٹ نے افسردگی سے کہا۔

ڈیوڈ میز کی سطح کو گھور رہا تھا۔ ''ایسا تو نہیں، کہیں کتا غلط شکار پر بھونک رہا ہو۔''

''کیا کہنا چاہ رہے ہو؟''

''میرا مطلب پولیس لائن سے ہے...... ممکن ہے چارلس ڈیکر محض ایک وائلڈ کارڈ ہو۔''

''ڈیوڈ جب وہ میرے پیچھے آیا تو دروازے پر انگلیوں کے نشانات چھوڑ گیا تھا۔ دوسرے یہ کہ میری نظر پڑ گئی تھی اور میں پولیس کے سامنے تصدیق کر چکی ہوں۔''

''تم سمجھی نہیں۔'' ڈیوڈ نے انگلیوں سے میز کی سطح کھٹکھٹائی۔

''کیا نہیں سمجھی؟''

''تم نے قتل ہوتے نہیں دیکھا تھا۔''

کیٹ خاموش تھی۔ اس کی پیشانی شکن آلود ہو گئی۔

''ہاں، میں نے اسے این کو بلاک کرتے واقعی نہیں دیکھا۔ لیکن وجہِ قتل اس کے علاوہ کس کے پاس ہو سکتی ہے؟''

''ایک منٹ کے لیے دوسرے زاویے سے سوچتے ہیں۔'' ڈیوڈ نے تکون سالٹ ہولڈر میز پر گھمایا۔ ''ہم جانتے ہیں کہ ہنری ٹینا کا ایک معروف آدمی تھا۔ اور ہم اس کی پریکٹس کے بجائے افیئر کی بات کریں گے۔ غالباً این رشتر کے ساتھ، میرا مطلب ہے غالباً......''

''او کے۔ لیکن ایلن کو کہاں فٹ کرو گے؟''

''یہی ملین ڈالر کا سوال ہے؟'' ڈیوڈ نمک کے

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

بجائے شوگر جار کو دیکھنے لگا۔ ''ایلن او برائن کو کہاں فٹ کیا جائے؟''

کیٹ نے تیوری چڑھائی۔ ''محبت کی تکون؟''

''ممکن ہے۔ لیکن ایک شادی شدہ معروف ڈاکٹر کتنی محبوبائیں پالے گا...... ڈاکٹر نہیں ہوا، پلے بوائے ہو گیا...... تکون اندر تکون...... بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے لیکن ایسا ہوتا بھی ہے۔ انسان بھی عجیب چیز ہے۔ ہم دونوں بھی تو انسان ہی نکلے......''

''کیا؟''

''کچھ نہیں۔ دیکھو یہ اگر تکون در تکون جیسی چیز ہے تو عورتوں کے اور بھی چاہنے والے ہو سکتے ہیں...... چنانچہ حسد کا عنصر داخل ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے، ڈیکر نہیں بلکہ کوئی اور حاسد ہو۔''

''تم میرا دماغ خراب کر رہے ہو۔'' کیٹ نے سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔

کچھ دیر خاموشی چھا گئی۔

اچانک ڈیوڈ نے پھر خیال آرائی کی۔ ''مجھے یقین نہیں آرہا کہ ہم اب تک چوتھا کونا نظر انداز کرتے رہے۔''

''وہاٹ؟''

''ہاں...... چوتھا اہم ترین کونا ہم بھول گئے۔'' ڈیوڈ کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

کیٹ غور سے اسے دیکھ رہی تھی۔ ''مائی گاڈ'' اس نے سرگوشی کی۔ ''مسز ٹیناکا۔''

''جی، مسز ٹیناکا۔''

''اس جانب تو میرا خیال ہی نہیں گیا۔''

''اب خیال بھی جائے گا اور ہم بھی جائیں گے۔''

☆☆☆

کلینک کا دروازہ جاپانی عورت نے کھولا تھا۔

''تو تم لوگوں کا تعلق پولیس سے نہیں ہے؟''

''نہیں، لیکن چند سوالات......''

''میں صحافیوں سے بات نہیں کرتی۔'' وہ دروازہ بند کرنے لگی۔

''ہم رپورٹرز نہیں ہیں۔ میں وکیل ہوں اور یہ ڈاکٹر کیٹ شیزنی ہیں۔''

''کیا چاہتے ہو تم لوگ؟''

''ایک مرڈر ہوا ہے، جس کی کڑیاں تمہارے شوہر کے مرڈر سے ملتی ہیں...... ہمیں کچھ معلومات درکار ہیں۔''

جاپانی عورت کی آنکھوں میں دلچسپی کا عنصر ابھر کر غائب ہو گیا۔ ''تم اس نرس کی بات کر رہے ہو...... رشٹر......''

''یس۔''

''کیا جانتے ہو، اس کے بارے میں؟''

''ہم بخوشی سب بتا دیں گے اگر تم ہمیں اندر آنے دو۔'' جاپانی عورت کی آنکھوں میں احتیاط، تجسس اور دلچسپی کے عناصر گھل مل گئے تھے۔ تجسس جیت گیا۔ اس نے ہچکچاتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔ اس کا نام ماری ٹیناکا تھا۔ وہ خاصی پُرکشش تھی۔ کیٹ نے حیرت محسوس کی کہ ایسی پُرکشش بیوی کی موجودگی میں ٹیناکا کے افیئر کیونکر چل رہے تھے۔ کیا مسز ٹیناکا شکی مزاج تھی یا پھر چڑچڑی......

وہ جہاں بیٹھے تھے، وہاں قریب ہی شیشے کا پارٹیشن تھا جس کے دوسری جانب دو خواتین ڈیسک پر مصروفِ کار تھیں۔ مسز ٹیناکا، کیٹ کے ذریعے این رشٹر کے بارے میں جاننے کی کوشش کر رہی تھی۔ کیٹ محتاط انداز میں جواب دے رہی تھی۔

موقع ملتے ہی کیٹ نے سوال کیا۔ ''کیا کوئی اور خاتون بھی ملوث تھی؟''

''میرے علم میں نہیں ہے۔''

''کیا تم نے ایلن او برائن کا نام سنا ہے؟''

''نہیں، کیا میرے شوہر کے ساتھ اس کا تعلق تھا؟''

''ہمیں امید تھی کہ اس بارے میں تم کچھ بتا سکو گی۔''

مسز ٹیناکا نے نفی میں سر ہلایا۔

''کیا پولیس نے کسی ملزم کا ذکر کیا تھا؟'' ڈیوڈ نے سوال کیا۔

''تمہارا مطلب ہے، چارلس ڈیکر؟''

''ہاں۔''

''ڈیٹیکٹیو کا ساتھی ایک فوٹو لایا تھا۔ میں نے وہ فوٹو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ نہ ہی مجھے نام کا علم تھا۔ میں صرف اتنا جانتی تھی کہ پانچ سال قبل کسی ذہنی مریض نے میرے شوہر پر حملہ کیا تھا اور پولیس نے اسے دوسرے روز ہی چھوڑ دیا تھا۔''

''کیا وجہ تھی؟''

''شاید میرا شوہر اس معاملے کو ختم کرنا چاہتا تھا۔''

''کیسا معاملہ؟''

''اس نے مجھے نہیں بتایا تھا...... لیکن شاید پیگی کچھ مدد کر سکے۔'' مسز ٹیناکا نے بتایا۔

''پیگی؟''

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

مسز ٹینا کا نے سر ہلا کر شیشے کی دوسری جانب اشارہ کیا۔

تینوں نے جگہ تبدیل کر لی۔

پیگی کی یادداشت اچھی تھی۔ اس کی پیشانی ذہانت کی عکاسی کر رہی تھی...... اسے نہ صرف چارلس ڈیکر یاد تھا بلکہ خاصی تفصیل یاد تھی۔ اسی نے بتایا کہ ڈیکر، ہنری کا گلا دباتے ہوئے چلّا رہا تھا۔

''لعنت ملامت؟''

''نہیں۔ وہ کچھ اور کہہ رہا تھا۔'' پیگی نے بتایا۔ ''وہ جاننا چاہ رہا تھا کہ ڈاکٹر ہنری نے اس لڑکی کے ساتھ کیا کیا؟''

''کون سی لڑکی؟''

''اس کی بیٹی۔''

''وہ تو ایک گھنٹے بعد مر گئی تھی؟''

''ہاں۔''

ڈیوڈ اور کیٹ نے الجھن سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

''وہ مریضہ تھی، نوجوان اور خوب صورت تھی۔ ہنری نے بہت کوشش کی تھی لیکن وہ لڑکی اور نومولود دونوں کو نہ بچا سکا۔'' پیگی نے مزید کہا۔

''عورت کا نام کیا تھا؟''

''جے...... جینی...... ایک منٹ۔'' پیگی سوچنے لگی۔

''ہاں بروک...... جینیفر بروک۔ میں نے اسٹاف کے ساتھ مل کر پاگل آدمی کو ہنری سے الگ کیا تھا۔ اس کے بعد وہ ڈھیر ہو گیا۔''

''کون، ڈاکٹر؟''

''نہیں، ڈیکر...... وہ فرش پر گٹھڑی کی صورت میں پڑا رو رہا تھا۔ پولیس کے آنے تک وہ اسی حال میں تھا۔ چند روز بعد ہم نے سنا کہ اس نے خود کو گولی مار لی تھی لیکن خاصا زخمی ہونے کے باوجود بچ گیا...... بہت عجیب تھا۔ وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا۔ میں خود جذباتی ہو گئی تھی۔ حتیٰ کہ ہنری بھی رنجیدہ تھا۔''

کیٹ اور ڈیوڈ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ دونوں روانگی کا ارادہ باندھ رہے تھے۔ اچانک کیٹ کھڑے ہوتے ہوتے بیٹھ گئی۔

''ایک آخری سوال، پیگی۔ اگر تم برا نہ مانو؟ اگر تمہارا کوئی مریض جانبر نہ ہو سکے تو تم کتنے عرصے تک میڈیکل ریکارڈ محفوظ رکھتے ہو؟''

''پانچ سال۔ بعض صورتوں میں اس سے بھی زیادہ۔''

''جینیفر بروک کا چارٹ تمہارے پاس ہونا چاہیے؟''

''یقیناً، کیا تم دیکھو گی؟''

کیٹ نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔

پیگی، آفس میں فائل کیبنٹ کی طرف گئی اور حروفِ تہجی کے حساب سے B والی دراز دو مرتبہ دیکھی۔ پھر L والی دراز کا جائزہ لیا۔ اس کے چہرے پر واضح الجھن تھی۔

''یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔'' وہ بڑبڑاتے ہوئے مڑی۔

''کیا وہ جگہ پر نہیں ہے؟'' کیٹ اور ڈیوڈ دونوں ایک ساتھ گویا ہوئے۔

''میں بہت احتیاط کرتی ہوں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ چارٹ کو اپنی جگہ پر ہونا چاہیے۔'' پیگی نے پریشانی سے کہا۔

''یعنی کسی نے چارٹ غائب کر دیا ہے؟'' ڈیوڈ بولا۔

''ہاں، اسی کا کام ہے۔ لیکن کیوں، آخر پانچ سال بعد اس نے یہ حرکت کیوں کی؟''

''میں سمجھا نہیں، تم کس کی بات کر رہی ہو؟''

پیگی نے ڈیوڈ کی طرف یوں دیکھا، جیسے وہ احمق ہے۔ ''ڈاکٹر ہنری ٹینا کا اور کون؟''

☆☆☆

''جینیفر بروک۔'' اسپتال کے ریکارڈ کلرک نے سپاٹ آواز میں نام لیا۔ اور کی بورڈ کے ذریعے نام کمپیوٹر میں داخل کیا...... جینیفر کے ساتھ دو نام سامنے آئے BROOK اور BROOKE۔ کیٹ نے دونوں کی تاریخ پیدائش دیکھی۔ ایک کی عمر ستاون برس بنتی تھی اور دوسری کی عمر پندرہ سال۔

کلرک نے سوالیہ نظر کیٹ پر ڈالی۔ کیٹ نے نفی میں سر ہلایا اور مایوسی سے ڈیوڈ کو دیکھا۔ ڈیوڈ نے پینٹ شرٹ پر سفید کوٹ پہنا ہوا تھا۔

''جن مریضوں کی اموات ہو جاتی ہے، ان کا ریکارڈ بھی کمپیوٹر میں ہوتا ہے؟'' ڈیوڈ نے سوال اٹھایا۔ کیٹ نے پرامید نظروں سے کلرک کی طرف دیکھا۔

''نہیں۔ ایسے مریضوں کا ریکارڈ الگ رکھا جاتا ہے۔'' کلرک نے ایک بند دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

دونوں نے شکریہ ادا کیا اور بند دروازے کی طرف

بڑھ گئے۔
''آپ لوگ بیٹھیں، میں لاتا ہوں۔ آپ کو دشواری پیش آئے گی......''وہ بند دروازے کے عقب میں غائب ہو گیا۔ کلرک نے واپس آنے میں زیادہ وقت نہیں لیا۔ اس کے تاثرات دیکھ کر دونوں سنسنا اٹھے۔
''چارٹ وہاں نہیں ہے۔'' کلرک نے اعلان کیا۔
''اسپتال سے کیسے گم ہو گیا؟'' ڈیوڈ نے اسے گھور کر دیکھا۔
''بعض اوقات مریض کے لواحقین بھی کاغذات کی گمشدگی کا باعث بن جاتے ہیں۔'' کلرک نے دفاعی انداز اختیار کیا۔ وہ دوبارہ کمپیوٹر پر آ گیا۔ ''یہ دیکھیں۔ فائل روم میں جو لسٹ ہے وہ یہاں دیکھی جا سکتی ہے۔ لیکن وہ چارٹ وہاں نہیں ہے۔''
''ایک منٹ۔'' ڈیوڈ نے کمپیوٹر اسکرین پر نظر ڈالی۔
''یہ کرپٹک کوڈ'' کا نشان کیسا ہے؟''
''یہ درخواست کا اشارہ ہے۔ کسی نے چارٹ کی نقل حاصل کرنے کے لیے درخواست دی ہو گی۔'' کلرک نے تھکی ہوئی آواز میں کہا۔
''کون سا چارٹ؟''
''دیکھتا ہوں...... اوہ، یہ جینی بروک کے چارٹ کی نقل کے لیے ہے۔''
ڈیوڈ اور کیٹ کے چہرے چمک اٹھے۔ ''درخواست کس نے دی تھی؟''
کلرک نے کی بورڈ پر انگلیاں چلائیں۔ ''جوزف کیانو، اٹارنی ایٹ لائ، الاکیا اسٹریٹ۔ درخواست کی تاریخ، مارچ، 2۔''
''ٹھیک ایک ماہ قبل۔'' کیٹ بڑبڑائی۔

☆☆☆

وہ ایک عام سا دفتر تھا۔ جو جوزف کیانو، اٹارنی ایٹ لاء کا تھا۔
ڈیوڈ نے دروازے پر دستک دی۔ دروازہ کھولنے والا ہوائی کا باشندہ تھا۔ وہ خاصا لحیم شحیم تھا۔
''اوہ، تم ڈیوڈ رین سم ہو۔'' اس نے غیر دوستانہ انداز میں کہا۔
ڈیوڈ نے سر ہلاتے ہوئے کیٹ کا تعارف کرایا۔
''آ جاؤ۔'' اس نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ دفتر میں حبس تھا۔ ایک ٹیبل فین چوں چوں کی آواز کے ساتھ گرمی کم کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ گلی میں کھلنے والی کھڑکی میں سے کچرا نظر آ رہا تھا۔ پرانا ٹائپ رائٹر، سال خوردہ فرنیچر...... کیٹ کو تمام علامتیں نظر آ رہی تھیں جو عکاسی کر رہی تھیں کہ ایک ناکام وکیل جدوجہد میں مصروف ہے۔ جگہ بھی مختصر تھی۔
''میں نے ابھی تک پولیس سے رابطہ نہیں کیا ہے۔'' کیانو نے آغاز کیا۔
''کیوں نہیں کیا؟'' ڈیوڈ نے استفسار کیا۔
''مجھے نہیں معلوم کہ تم اپنی پریکٹس کس طرح چلا رہے ہو؟ لیکن تمہیں میرے کلائنٹس سے دور رہنا چاہیے۔''
''تم جانتے ہو کہ ڈیکر مرڈر چارج میں پولیس کو مطلوب ہے۔''
کیانو نے نفی میں سر ہلایا۔ ''یہ ایک غلطی ہے۔''
''یہ بات تمہیں ڈیکر نے بتائی ہے؟''
''میں اب اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ اس تک پہنچ سکوں...... وہ کیسے بتائے گا؟ میری اپنی رائے ہے۔''
''میرا خیال ہے کہ یہ کام پولیس کرلے گی۔''
''دیکھو۔'' کیانو تڑخا۔ ''میں جانتا ہوں کہ میں تمہاری کلاس سے بہت دور ہوں...... لیکن میرے تھوڑے سے کلائنٹ ہیں اور میں ان کے خلاف نہیں جا سکتا۔''
''تم جانتے ہو کہ دو انسان مارے جا چکے ہیں۔''
''پولیس کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے کہ یہ حرکت ڈیکر کی ہے۔'' کیانو بولا۔
''پولیس کا کہنا ہے کہ وہ ثبوت حاصل کرلیں گے...... چارلس ڈیکر ان کے نزدیک ایک بیمار اور خطرناک آدمی ہے۔ اسے مدد کی ضرورت ہے۔''
''مدد؟'' کیانو نے تیوری چڑھائی۔ ''مدد یہ کریں گے کہ اسے اندر کر کے فائل بند کر دیں گے۔'' کیانو نے رومال نکال کر پیشانی صاف کی۔ کچھ سوچنے کے بعد وہ پھر بولا۔ ''میں سمجھتا ہوں کہ جلد یا بدیر پولیس یہاں آئے گی۔ میرے پاس امکانات بہت محدود ہیں۔'' اس نے رومال واپس جیب میں رکھا اور ایک دراز کھولی۔ دراز میں سے ایک فولڈر نکال کر میز پر پٹخا۔ ''اس میں وہ نقل ہے، جس کی تمہیں تلاش ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس ریکارڈ کی متلاشی صرف تم ہی نہیں ہو۔''
''کیا مطلب؟ کسی اور نے بھی اپروچ کیا تھا؟'' ڈیوڈ نے حیرت محسوس کی۔
''ایسا تو نہیں ہوا۔ لیکن کوئی میرے دفتر میں گھس آیا تھا۔''

WaqarAzeem
Pakistanipoint.com

''کب؟'' ڈیوڈ اور کیٹ دونوں چونکے۔

''چند روز قبل...... میری تمام فائلوں کو چھانا گیا۔ کوئی چیز چرائی نہیں گئی۔ چراتے بھی کیا۔ پچاس ڈالر پڑے تھے۔ اس وقت میں سمجھ نہیں سکا کہ یہ کیا کٹھن چکر ہے۔ لیکن جب تم نے فون پر گم ہونے والے ریکارڈ کے بارے میں بتایا تو مجھے سوچنا پڑا۔ کوئی اور بھی اس فائل کے پیچھے ہے۔''

''لیکن وہ اسے حاصل نہیں کر سکا؟'' ڈیوڈ نے سوال کیا۔

''جس رات وہ میرے دفتر میں گھسا تھا، یہ ریکارڈ میرے گھر پر تھا۔''

''صرف یہی ایک کاپی ہے؟''

''نہیں۔ حفاظتی نقطۂ نظر کے تحت میں نے پانچ چھ نقول بنوالی ہیں۔''

''میں دیکھ سکتی ہوں؟'' کیٹ کو بولنا پڑا۔ وہ بے چینی محسوس کر رہی تھی۔

''ہاں، تم ڈاکٹر ہو۔'' ڈیوڈ نے حمایت کی۔

کیٹ نے کور پر جینیفر بروک کا نام پڑھا۔ پھر ورق گردانی کے ساتھ مطالعہ شروع کیا...... روٹین کی چیزیں اس نے سرسری دیکھیں۔ جینی کی عمر 28 سال لکھی تھی۔ 36 ہفتے کا حمل تھا۔ ابتدائی ہسٹری اور فزیکل چیک اپ ڈاکٹر ٹینا کا نے پرفارم کیا تھا...... بے بی کا ہارٹ ٹھیک دھڑک رہا تھا۔ بلڈ ٹیسٹ بھی ٹھیک تھے...... کیٹ نے ڈلیوری روم ریکارڈ کی طرف توجہ دی۔

یہیں سے ابتری کے آثار ابھرنا شروع ہوئے۔ ابتری نہیں بلکہ خطرناک پیچیدگیاں...... حتیٰ کہ نرسوں کی صاف ستھری رائٹنگ تک کیڑے مکوڑوں میں تبدیل ہوگئی تھی۔ ایک جوان عورت کی موت کا اعلان کرنے کے لیے سرد اور غیر معیاری میڈیکل زبان استعمال کی گئی تھی۔ جہاں ٹوٹے پھوٹے، نامکمل الفاظ تھے، سیزرز، تنفس، مسکن ادویات کی غیر اثر پذیری، ایمرجنسی امداد، بگڑتا تنفس، سانس رکنا، نبض ڈوبنا، دل کا مساج، بچے کی کم ہوتی دھڑکن وغیرہ کے بارے میں شکستہ تحریر موجود تھی جسے پڑھنا تک مشکل تھا۔ اگلے صفحے پر ایک صاف ستھرا جملہ لکھا تھا۔ جو مریضہ کی موت کا اعلان تھا۔

ڈاکٹر وان کو ایمرجنسی میں طلب کیا گیا تھا۔ نومولود لڑکی تھی۔ جینیفر بروک کی موت کا وقت ڈیڑھ بجے لکھا تھا۔ ایک گھنٹے بعد نومولود بھی آخری سانس لے چکی تھی۔

''کیٹ۔'' ڈیوڈ نے سرگوشی کی۔ ''نیچے دیکھو۔'' اس کا اشارہ صفحے کی زیریں جانب تھا۔ جہاں آپریشن کے مرکزی کرداروں کے نام لکھے تھے۔

ہنری ٹینا کا، ایم ڈی

این رشٹر، آر این (نرس)

ایلن اوبرائن، آر این (نرس)

نام پڑھ کر کیٹ کے ہاتھ برف کے مانند سرد پڑ گئے۔ وہ پلک جھپکائے بغیر تین ناموں کو گھور رہی تھی۔ تینوں اس دنیا میں نہیں تھے۔ تینوں ہلاک کر دیے گئے تھے...... مرڈر۔ فقط ایلن کا کیس الجھا ہوا تھا۔ جسے کیٹ کی ''نااہلی'' کے کھاتے میں ڈال کر ایک حادثہ سمجھا جا رہا تھا۔

''ڈاکٹر وان کا نام کیوں نہیں ہے؟'' اس نے خالی خالی نظروں سے ڈیوڈ کو دیکھا۔ ''شاید وہ کچھ بتا سکے۔''

''یہ ممکن نہیں۔'' اٹارنی کیانو نے بتایا۔ ''جینی بروک کی موت کے کچھ عرصے بعد ہی اس کی کار حادثے کا شکار ہو گئی تھی۔''

''تمہارا مطلب ہے وہ کار ایکسیڈنٹ میں مارا گیا تھا؟''

''ہاں۔ وہ سب ختم ہو چکے ہیں۔'' کیانو نے سر ہلایا۔ چارٹ، کیٹ کی برفیلی انگلیوں سے پھسل کر میز پر جا گرا۔ یہ ڈاکیومنٹ نہیں، موت کا پروانہ ہے۔ کوئی شیطانی چیز اس کے ساتھ وابستہ ہے۔

''چند ہفتے قبل چارلس ڈیکر میرے دفتر آیا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ اس نے مجھے ہی کیوں منتخب کیا؟ کون جانتا ہے؟ شاید اس نے میری کم تر فیس کی وجہ سے مجھ سے رابطہ کیا ہو۔ طبی نااہلیت کی بنیاد پر مقدمے کی صورت میں وہ قانونی پوزیشن معلوم کرنا چاہتا تھا۔''

''اس کیس پر۔'' ڈیوڈ نے تعجب کا اظہار کیا۔ ''یہ تو پانچ برس پرانی بات ہے...... تم اور میں جانتے ہیں کہ اس صورت میں کوئی مقدمہ نہیں بنتا۔''

''ہاں، لیکن وہ میری خدمات کے عوض کیش ادا کر رہا تھا۔ میں نے اس کے لیے چارٹ کی نقل حاصل کی...... علاوہ ازیں دونوں نرسوں کے علاوہ ڈاکٹر ٹینا کا کو خطوط لکھ دیے۔ لیکن تینوں کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا۔''

''شاید انہیں جواب دینے کا موقع ہی نہیں ملا۔ ڈیکر اس سے پہلے ہی ان تک پہنچ گیا۔'' ڈیوڈ نے کہا۔

''لیکن کیوں؟ ڈیکر کو کیا ضرورت تھی؟'' کیانو نے اعتراض کیا۔

''انتقام۔ انہوں نے اس کی محبت کو ختم کر دیا تھا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

جواباً اس نے ان کو ہلاک کر دیا۔'' ڈیوڈ نے اعتراض کا جواب دیا۔

''میرے مؤکل نے کسی کو ہلاک نہیں کیا۔''

''تمہارے مؤکل کے پاس وجۂ قتل موجود تھی اور تمہارے ذریعے سے اس نے ان کے نام اور پتے بھی حاصل کر لیے تھے۔''

''تم ڈیکر سے کبھی نہیں ملے، میں مل چکا ہوں۔ وہ ایک بے ضرر شخص ہے...... غیر متشدد۔'' کیانو نے بتایا۔

''بیشتر قاتل حیران کن حد تک عمومی حلیہ رکھتے ہیں۔ میں بارہا ایسے لوگوں سے کورٹ میں مل چکا ہوں۔'' ڈیوڈ نے کہا۔

''لیکن میں نام نہاد قاتلوں کا دفاع کر چکا ہوں۔ ایک قاتل معصوم دکھائی دینے کے باوجود کوئی نہ کوئی علامت رکھتا ہے۔ دیکھنے والی آنکھ ہونی چاہیے۔ ڈیکر سے ملنے کے بعد مجھے یقین ہے کہ وہ قاتل تو کیا، اس میں یہ صلاحیت سرے سے ناپید ہے...... میں اس کے لیے افسردہ ہوں۔ وہ ٹھیک طرح اظہارِ خیال تک نہیں کر سکتا۔ اس نے کئی باتیں مجھے لکھ کر بتائی تھیں...... عورت اور بچہ واپس نہیں آسکتے اور ڈیکر میں انتقام لینے کی صلاحیت نہیں ہے۔ میں نہیں سمجھ پایا کہ وہ کیا چاہ رہا ہے جبکہ اس کی مالی حالت بھی کمزور ہے۔''

''وہ کہاں مل سکتا ہے؟''

''اس کا پی او بکس نمبر ہے لیکن تین دن سے اس نے خط و کتابت چیک نہیں کی۔''

''کوئی پتا، فون نمبر؟''

''نہیں کچھ نہیں۔ پولیس ہی کچھ کرے تو کرے۔ اس سے زیادہ میرے پاس کوئی معلومات نہیں۔ مزید کچھ جاننا چاہتے ہو تو پھر چارلس ڈیکر سے ملنا پڑے گا۔'' کیانو نے بات ختم کر دی۔

''وہ روپوش ہے۔'' ڈیوڈ نے کہا۔

''یا ہلاک ہو چکا ہے۔'' جوزف کیانو نے سپاٹ آواز میں کہا۔

☆☆☆

قبرستان میں بین ہالو بطور گراؤنڈ کیپر اڑتالیس برس گزار چکا تھا۔ اس طویل دورانیے میں اسے انوکھے معاملات سے واسطہ پڑا تھا۔ ان چیزوں کا تعلق مافوق الفطرت مظاہر سے نہیں تھا۔ زندہ لوگوں کے ناقابلِ فہم رویے اسے حیران کر دیتے تھے...... ان میں بیوہ، رنڈوے، لڑکیاں، لوررز وغیرہ سب ہی شامل تھے۔

آج کل اس کی مرکزِ نگاہ ایک پرانی شیوی کار تھی۔ عجیب بات یہ تھی کہ شیوی سے قبل ایک فورڈ کار آ کر ایک جانب رک جاتی۔ کچھ دیر بعد شیوی وہاں پہنچتی۔ جو روز پابندی سے وہاں حاضری رہی تھی۔ کار علی الصبح وارد ہوتی تھی۔ شیوی کا ڈرائیور ایک مخصوص قبر پر ایک گھنٹا گزارتا تھا۔ تاہم بین نے کبھی مداخلت نہیں کی۔

اس روز بھی بین بڑی سی قینچی کے ذریعے فالتو جھاڑ جھنکاڑ صاف کر رہا تھا۔ تب شیوی کار قبرستان میں داخل ہوئی...... ڈرائیور دراز قامت بدحال سا شخص تھا۔ بین زیادہ دور نہیں تھا۔ بین نے سر اٹھایا۔ دراز قد نے ہاتھ لہرایا۔ بین نے بھی مسکرا کر ہاتھ سے اشارہ کیا۔

وہ آدمی پھول لیے ایک قبر کی طرف چلا گیا۔ بین چند منٹ رک کر اسے دیکھتا رہا...... پھر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اجنبی ایک گھنٹے تک وہاں رہے گا...... وہ رخ بدل کر بوگن ویلیا کی تراش خراش میں مگن ہو گیا۔ وقت بہت تیزی سے گزرا تھا۔ معاً اسے خیال آیا، وہ مذکورہ قبر سے دور آچکا تھا۔ وہ آدمی اور شیوی کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔

بین نے گیٹ کی جانب دیکھا۔ شیوی باہر نکل رہی تھی۔ بین نگاہ ہٹانے والا تھا کہ اسے فورڈ نظر آئی، جو شیوی کے پیچھے جا رہی تھی۔ بین سر کھجانے لگا۔ دفعتاً اس کے ذہن میں ایک نئی سوچ نے سر ابھارا۔ وہ مخصوص قبر کی طرف چل پڑا۔ کچھ دیر بعد وہ قبر کے نزدیک پہنچ چکا تھا۔ اس نے قبر کا کتبہ پڑھا۔ جینیفر بروک 28 برس۔

بین نے عالم افسوس کے ساتھ سر ہلایا۔ آہ، جوان عورت کا غم۔ وہ آدمی یقیناً کوئی قریبی عزیز ہوگا۔ شاید شوہر...... قبر پانچ سال پرانی تھی۔ وہ یقیناً جینی بروک سے بے حد محبت کرتا تھا۔

☆☆☆

''کچھ کھانے کا بندوبست کرو۔ سینڈوچ لے آؤ۔'' پوکی نے اپنے ساتھی سارجنٹ برونی سے کہا۔ سینڈوچ آتے ہی فون بجنے لگا۔ پوکی نے منہ بنایا اور سینڈوچ کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس وقت اس کے لیے بڑی ترجیح پیٹ پوجا تھی۔

سارجنٹ نے فون اٹھایا۔ فون ڈیوڈ رین سم کا تھا۔

''وہ چاہتا ہے کہ او برائن کیس کی فائل کھول دی جائے۔'' سارجنٹ نے بتایا۔

''آخر اسے کیا تکلیف ہے...... او برائن کیس میں کیا

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

رکھا ہے۔‘‘

’’میرا خیال ہے کہ کم از کم ایک اہم چیز تو ہے۔‘‘

’’کیا؟‘‘

’’ڈاکٹر لیڈی۔‘‘ برونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پوکی ہنس دیا۔ ’’ڈیوڈ اس ٹائپ کا نہیں ہے۔‘‘

’’پھر، کیا بولوں؟‘‘

’’کہہ دو کال بیک کروں گا۔‘‘ پوکی نے سینڈوچ پر منہ مارا۔

’’کب؟‘‘

’’اگلے برس، اگر وہ خوش قسمت رہا۔‘‘

برونی نے ماؤتھ پیس سے ہاتھ ہٹا کر کچھ کہا اور فون بند کر دیا۔

☆☆☆

ڈیوڈ نے گاڑی کا دروازہ زور سے بند کیا۔

’’نہیں لگتا، وہ مزید تعاون کرے گا۔‘‘ کیٹ نے تبصرہ کیا۔

’’ان کا کہنا ہے کہ مناسب شہادتوں کی غیر موجودگی میں مرڈر انوسٹی گیشن اوپن نہیں کی جا سکتی، ایلن اوبرائن، ڈاکٹرز کی غفلت کے نتیجے میں ماری گئی۔‘‘ ڈیوڈ نے قدرے کڑواہٹ سے کہا۔

’’لیکن انہیں اٹارنی کیانو سے تو بات کرنی پڑے گی۔‘‘

’’پوکی، ایلن اوبرائن کیس دوسرے مرڈرز کیسز سے الگ رکھنا چاہتا ہے۔‘‘ ڈیوڈ نے بتایا۔ ’’میرا اندازہ ہے۔ اس وقت اس کے پارٹنر نے مجھ سے بات کی تھی۔ بات کے دوران وقفہ آیا تھا۔ مطلب پوکی وہاں بیٹھا تھا۔‘‘

’’یعنی ہمارے ساتھ کوئی نہیں ہے۔‘‘ کیٹ نے بددلی سے کہا۔

’’غلط۔ درحقیقت، ہمیں ایک طرف کیا جا رہا ہے...... حالات و واقعات تشویشناک نہیں بلکہ خطرناک ہیں۔‘‘

’’ڈیوڈ، خطرناک شروع سے تھے لیکن تم نے دیر لگا دی سمجھنے میں۔‘‘

’’اوکے، مجھے اعتراف ہے۔ میری چھٹی حس اور تجربہ کہہ رہا تھا کہ تم سچائی پر ہو۔ دوسری طرف وکیل کی حیثیت سے میرے پاس بھی کوئی ٹھوس شہادت نہیں تھی۔‘‘

’’پھر تم نے میرا ساتھ کیوں دیا؟‘‘

’’پتا نہیں۔ لیکن اب تک جو کچھ میں دیکھ چکا ہوں۔

میڈیکل ریکارڈز کی چوری، کیانو کے دفتر کی تلاشی، دو عدد مرڈرز...... حتیٰ کہ میں ڈاکٹر وان کے کار حادثے کو بھی مرڈر ہی سمجھتا ہوں۔ یہ خوش قسمتی تھی کہ کیانو ایک نقل حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور وہ نقل تلف ہونے سے بھی بچ گئی۔... کم از کم چند سوالات واضح ہو گئے۔‘‘ ڈیوڈ کی پیشانی پر شکنیں تھیں۔

’’مثلاً؟‘‘

’’مثلاً جینی بروک کی سرجری اٹینڈ کرنے والے سب کے سب مارے جا چکے ہیں۔ کوئی پُراسرار بات ہے۔ یہ کسی سائیکو پیتھ (ڈیکر) کا کام نہیں ہے۔ یہ بڑی پلاننگ ...... کے تحت کیا گیا ہے۔ کوئی کلیو ہے جسے چھپانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کلیو کا براہِ راست تعلق جینیفر بروک کی موت سے ہے۔‘‘ ڈیوڈ خاموش ہو گیا۔

’’ہم کوئی چیز مس کر رہے ہیں۔ ڈیکر ہی کچھ بتا سکتا ہے۔ مجھے پہلے بھی شک تھا کہ کہیں پولیس اور ہم غلط آدمی کے پیچھے تو نہیں ہیں...... ہمیں انتظار کرنا چاہیے کہ پولیس ڈیکر کو قابو کر لے۔‘‘

کیٹ سوچ رہی تھی، اگر ڈیکر گرفتار ہو گیا تو یہ ڈیکر کے حق میں اچھا ہو گا یا بُرا؟

’’کیٹ، تم نے این رشٹر کے فلیٹ میں جو دیکھا، اس نے تم کو شعوری طور پر دہشت زدہ کر دیا تھا۔ اس کے بعد جو کچھ بھی ہوا، تم نے شعوری طور پر اسے دہشت کے پس منظر میں ہی محسوس کیا...... تم ڈیکر کو قاتل سمجھنے پر مجبور تھیں۔ چند منٹ کے لیے تم زاویۂ نگاہ تبدیل کر دو اور آنکھیں بند کر کے تصور کرو...... ڈیکر کی آنکھوں اور چہرے کو تصور میں لاؤ۔‘‘ ڈیوڈ نے سمجھایا۔

’’لیکن وہ میرے پیچھے آ رہا تھا؟‘‘ کیٹ نے اعتراض کیا۔

’’ممکن ہے کہ وہ تمہیں بتانا چاہ رہا ہو کہ وہ قاتل نہیں ہے۔ کیانو کی بات بھی ذہن میں رکھو۔ اٹارنی کیانو، ڈیکر کو قاتل ماننے کے لیے تیار نہیں ہے۔ اس کا آخری جملہ میرے ذہن میں چبھ رہا ہے جس کے مطابق ڈیکر کو پولیس سے زیادہ کسی اور سے خطرہ ہے...... پلیز کیٹ ذرا تصور کرو۔ اگر ڈیکر بھی مارا گیا تو یہ اسرار حل نہیں ہو سکے گا۔ جب ڈاکٹر وان کار حادثے میں مارا گیا تھا تو ڈیکر آزاد نہیں تھا...... پانچ سال بعد ڈیکر کے باہر آنے کے بعد افراتفری اور خون خرابا شروع ہوا۔ کیوں؟ فرض کر لیتے ہیں کہ ڈیکر ہی ملزم ہے لیکن دوسرے امکان کو نظر انداز کرنا حماقت ہو

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

گی۔"

"کیسا امکان؟" کیٹ نے ایک ابرو اوپر چڑھایا۔

"کسی اور کو ڈیکر سے خطرہ ہے، یعنی ڈیکر خود خطرے میں ہے۔"

☆☆☆

اس وقت تک جب بھی کیٹ کے تصور میں چارلس ڈیکر کی شبیہ، خصوصاً آنکھیں اُبھرتیں...... تو خوف اور دہشت اسے اپنی گرفت میں لے لیتا۔ اس نے گہری گہری سانسیں لے کر آنکھیں بند کر لیں۔ حتیٰ الامکان ذہن کو نیوٹرل کیا اور ڈیکر کے بارے میں سوچنا شروع کیا...... جینی بروک سے اس کی بے پناہ محبت، خودکشی کی کوشش...... قدم بہ قدم تصور میں تجزیہ کرتی ہوئی این رشٹر کے فلیٹ تک آن پہنچی۔

کیٹ نے بڑھتی ہوئی نبض کی رفتار کو نظرانداز کیا اور ڈیکر کے چہرے کو فوکس کیا...... مضمحل تاثرات، وحشت نہیں، ویرانی...... ویران آنکھیں۔ کیا وہ قاتل کی آنکھیں تھیں؟

کیٹ نے آنکھیں کھول دیں۔ وہ الجھن میں پڑ گئی۔

"کل میں، پوکی کو کارنر کروں گا۔" ڈیوڈ نے کہا۔

"کیا تم اسے قائل کر لو گے؟"

"کر لوں گا۔ اسے مزید ایویڈنس چاہئیں، ہمیں اب انتظار کرنا چاہیے۔"

"میں نہیں کر سکتی۔ میرا کیریئر داؤ پر لگا ہے۔"

"اور زندگی؟"

"میرا کیریئر میری زندگی ہے۔"

"بہت فرق ہے دونوں میں۔"

"پھر بھی، یہ تمہاری جنگ نہیں ہے۔"

"تم غلط سمجھ رہی ہو۔"

دونوں خاموش ہو گئے۔

☆☆☆

وہ رات نہیں ایک رنگین سپنا تھا۔ سبز اور نیلے رنگوں نے مل کر نت نئے رنگ تخلیق کر دیے تھے۔ نہ ہوش، نہ بے ہوشی...... کب ہوا، کیسے ہوا، کون جانے...... دونوں اس دنیا سے دور چلے گئے تھے...... بہت دور۔

صبح کیٹ کی آنکھ کھلی تو ڈیوڈ غائب تھا۔ کچھ دیر وہ سوچتی رہی کہ وہ کہاں ہے؟ رات سپنا تھا یا حقیقت؟ پھر وہ اٹھ کر واش روم چلی گئی۔

واش روم سے نکل کر اس نے ڈیوڈ کو تلاش کرنا شروع کیا۔ سب سے پہلے کچن۔ پھر دوسرے کمرے...... ایک چھوٹا کمرا کھولا تو وہ ٹھٹک گئی۔ شلف پر چند کتابیں رکھی تھیں۔ اس نے بڑھ کر ایک کتاب اٹھائی جس پر نوحا رین سم لکھا تھا۔ وہ یک ٹک نام کو گھورتی رہی۔

"آئی ایم سوری۔" اس نے آنسوؤں کو روکتے ہوئے سرگوشی کی۔ "آئی ایم سوری۔"

وہ کچن سے ہوتی ہوئی واپس اپنے کمرے میں آ گئی۔

"کیا حماقت ہے؟" اسے فون کے نیچے ایک پرچہ نظر آیا جو ڈیوڈ اس کے لیے چھوڑ گیا تھا۔

وہ ایک بار پھر اٹارنی کیانو سے حاصل کردہ چارٹ لے کر بیٹھ گئی۔ "ان کاغذات کے اندر کیا راز چھپا ہے؟" اس نے ورق گردانی شروع کی...... یہ ایک اندوہناک پُراسرار ڈاکیومنٹ کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ آخر ان چند کاغذات میں ایسی کیا خطرناک بات پوشیدہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ جس روز جینی بروک کی سرجری ہوئی...... اس روز کوئی بہت ہی غلط واقعہ ظہور پذیر ہوا تھا...... کیا ہوا تھا؟ جو جینی بروک کے ساتھ نومولود کی جان بھی لے گیا۔ نیز ڈاکٹر اور نرسز بھی مارے گئے۔ کیٹ کا بدن لرز اٹھا۔ کون جانتا ہے؟ کیا صرف چارلس ڈیکر جبکہ وہ خود ایک پزل تھا، جگ پزل...... ایک دیوانہ، پولیس کے نزدیک...... گلے تراشنے والا عفریت۔

ایک بے ضرر انسان، بقول جوزف کیانو۔ ایک بے چین، کھوئی ہوئی روح۔ ایک آدمی، دو چہرے۔

وہ سیدھی ہو کے بیٹھ گئی۔ ایک آدمی، دو چہرے۔ یعنی بٹی ہوئی شخصیت۔ نفسیاتی زبان میں شیزوفرینیا۔

☆☆☆

ہیئرنگ کے دوران، کیٹ ناموافق سوالات کے سامنے دل گیر تھی۔ بے بسی کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ اس نے حتی الامکان دفاع کیا، لیکن کاغذی شواہد اس کے خلاف تھے۔ اس نے بدقت تمام اپنے ٹوٹتے چٹختے اعصاب کو قابو میں رکھا ہوا تھا۔ صرف سرجن گائے نے کیٹ کی اتھارٹی کے بارے میں مثبت رائے دی تھی۔ کیٹ نے دل ہی دل میں اس کا شکریہ ادا کیا۔ تاہم EKG کی رپورٹ حلق میں پھنس گئی تھی۔ کمیٹی میں سات ارکان تھے اور وہ تنہا...... وہی ہوا، جس کی وہ توقع کر رہی تھی جس سے وہ خوف زدہ تھی۔ کمیٹی اس کا کیریئر نہیں، خود اسے ختم کر رہے تھے۔ بالآخر

''سسپنشن'' کی بلی تھیلے سے باہر آگئی۔ کیٹ کا جسم لکڑی کے مانند اکڑ گیا۔ شکستہ دل، شکستہ جان......

کمیٹی نے ہیئرنگ اختتام پذیر کی اور رخصت ہو گئی۔ کیٹ، بے جان سی نشست میں بیٹھی رہ گئی...... وہاں صرف اسپتال کا اٹارنی اور بیٹن کورٹ کھڑے رہ گئے۔ گمبھیر خاموشی تھی۔

''ڈاکٹر شیزنی، کیا یہ بات کرنے کا وقت نہیں ہے؟'' اٹارنی نے کہا۔

''کیسی بات؟''

''سیٹلمنٹ!''

کیٹ کی کمر اکڑ گئی۔ ''کیا یہ اظہارِ عجلت نہیں ہے؟''

''نہیں، یہ عجلت نہیں ہے بلکہ دیر ہوگئی ہے۔ کسی بھی وقت اسٹوری کھل جائے گی۔ اس وقت بھی ایک رپورٹر آفس میں موجود ہے۔ مجھے خدشہ ہے کہ ٹرائل ہوگا...... الزام ثابت ہونے کے بعد کہانی اخبار کی زینت بن جائے گی۔''

''لیکن کیس فائل ہوئے محض ایک ہفتہ ہوا ہے۔''

''ہم نے حتی الامکان معاملات کو پوشیدہ رکھا تھا۔ اب وقت آگیا ہے...... جو کچھ کرنا ہے، تیزی سے کرنا ہے۔ صرف تمہاری رضامندی کی ضرورت ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ میں 1/2 ملین میں آؤٹ آف کورٹ سمجھوتا کرالوں گا...... اگرچہ وہ 1/2 ملین سے اوپر جانے کی کوشش کریں گے۔''

''نہیں۔ میں شواہد جمع کر رہی ہوں اور بروقت ثابت کردوں گی کہ......''

''تمہاری رضامندی کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹرائل نہیں ہوگا۔ بلکہ سیٹلمنٹ ہوگی۔'' بیٹن کورٹ پھنکارا۔

کیٹ کے جبڑے بھنچ گئے۔ ''ٹھیک ہے پھر میں اپنے اٹارنی کو ادائیگی کروں گی...... اسپتال کے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے۔''

دونوں آدمیوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ دونوں کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ناخوشگوار تاثرات تھے۔

''تم اپنے پاؤں پر کلہاڑی چلا رہی ہو۔ سرجن گائے کا مسئلہ نہیں ہے۔ کورٹ میں تم تنہا ہوگی۔ ڈیوڈرین سم تمہیں چٹکیوں میں اڑا دے گا۔ میں جانتا ہوں، وہ کیا چیز ہے۔''

''مسٹر رین سم کا اس کیس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔'' کیٹ نے اطمینان سے دھاکا کیا۔

''کیا بکواس ہے؟''

''بکواس نہیں ہے۔ اس نے کیس چھوڑ دیا ہے۔''

بیٹن کورٹ غرایا۔ ''یہ افواہ کس نے تمہارے کان تک پہنچائی ہے؟''

''خود اس نے۔''

ایک لمحہ کے لیے دونوں افراد سُن ہو گئے۔

''ڈیئر گاڈ'' اٹارنی نے پنسل ایک طرف پھینکی۔ ''ہم مصیبت میں پڑنے والے ہیں۔''

''اگلی ہیئرنگ میں تمہیں معطل کیا جائے گا۔ کوئی رعایت نہیں ہوگی۔'' بیٹن کورٹ مشتعل ہو گیا تھا۔ یہاں، وہاں، کہیں بھی تم کبھی ملازمت حاصل نہ کرسکو گی...... میں نے سیٹلمنٹ کے ذریعے تمہیں موقع دینے کی کوشش کی تھی...... تم کسی رعایت کی مستحق نہیں ہو۔ یہ میری آخری کوشش ہے استعفی پر دستخط کرو...... ٹرمینیشن کا ذکر ہوگا اور نہ مقدمے کا...... تم کسی اور شہر میں جاب کرسکتی ہو۔'' بیٹن کورٹ بھنّا گیا تھا۔ کوئی مرد ڈاکٹر بھی ہوتا تو گھٹنے ٹیک دیتا...... کس مٹی کی بنی ہوئی ہے یہ عورت؟

کیٹ نے ریزیگ نیشن لیٹر اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ وہ لیٹر کو گھور رہی تھی۔

''ہم منتظر ہیں۔'' اٹارنی نے پُرامید انداز میں کہا۔

کیٹ کھڑی ہوگئی۔ براہ راست بیٹن کورٹ کی آنکھوں میں دیکھا اور لیٹر پھاڑ کے ہوا میں اچھال دیا۔ پلٹی اور کمرے سے نکل گئی۔ کشتیاں جل گئی تھیں۔ وہ رونا چاہتی تھی، چلانا چاہتی تھی...... اس کی آنکھوں میں پانی تھا۔ تاہم وہ خاموش رہی۔ رونے کے لیے اس نے دل کو آزاد چھوڑ دیا۔ جو پُر کٹے پنچھی کے مانند سینے میں پھڑ پھڑا رہا تھا۔ وہ جلد از جلد ڈیوڈ کے پاس پہنچنے کے لیے بے قرار تھی۔ اسے سہارے کی ضرورت تھی۔ ڈیوڈ کی بانہوں کا سہارا۔ وہ اس کے سینے سے لگ کر رونا چاہتی تھی۔

وہ دھندلی آنکھوں کے ساتھ کار ڈرائیو کر رہی تھی۔

☆☆☆

وہ دونوں نیم تاریک سڑکوں سے گزرتے ہوئے پارکنگ کی طرف جا رہے تھے۔ کیٹ نے ڈیوڈ کا بازو تھام رکھا تھا۔ ہیئرنگ کی تمام کہانی وہ اسے سنا چکی تھی۔ کیٹ کی فرسٹریشن بہت حد تک کم ہو چکی تھی۔

بی، ایم، ڈبلیو گھر کی جانب رواں دواں تھی۔ کیٹ نشست پر نیم دراز ہوگئی۔ مخصوص احساسِ تحفظ نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جو وہ ہمیشہ ڈیوڈ کی موجودگی میں

محسوس کرتی تھی۔
معاً ڈیوڈ نے اطلاع دی کہ ان کا تعاقب ہو رہا ہے۔ اس کی نظر عقبی آئینے پر تھی۔ کیٹ نے سائڈ مرر میں دیکھا۔
''ڈیوڈ؟''
وہ خاموش رہا۔ انجن کی بھنبھناہٹ میں اضافہ ہوا۔ رفتار بڑھ گئی تھی۔
''ڈیوڈ، کیا ہو رہا ہے؟''
''وہ کار، ہمارے پیچھے ہے۔'' ڈیوڈ نے کہا۔
کیٹ نے پلٹ کر دیکھا۔ فاصلے پر دو روشن لیمپ نظر آرہے تھے۔
''تمہیں یقین ہے؟''
''وہ گاڑی پارکنگ کے ساتھ ہی نکلی تھی اور تب سے ہمارے پیچھے ہے۔''
''تم سنبھل کر بیٹھو۔ کچھ کرنا پڑے گا۔'' ڈیوڈ نے ارادہ ظاہر کیا۔
''یہ وہی ہے۔'' کیٹ نے نام نہیں لیا۔
''ہم ہائی وے سے اُترنے والے ہیں۔'' ڈیوڈ نے خبردار کیا۔
ڈیوڈ نے رفتار پھر بڑھا دی تھی۔ جلد ہی وہ اپنے مطلوبہ موڑ تک پہنچ گیا۔ پتلی سڑک ہائی وے سے کٹ کر جنگل میں داخل ہو رہی تھی۔ ڈیوڈ نے اچانک موڑ کاٹا اور بی، ایم، ڈبلیو جنگل میں گھسا دی۔
''وہ اسپتال سے تمہاری نگرانی کر رہا تھا اور تب تم اکیلی تھیں......''
کیٹ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔
''جم کے بیٹھنا۔'' ڈیوڈ نے پھر ہوشیار کیا۔ جھاڑیوں اور درختوں کی شاخیں ونڈ شیلڈ سے ٹکرا رہی تھیں۔ عقبی گاڑی مستقل پیچھے تھی۔ اس کی روشنیاں کبھی اوجھل ہو جاتیں، پھر دوبارہ ظاہر ہوتیں......
ڈیوڈ نے طاقتور بی ایم ڈبلیو کی اہلیت سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا اور ناہموار تنگ راستے پر رفتار بڑھانے لگا۔ گاہے گاہے وہ ریئر ویو میں جھانک لیتا۔ اس کی متلاشی نگاہیں سامنے کے علاوہ بائیں جانب بھی منڈلا رہی تھیں۔ یہ ویران جنگل نہیں تھا۔ کہیں کہیں مکانات بنے ہوئے تھے۔
معاً اس نے ایکسلریٹر چھوڑ کر اچانک نمودار ہونے والا بایاں موڑ کاٹا۔ گاڑی اچھل کر پگڈنڈی نما راستے پر آگئی۔ مڑنے سے چند ثانیے پہلے وہ ٹیل لائٹس بند کر چکا تھا۔
سیٹ بیلٹ، کیٹ کے پیٹ میں گھس گئی۔ پچاس گز کا فاصلہ بی ایم ڈبلیو نے سیکنڈوں میں طے کیا اور ایک ڈرائیو وے سے ہوتی ہوئی تاریک گیراج میں گھس گئی۔ ڈیوڈ نے فی الفور لائٹس بند کر کے انجن کٹ کر دیا۔ گاڑی کی روشنی غائب ہوتے ہی گیراج گھور تاریکی میں ڈوب گیا۔
ڈیوڈ نے کیٹ کو سیٹ پر دھکیلا اور خود اس پر گر گیا۔
خاموشی، تاریکی...... غیر متوازن دھڑکنیں۔ چند منٹ بعد کچھ فاصلے سے انجن کی آواز سنائی دی۔ آواز سیدھی گزرتی ہوئی معدوم ہو گئی۔ مکمل سکوت طاری ہونے پر دھیرے دھیرے ڈیوڈ نے سر اٹھایا۔ مطمئن ہونے کے بعد وہ اٹھ بیٹھا۔ کیٹ کے چہرے پر پسینہ تھا۔ وہ بھی آہستہ آہستہ اٹھ گئی۔
''اب کیا کریں؟''
''یہاں سے تو نکلیں۔'' ڈیوڈ نے لائٹ آن کیے بغیر آہستہ سے گاڑی کو نکالا۔
''کہاں جائیں گے؟'' کیٹ نے سوال کیا۔
''والدین کے گھر جانا پڑے گا۔'' ڈیوڈ نے بتایا۔
''تمہارے گھر نہیں؟''
''نہیں، تم اسپتال سے میرے آفس پہنچی تھیں۔ اس نے آفس دیکھ لیا ہے۔ آفس میں میرے گھر کا پتا اور فون نمبر موجود ہے اور ہم رسک نہیں لے سکتے۔''

☆☆☆

جکس، غیر متوقع مہمانوں کو دیکھ کر حیرت سے پلکیں جھپکا رہی تھی۔ پھر اس نے تالی بجا کر مسرت کا اظہار کیا۔
''اوہ ڈیوڈ، کتنی خوشی کی بات ہے...... اگر تم فون کر دیتے تو میں بہتر لباس میں ملتی۔'' اس کی پُرتجسس نظر بار بار کیٹ کی طرف جا رہی تھی۔
کچھ دیر بعد وہ ٹی ٹیبل پر نشست سنبھال چکے تھے۔
''مجھے یقین نہیں آرہا، کیا یہ خواب ہے۔ میرا بیٹا آیا ہے۔ کیا دنیا ختم ہونے والی ہے۔''
''ماں، تمہیں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔'' اس نے گہرا سانس لے کر الفاظ منتخب کیے۔ ''ہمیں مدد چاہیے۔''
ماں کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ اس نے غور سے کیٹ کا جائزہ لیا۔ ڈیوڈ کا بازو حفاظتی انداز میں مستقل کیٹ کے شانے پر تھا۔
''تو تم نے شادی کا فیصلہ کر لیا۔ تمہارا انتخاب اچھا

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ہے۔"

ڈیوڈ اور کیٹ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ڈیوڈ کی آنکھوں میں بے چارگی تھی۔ کیٹ نے محسوس کیا کہ وہ خاموشی کو ترجیح دے رہا ہے۔

"ڈیوڈ، تم نے مجھے پہلے نہیں بتایا؟" ماں نے شکوہ کیا۔ "میں کب سے کہہ رہی تھی کہ کب تک اکیلے رہو گے؟ کیا نام ہے تمہارے انتخاب کا؟"

"کیٹ، ڈاکٹر کیٹ شیزنی۔"

"آئی سی، ڈاکٹر؟ حیرت انگیز۔"

ہلکی پھلکی باتوں کا سلسلہ فون کی گھنٹی نے منقطع کر دیا۔

ڈیوڈ اچھل پڑا۔ "کیا ہوا؟" اس نے ریسیور کان سے لگایا۔

پوکی کی فاتحانہ آواز سنائی دی۔ "کام ہو گیا؟"

"کار مل گئی؟" ڈیوڈ نے بے چینی سے سوال کیا۔

"گاڑی کو بھول جاؤ۔ بندہ مل گیا۔"

"ڈیکر؟"

"آدھ گھنٹے میں ڈاکٹر کو شناخت کے لیے لے آؤ۔"

"ہم پہنچ رہے ہیں۔ کہاں رکھا ہے اسے؟ ڈاؤن ٹاؤن اسٹیشن؟"

دوسری جانب وقفہ آیا۔ "نہیں، نہیں۔ اسٹیشن میں نہیں۔"

"پھر کہاں؟"

"سرد خانے میں۔"

☆☆☆

میڈیکل ایگزامنر کا نام کیلی تھا۔ مردہ خانے میں پہنچ کر اس نے اس اسٹین لیس اسٹیل کی لمبی دراز باہر کھینچی۔ وہ پھسلتی ہوئی بے آواز باہر آ گئی۔ لمبائی تقریباً چھ فٹ تھی۔ کیٹ، ڈیوڈ کے ساتھ چپک گئی۔ کیلی نے پلاسٹک بیگ کی زپ کھینچی...... وہ ایک آدمی کا چہرہ تھا۔ چہرے پر مصنوعی پن کی جھلک تھی۔ گویا زندگی مذاق تھی۔

"ہاربر پر چند لانچ والوں نے شام میں اسے دریافت کیا تھا۔ لاش پیٹ کے بل تیر... رہی تھی۔" پوکی نے بتایا۔

کیٹ نے ہمت کر کے چہرے کا جائزہ لیا۔ جس پر دھبے پڑ گئے تھے۔ چہرہ بھی اس کی شکستہ شخصیت کے مانند ہو گیا تھا۔

کیٹ نے اثبات میں سر ہلایا۔ "وہی ہے۔" اس کی آواز بھرا گئی۔ بگڑے ہوئے چہرے کے باوجود اس کی کھلی آنکھیں، بے روح، بے جان آنکھیں...... بولتی معلوم ہو رہی تھیں۔ کوئی ان کہی کہانی...... کوئی پُراسرار داستان۔

کیٹ کے بدن میں نامعلوم یاسیت سرایت کر گئی۔ اس نے چہرہ پلٹ کر ڈیوڈ کے شانے میں چھپا لیا۔

"فار گاڈ سیک، کیلی بیگ بند کر دو۔" ڈیوڈ نے کہا۔

کیلی نے دستانوں میں چھپے ہاتھوں سے بیگ بند کیا اور فولادی دراز واپس اندرونی خلا کے اندر پہنچا دی۔

چند منٹ بعد وہ کیلی کے آفس میں بیٹھے تھے۔

جینیفر بروک، اس کا بچہ، تین نرسیں، ڈاکٹر وان، چارلس ڈیکر...... کوئی بھی نہیں بچا۔ آپریشن ٹیبل پر ایلن کی موت سے شروع ہونے والی کہانی ایک سربستہ راز بن چکی تھی۔

پوکی نے دو کافی کپ تیار کر کے ڈیوڈ اور کیٹ کے سامنے رکھے۔ "یہ میرے آسان کیسوں میں سے ایک ثابت ہوا۔ کوئی معما، کوئی الجھن، کوئی مقدمہ...... کچھ نہیں۔" اس کے چہرے پر طمانیت تھی۔ "یہ سب کچھ ڈاکٹر کیٹ کے تعاون کی وجہ سے ہوا۔"

کیٹ کافی کو گھور رہی تھی۔ "اس کی موت کیسے واقع ہوئی؟"

پوکی نے شانے اچکائے۔ "اس کا سر چٹخا ہوا ہے، غالباً نشے کی حالت میں وہ کسی پتھریلی جگہ پر گرا اور پانی میں جا پڑا......"

"مفروضہ؟"

"نہیں، اس کا سر کریک ہے۔" کیلی نے جواب دیا۔ "پوسٹ مارٹم کے بعد کچھ اور باتیں سامنے آ سکتی ہیں۔"

"لاش، کتنی دیر پانی میں رہی ہو گی؟" ڈیوڈ نے استفسار کیا۔

"ایک دن سے کم یا کچھ زیادہ۔" پوکی نے کہا۔

"یعنی چوبیس گھنٹے۔" ڈیوڈ نے پوکی کو دیکھا۔ "یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ رات میں ہمارا تعاقب کون کر رہا تھا؟"

"تمہارا تخیل زیادہ کام کرنے لگا ہے۔" پوکی نے تبصرہ کیا۔

"نہیں، وہ کار ہمارے پیچھے تھی۔ نشانات تلاش کرنا اتنا مشکل نہیں۔ تصدیق ہو جائے گی۔"

"نشانات ملے تو وہ کسی اور گاڑی کے بھی ہو سکتے ہیں۔"

"مردہ گاڑی ڈرائیو نہیں کرتا۔" کیلی نے کہا۔

"پوسٹ مارٹم کب ہو گا؟" ڈیوڈ بدمزہ ہو گیا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

''پہلے سر کا ایکسرے ہو گا۔ پھر آج رات میں پھیپھڑوں سے آغاز کروں گی جس کے بعد یہ واضح ہو جائے گا کہ موت کی وجہ سر کی چوٹ تھی یا وہ ڈوبنے سے ہلاک ہوا تھا۔'' کیلی نے لائحہ عمل بتایا۔

''اس کا سامان کہاں ہے؟''

''نہیں ہے۔ سامان کیا، چند اشیا ہیں۔'' پوکی نے جواب دیا۔

کیلی نے کارڈ بورڈ کا ڈبا اٹھا کر میز پر رکھ دیا۔ پوکی نے ڈبا کھولا...... پلاسٹک کا کنگھا، سگریٹ پاکٹ، ماچس، بٹوا، جس میں چودہ ڈالر تھے...... مختلف آئی ڈی کارڈز...... آخری چیز چند چابیاں تھیں جن کے ساتھ ایک پلاسٹک ٹیگ منسلک تھا۔ ٹیگ پر ''دی وکٹری ہوٹل'' کا نام لکھا تھا۔

''وہ وکٹری ہوٹل میں رہائش پذیر تھا؟'' کیٹ نے پوچھا۔

پوکی نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''ہم چیک کر چکے ہیں...... وہاں انسان کم اور چوہے زیادہ ہیں۔ آخری بار وہ سٹر ڈے نائٹ کو وہاں دکھائی دیا تھا۔''

کیٹ، این رشٹر کے فلیٹ تک پہنچ گئی...... آئینے میں اس نے چارلس ڈیکر کی شکل دیکھی تھی۔ این کی لاش نے اس کے ہوش اڑا دیے تھے۔ اولین خیال اس کے ذہن میں یہی آیا تھا کہ وہ قاتل کی زد میں ہے...... یہی خیال اس کے ذہن میں موجود رہا۔ اس نے آنکھیں بند کر کے ان آنکھوں میں جھانکا جو اسے این کے فلیٹ میں دکھائی دی تھیں۔ اس نے این کو بھلا کر آنکھوں پر توجہ مرکوز کی...... آنکھوں میں ویرانی اور اذیت کے ساتھ خوف بھی تھا۔ کیٹ نے آنکھیں کھول کر میز پر ایک بے مایہ انسان کا مختصر اثاثہ دیکھا۔ اس کا سب سے گراں مایہ اثاثہ جینیفر بروک، اس کی محبت تھی جو اس دنیا میں نہیں تھی۔ اب وہ خود بھی اس کے پاس چلا گیا تھا۔ میز پر اس کی خستہ حال اشیا اس کے کرچی کرچی خواب کے مانند بکھری ہوئی تھیں۔

''ڈیکر تم کون تھے، تم کون ہو؟'' اس نے خود سے سوال کیا۔

پوکی مسکرایا۔ ''ڈاکٹر اب تم گھر جا سکتی ہو۔ ہمارا مطلوبہ بندہ ختم ہو چکا ہے۔''

کیٹ نے ڈیوڈ کی طرف نگاہ کی مگر وہ کسی اور جانب دیکھ رہا تھا۔

''ہاں، اب میں گھر جا سکتی ہوں۔'' کیٹ کی آواز بے تاثر تھی۔

☆☆☆

ڈیوڈ کی گاڑی میں، کیٹ نے خود سے بار ہا سوال کیا۔ ''ڈیکر تم کون تھے؟'' کیٹ کے ذہن میں کوئی شک نہیں رہا تھا کہ ڈیکر شکاری نہیں بلکہ خود شکار تھا۔

''کتنا آسان تھا یہ سب کچھ۔'' وہ مدھم لہجے میں بولی۔

ڈیوڈ نے اسے دیکھا۔ ''کیا آسان تھا؟''

''یہ سب کچھ...... کتنا سادہ، کتنا فول پروف......''

اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ ڈیکر کی آنکھیں پھر اس کے تصور میں ابھر آئیں۔ ''مائی گاڈ، عالم ہراس میں، اس کی آنکھوں کو میں نے غلط پڑھا تھا...... آہ وہاں تو کچھ اور لکھا تھا۔''

''کیا؟''

''خوف اور دہشت۔ وہ کچھ جانتا تھا۔ کوئی خوفناک راز۔ اسی وجہ سے وہ مارا گیا...... جیسے دیگر تمام ہلاک کر دیے گئے۔''

''ایسا ہی تھا تو اس نے تمہیں کانیچ پر دھمکی کیوں دی؟''

''شاید وہ دھمکی نہیں تھی۔'' کیٹ نے سر اٹھایا۔ ''وہ انتباہ تھا...... وارننگ...... کسی اور کی جانب سے وہ مجھے خبردار کرنا چاہ رہا تھا۔''

''لیکن تم گواہ نہیں...... تم نے اسے وہاں دیکھا تھا؟''

''اصل گواہ وہ تھا...... میں بعد میں پہنچی۔ نہ میں نے اسے قتل کرتے دیکھا۔ نہ اس نے اصل قاتل کو دیکھا۔ میری طرح، وہ بھی صحیح جگہ پر غلط وقت پر پہنچ گیا تھا۔ کتنے افراد مارے جا چکے ہیں ڈیوڈ...... ابتدا جینی بروک سے ہوتی ہے۔ کیا نوکا اندازہ ڈیکر کے بارے میں صحیح تھا۔ پانچ سال پہلے جب وہ جنونی کیفیت میں تھا تو اس نے دوسروں کو مارنے کے بجائے خود کو ختم کرنے کی کوشش کی۔''

''کیٹ ڈیکر بھی مر چکا ہے۔ حقیقت معلوم کرنے کا کوئی امکان نہیں بچا۔''

''نہیں ابھی چانس ہے۔''

''کیا تم وکٹری ہوٹل جانا چاہتی ہو؟'' بالآخر ڈیوڈ لب کشا ہوا۔

''ہاں۔''

''ٹھیک ہے، میں تمہارے ساتھ ہوں۔''

☆☆☆

وکٹری ہوٹل کی منیجر کا نام مسز ٹبس تھا۔ اس کی آنکھیں

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

زردی مائل تھیں۔ موسم مناسب تھا، پھر بھی مسز ٹبس نے سوئیٹر زیب تن کیا ہوا تھا۔

''چارلس؟'' اس کی آنکھوں میں تجسس تھا۔ ''ہاں، وہ یہاں مقیم تھا...... وہ مر چکا ہے۔ پولیس بھی یہاں آئی تھی۔''

''اگر تمہیں اعتراض نہ ہو تو ہم چارلس ڈیکر کا کمرا دیکھ لیں؟'' کیٹ نے نرمی سے کہا۔

''مقصد؟''

''ہم کچھ معلومات جمع کر رہے ہیں۔''

''پولیس؟''

''نہیں، ہمارا تعلق پولیس سے نہیں ہے۔''

''پھر میں کچھ نہیں کر سکتی۔ پولیس پہلے ہی مجھے کافی پریشان کر گئی ہے۔ پولیس کی مرضی کے بغیر میں کسی کو وہاں جانے کی اجازت نہیں دے سکتی۔'' مسز ٹبس نے وضاحت کے ساتھ انکار کر دیا...... اس موقع پر ڈیوڈ نے مداخلت کرتے ہوئے چہرے پر اپنی بہترین مسکراہٹ سجائی۔

''تمہارا سوئیٹر خوب صورت ہے۔ نیا لگتا ہے؟''

مسز ٹبس رخ پھیرتے پھیرتے رک گئی۔ ''میں زیادہ تر نئی چیزیں استعمال کرتی ہوں۔'' وہ ڈیوڈ کی طرف متوجہ ہو گئی۔ ''شوہر بھی نیا۔''

''اوہ۔'' ڈیوڈ نے ہاتھ اٹھایا۔ ''اس معاملے میں، میں خود کو معذور محسوس کرتا ہوں...... لیکن......''

''لیکن کیا؟''

ڈیوڈ نے جیب میں ہاتھ ڈال کر بیس بیس ڈالر کے چار نوٹ نکالے۔ مسز ٹبس کی آنکھوں میں حرص کے ساتھ حیرت بھی نمایاں تھی۔ ڈیوڈ نے نوٹ اس کے موٹے تازے ہاتھ کی جانب بڑھائے۔ ہوٹل منیجر کی نگاہ ڈالرز پر جمی ہوئی تھی۔ ''اونر کو خبر ہوئی تو میں، ماری جاؤں گی۔''

''کچھ نہیں ہوگا، مجھے انسپکٹر سمجھو۔''

''لیکن تم انسپکٹر نہیں ہو۔''

''ہاں، نہیں ہوں۔'' ڈیوڈ نے ایک اور نوٹ برآمد کیا۔

مسز ٹبس کے لیے یہ رقم بہت زیادہ تھی۔ اس کی ٹوٹی ہوئی مزاحمت، بے بنیاد دیوار کے مانند ڈھے گئی۔ اس نے نوٹ اٹھا کر گریبان میں اڑس لیے۔ بعدازاں انہیں کمرا نمبر 203 تک پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگی تھی۔ زردی مائل کارپٹ کسی وقت براؤن رنگت کا حامل رہا ہوگا۔

''وہ یہاں تقریباً ایک ماہ تک رہا تھا۔ دوسروں کے مانند اس نے بھی کوئی پریشانی کھڑی نہیں کی تھی۔ وہ خاموش رہتا تھا۔'' منیجر نے بتایا۔

اچانک ایک بچی نے کمرے میں جھانکا۔ ''چارلس واپس آ گیا؟''

''چارلس ہمیشہ کے لیے چلا گیا۔'' مسز ٹبس نے بتایا۔

''کب آئے گا؟''

''بہری ہو؟ سمجھ میں نہیں آتا؟ یہاں کیا کر رہی ہو؟ تم اسکول نہیں گئیں؟''

''وہ کبس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔'' بچی نے کہا۔

''کبس کا چہرہ بھی نظر آیا۔ وہ اپنی بہن سے بھی کچھ چھوٹا تھا۔ لڑکی کی عمر آٹھ، دس برس رہی ہوگی۔

''اماں کہاں ہے تمہاری؟'' مسز ٹبس نے سوال کیا۔

''کام پر۔'' لڑکی نے شانے اچکائے۔

''چلو نکلو یہاں سے۔'' مسز ٹبس نے دروازہ بند کر دیا۔

کمرا چھوٹا اور نیم تاریک تھا۔ فضا میں سگریٹ کی بُو رچی بسی تھی۔ دیواروں اور پردوں کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ کمرے میں بہت کم اور سستا سامان موجود تھا۔

''یہ بچے کون تھے؟'' کیٹ نے استفسار کیا۔

''لڑکی کا نام جیولین اور چھوٹا بھائی کبس تھا۔ ماں کو کوئی فکر نہیں ہے...... انہیں چھوڑ کر سارا دن غائب رہتی ہے...... پتا نہیں کہاں اور کیا کام کرتی ہے۔ مجھے تو پسند نہیں ہے لیکن کرایہ وقت پر دیتی ہے اس لیے میں نے بھی نہیں چھیڑا۔''

''بچے، ڈیکر کے بارے میں پوچھ رہے تھے؟'' ڈیوڈ نے کہا۔

''ہاں، اسے بچوں سے انسیت تھی۔'' مسز ٹبس ایک طرف کرسی پر ڈھیر ہو گئی اور کیٹ، ڈیوڈ کے ساتھ کمرے کا جائزہ لینے لگی۔ ایک غیر محسوس ویرانی اور اداسی محسوس ہو رہی تھی۔ یا حول کا اثر تھا یا پھر وہ پس منظر تھا، جس سے کیٹ واقف تھی۔

ڈیوڈ کو ماہر نفسیات کا نسخہ اور تھوڑی سی ادویات ملیں۔ کمرے میں ایک فریم شدہ تصویر بھی موجود تھی۔ کیٹ نے باری باری دونوں اشیا دیکھیں۔ پھر فریم پر نظر جما دی۔ کچھ سوچ کر تصویر اس نے فریم سے باہر نکال لی۔ یہ ایک خوب صورت لڑکی کی تصویر تھی۔ کیٹ نے تصویر کی پشت پر نگاہ دوڑائی...... وہاں لکھا تھا۔

جب تک تم نہیں آجاتے۔

جینی

کیٹ کافی دیر تک اس فقرے کو گھورتی رہی۔ جو یقیناً جینیفر بروک نے چارلس ڈیکر کے لیے لکھا تھا۔ یہ تصویر ہی ڈیکر کا اصل خزانہ تھا۔ تصویر کے مڑے تڑے کونے اس امر کے گواہ تھے کہ ڈیکر نے تصویر اَن گنت بار فریم سے نکالی تھی۔

تصویر دھندلانے کے باوجود جینی کے حسن پر اثر انداز نہیں ہو سکی تھی۔ خصوصاً اس کی آنکھوں کی چمک، دیے کی لو کے مانند تھی۔ لگتا تھا کہ قبر کی تاریکی بھی ان آنکھوں کی چمک کو فنا کرنے میں ناکام رہی ہوگی۔ کیٹ کے دل میں درد کی ٹیس اٹھی۔ اس نے ٹھنڈی سانس بھر کے تصویر اور فریم ڈیوڈ کو واپس پکڑا دیے۔

☆☆☆

کیٹ اور ڈیوڈ، ہوٹل سے باہر آئے تو خاموش تھے۔ وہ جس ڈور کو تھام کر چلتے وہ درمیان میں ٹوٹ جاتی۔ کیٹ اپنی ضد سے مجبور تھی۔ لیکن دونوں اب تک کوئی قابلِ ذکر کامیابی حاصل کرنے میں بدستور ناکام رہے تھے۔ معاً ہوٹل کی برابر والی گلی سے دونوں بچے نمودار ہوئے۔ چاروں کچھ دیر ایک دوسرے کی طرف متوجہ رہے پھر بچوں نے پیش قدمی کی۔

''وہ مر چکا ہے۔ بڑے بے وقوف ہوتے ہیں، وہ یہ سوچتے ہیں کہ بچوں کو کچھ نہیں معلوم۔'' جیولین نے بلند آواز میں کہا۔

''وہ تمہارا دوست تھا، مجھے یقین ہے۔'' ڈیوڈ بولا۔

لڑکی نے سر اٹھایا پھر بالغ لڑکیوں کی طرح نیچے دیکھنے لگی۔ ''ہاں، شاید......''

''اس کے اور بھی دوست ہوں گے؟''

لڑکی نے پُرسوچ انداز میں ہونٹ چبایا۔ ''تم میلونی کو ٹرائی کر سکتے ہو۔''

''میلونی کون ہے؟''

''میں بھی کتنی بے وقوف ہوں، میلونی کوئی نہیں ہے۔''

''کیا مطلب؟''

''میلونی دراصل جگہ ہے...... جگہ کا نام ہے۔'' لڑکی نے اشارہ کر کے بتایا۔

ڈیوڈ نے شکریہ ادا کیا اور دونوں نئی امید کے ساتھ اگلی منزل کی جانب چل پڑے۔ میلونی، بار کا نام تھا۔

کاک ٹیل ٹیبل کے درمیان سے گزرتے ہوئے، دونوں نے کاؤنٹر کے قریب دو اسٹول سنبھال لیے۔

بارٹینڈر کا نام سام تھا۔ سام بھی کوئی اہم بات نہ بتا سکا۔ سوائے اس کے کہ ڈیکر کون سی مخصوص ٹیبل پر بیٹھ کر کیا پیتا تھا۔ اور شاعری کے نام پر کچھ لکھتا تھا۔ سام نے ان دونوں کو اس کی شاعری کا ایک نمونہ بھی دکھایا...... کیٹ نے نمونہ دیکھ کر اندازہ لگایا کہ ڈیکر نے نوآموز انداز میں جینی کا نام لیے بغیر اس کے بارے میں لکھا ہے۔ دوسری بات جو سام نے کی، وہ پولیس کے موقف کے برخلاف تھی۔ سام کے مطابق ڈیکر ایک بے ضرر انسان تھا...... قتل تو اس کے لیے ایک ناقابلِ قیاس بات تھی۔

بہرحال دونوں جب وہاں سے نکلے تو یہی محسوس ہوا کہ وہ اب بھی بند گلی میں کھڑے ہیں۔

انہوں نے دھیرے دھیرے چلنا شروع کیا۔ کیٹ نے پلٹ کر وکٹری ہوٹل کی جانب دیکھا اور تاسف سے کہا۔ ''کون تھا؟ کیا تھا؟ کہاں سے آیا تھا...... کوئی اشارہ، کوئی چیز پیچھے نہیں چھوڑ گیا۔''

''ہم میں سے بیشتر کے ساتھ شاید ایسا ہی ہوتا ہے۔ ہاں اگر ہم کوئی یادگار کتاب لکھ دیں یا کوئی شاندار عمارت تعمیر کر جائیں...... پیچھے کچھ نہیں رہ جاتا۔'' ڈیوڈ نے تھکی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہاں، شاید...... لیکن بچے تو رہ جاتے ہیں۔''

ڈیوڈ معاً چپ رہ گیا...... پھر بولا۔ ''ہاں اگر ہم خوش قسمت رہے۔''

کیٹ کو فوراً تو حارین سم کا خیال آیا۔ وہ خاموش ہو گئی۔ طویل وقفے کے بعد کیٹ نے کہا۔ ''اتنا تو ہم جان گئے ہیں کہ ڈیکر، جینی سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔ وہ یقیناً ایک غیر معمولی عورت تھی۔ پانچ سال بعد بھی اس کا جادو کام کر رہا ہے، بدقسمتی یہ ہے کہ اس کا جادو کئی زندگیاں لے گیا۔ چار زندگیاں...... ایک خود اس کا محبوب اور تین افراد وہ جنہوں نے جینی کو آپریشن ٹیبل پر مرتے دیکھا۔ وہاٹ اے ٹریجڈی۔''

''کیا کرو گی اب؟''

''گھر جاؤں گی۔''

ڈیوڈ کچھ کہتے کہتے رک گیا۔ دونوں اپنے اپنے خیالات میں غوطہ زن تھے۔ کیا جدائی کی گھڑی ہے؟ کیا وہ ناک آؤٹ ہو گئی ہے؟ کیا مرنے والوں کا راز قبروں میں دفن ہو گیا؟ یا دفن کر دیا گیا؟ اور ڈیوڈ...... اس کے خیالات کی رو بھٹکنے لگی۔ نیلی آنکھیں تصور میں اُبھریں۔

''کیٹ!'' ڈیوڈ کی آواز سماعت سے ٹکرائی۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

''آں...... ہاں۔'' وہ چونکی۔
''گھر آ گیا۔''
کیٹ منتظر تھی کہ وہ کچھ اور بھی کہے گا...... ڈیوڈ خاموش رہا۔ دونوں گاڑی سے اترے۔ ڈیوڈ اس کا سوٹ اٹھا کر چلنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ دونوں الفت کا ہر مرحلہ طے کر چکے تھے۔
''کافی پیو گے؟'' کیٹ نے پیشکش کی۔ حالانکہ وہ جانتی تھی کہ کیا جواب آئے گا۔
''نہیں، اس وقت نہیں۔ لیکن میں تمہیں کال کروں گا۔''
وہی رسمی الفاظ...... کیٹ سمجھ گئی۔ ڈیوڈ کلائی کی گھڑی دیکھ رہا تھا۔ کیٹ نے میکانیکی انداز میں لاک میں چابی لگا کر دروازہ کھول دیا اور اندر داخل ہونے کے لیے قدم اٹھایا۔ اس کی نظر سامنے دیوار پر گئی، اٹھا ہوا قدم خلا میں معلق رہ گیا۔ اس نے پلکیں جھپکائیں۔
اوہ گاڈ، یہ کیا ہو رہا ہے۔ اب کیوں؟ وہ ایک قدم پر غیر متوازن ہو کر لڑکھڑائی۔ عقب میں ڈیوڈ نے اسے سنبھال لیا۔ کیٹ کی سبز آنکھوں میں گہرا ہراس تھا۔ وہ سامنے دیوار کو گھور رہی تھی۔ دیوار کے وال پیپر پر نمایاں انداز میں اسپرے...... لہورنگ پینٹ کے ذریعے "MYOB" لکھا تھا۔ حروف کے نیچے انسانی کھوپڑی بنی تھی۔ کھوپڑی کے نیچے ہڈیاں کراس کی شکل میں نظر آ رہی تھیں۔

☆☆☆

''کوئی امکان نہیں ہے۔ ڈیوی، کوئی چانس نہیں ہے۔ کیس کلوز ہو چکا ہے۔'' پوکی کے کپ سے کافی چھلک گئی۔
ڈیوڈ اور کیٹ پولیس اسٹیشن میں موجود تھے۔ پوکی کا ساتھی سارجنٹ بیرونی فون پر مصروف تھا۔
''پوکی، یہ ایک واضح دھمکی ہے۔'' ڈیوڈ نے زور دے کر کہا۔
''یہ حرکت چارلس ڈیکر کی ہو سکتی ہے۔''
''کیٹ کے پڑوسی نے منگل کی صبح کیٹ کی رہائش گاہ چیک کی تھی۔ وہ پیغام بعد میں چھوڑا گیا ہے، ڈیکر پہلے ہی مر چکا تھا۔''
''پھر کسی لڑکے کی شرارت ہو گی۔'' پوکی نے خیال آرائی کی۔
''بہت خوب۔ کسی لڑکے نے یہ ضرورت کیوں محسوس کی کہ مہارت سے اندر گھس کر MYOB (مائنڈ یور اون بزنس) لکھ دیا؟''

''بچوں کو سمجھنا مشکل ہے۔ میں آج تک اپنے بچوں کو نہیں سمجھ سکا۔'' پوکی نے بیزاری کا اظہار کیا۔
ڈیوڈ دونوں ہاتھ میز پر رکھ کر جھکا۔ ''میں نے تمہیں بتایا تھا کہ رات کے وقت ایک کار نے ہمارا تعاقب کیا تھا۔ جواب میں تم نے کہا کہ یہ سب میرے تصور کی کارستانی ہے۔''
''میرا اب بھی یہی خیال ہے۔''
''پھر ڈیکر مارا گیا۔ غالباً ایک عام سا حادثہ...... نہیں ایسا نہیں ہے۔ ایک حادثہ، ایک اتفاق، ایک مرڈر...... دوسرا حادثہ، دوسرا اتفاق، دوسرا مرڈر...... تیسرا...... چوتھا...... کم آن مین۔ یہ ایک گہری سازش ہے، جس کی جڑیں ماضی میں پیوست ہیں۔ سازش کے پیچھے ایک شاطر ذہن کارفرما ہے۔ یہ ذہن میں رکھنا کہ ڈیکر کی موت کے ساتھ کھیل ختم نہیں ہوا۔ اگلی لاش کا انتظار کرنے سے پیشتر ہاتھ پیر ہلاؤ......''
پوکی نے کافی کپ نیچے رکھ دیا۔ ''اوکے، کچھ اور بتاؤ۔''
ڈیوڈ بیٹھ گیا۔ ''کوئی خفیہ ہاتھ ہے جس نے چند ہفتوں میں بڑی صفائی سے چار افراد کی جان لے لی۔ حالانکہ تم ایلن اور برائن کو مرڈر تسلیم نہیں کرتے اور میں ڈیکر کی موت کو حادثہ نہیں سمجھتا۔ قاتل، ڈیکر نہیں...... بلکہ وہ خود مقتول ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ فی الحال ایلن اور برائن اور ڈیکر کے لیے میرے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ قاتل جتنا بھی شاطر ہے، وہ ایک فاش غلطی کر گیا۔''
''کیا؟'' پوکی اور کیٹ دونوں چونکے۔
''جب سب ٹھنڈے ہو کر بیٹھ گئے تھے۔ تب اس نے کیٹ کی رہائش گاہ میں گھس کر دیوار پر دھمکی اسپرے کر دی۔ یوں اس نے کیس میں پھر جان ڈال دی۔ مزید یہ کہ خفیہ ہاتھ کام کر رہا ہے، یہ دھمکی اس کا بین ثبوت ہے۔''
''وہ اتنا ہی شاطر ہے تو کھیل ختم ہونے کے بعد اس نے یہ غلطی کیوں کی؟'' کیٹ کی آنکھوں میں چمک تھی۔
ڈیوڈ مسکرایا۔ ''کیونکہ اس کا خوف ختم نہیں ہو رہا۔ وہ ڈرا ہوا ہے۔ بہت زیادہ......''
''کس سے ڈرا ہوا ہے؟''
''تم سے۔''
''کیا؟ مجھ سے؟'' کیٹ نے بے یقینی سے ڈیوڈ کو دیکھا۔
''ہاں، تم نے ابھی تک کہیں سمجھوتا نہیں کیا۔ انضباطی کمیٹی، معطلی کی تلوار لیے تمہارے سر پر لٹک رہی ہے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کیونکہ تم نے استعفیٰ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ تمہارے پاس ڈیفنس کے لیے کچھ بھی نہیں اور تم ڈٹی ہوئی ہو۔ EKG کی رپورٹ تمہیں اسپتال سے باہر کرنے کے لیے کافی تھی۔ ایلن سے تمہارا جذباتی رشتہ بھی تھا۔ تم بہت زیادہ سوال کرتی ہو۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ تم کچھ جانتی ہو، کوئی ایسی بات جو تم خود بھی شناخت نہیں کر پا رہی ہو۔ قاتل بھی جانتا ہے کہ تم جانتی ہو...... اگر نہیں جانتیں تو جلد جان جاؤ گی۔ تمہاری افتادِ طبع، تمہیں سازش یا راز کی تہ تک لے جائے گی...... یہ سمجھو۔'' ڈیوڈ خاموش ہو گیا۔

کیٹ کا منہ کھل گیا۔ پوکی نوٹ بک پر قلم گھسیٹ رہا تھا۔

''کیا سمجھوں میں؟'' کیٹ نے سرگوشی کی۔

''قاتل کا اگلا نشانہ تم ہو۔'' ڈیوڈ کے چہرے پر تکلیف دہ سنجیدگی تھی۔

کیٹ کی سانس رک گئی۔ ''کون ہو سکتا ہے؟ میرے علم میں تو کوئی بات نہیں، ہاں میں جستجو میں ضرور ہوں۔''

''جستجو علم کی بنیاد ہے۔''

''کوئی آئیڈیا ہے تمہارے پاس؟ مجھے تو یہ افسانہ لگ رہا ہے۔'' پوکی نے نسبتاً سنجیدگی سے کہا۔

''ڈیئر، حقیقت یہ ہے کہ میں بھی اندھیرے میں ہوں۔ تاہم حالیہ دھمکی نے قاتل کی کمزوری ظاہر کر دی ہے۔''

''مطلب؟''

''وہی، اول وہ ڈرا ہوا ہے، دوم اگلا ٹارگٹ ڈاکٹر کیٹ شیزنی ہے، سوم کھیل ختم نہیں ہوا۔ ہمیں مل کر محنت کرنا ہوگی۔''

''اگر تمہاری تھیوری کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو پھر تمہیں میری سیٹ پر ہونا چاہیے۔'' پوکی نے پُرسوچ انداز میں ظرافت کا مظاہرہ کیا۔

''میں اپنی جگہ رہ کر بھی تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔ تمہیں اپنا اندازِ فکر تبدیل کرنا پڑے گا۔ مزید یہ کہ ڈاکٹر کیٹ کے لیے سیف ہاؤس کا بندوبست کرو۔''

''میں سمجھتا ہوں کہ تمہارے والدین کا گھر ہی فی الوقت بہتر پناہ گاہ ہے۔'' پوکی نے ڈیوڈ کے دل کی بات کہہ دی۔ ''تاہم کہانی مجھے ہضم نہیں ہو رہی۔''

''کوئی چٹنی استعمال کرو۔''

''تمہارے مشورے پر میں نے ڈاکٹر ایوری کو چیک کیا۔ زہر اس نے اپنے پالتو کتے پر ہی استعمال کیا تھا۔ اس کی بیوی عارضۂ قلب میں مبتلا تھی۔ بعدازاں اس کا انتقال حملۂ قلب کی وجہ سے ہی ہوا...... میں ہر چیز چیک کر چکا ہوں۔ ایوری بذاتِ خود قابلِ رحم ہے۔ اس پر شک کرنا ایک بے معنی سی بات تھی۔ اس میں اتنی پھرتی اور طاقت...... بلکہ ہمت ہی نہیں کہ کسی کی شہ رگ تراش سکے۔ اس کے پاس محرک بھی کوئی نہیں تھا۔''

''ٹھیک ہے۔ میں مشکور ہوں۔'' ڈیوڈ نے اعتراف کیا۔ اس نے تاثرات سے مایوسی ظاہر نہیں ہونے دی۔ ڈیوڈ کے ذہن میں بار بار جینی بروک کی تصویر ابھرتی۔ کہانی کا آغاز اسی سے ہوا تھا۔

''کہاں کھو گئے؟'' پوکی نے انگلیوں سے میز بجائی۔

ڈیوڈ کے جواب دینے سے پہلے دستک کے بعد دروازہ کھلا، ایک اہلکار اندر آیا۔ پوکی نے نظر اٹھائی۔ آنے والے نے ایک لفافہ اس کے حوالے کیا اور الٹے قدموں نکل گیا۔

''لو جی، ڈیکر کی رپورٹ آ گئی...... تمہاری کہانی کا ایک سوال تو ابھی حل ہو جائے گا۔'' پوکی نے لفافہ کھولا۔

کیٹ اور ڈیوڈ دونوں نے بے کلی محسوس کی۔ دونوں غور سے پوکی کے تاثرات پڑھ رہے تھے۔ کیٹ سے پہلے ڈیوڈ نے پوکی کے چہرے پر رپورٹ پڑھ لی۔

پوکی ٹھنڈی سانس بھر کے نشست میں نیم دراز ہو گیا۔ وہ ڈیوڈ کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے کیٹ پر نظر ڈالی۔ کیٹ نے ڈیوڈ کو دیکھا۔ آنکھوں آنکھوں میں تینوں نے بات سمجھ لی۔

''زبان سے بھی بتا دو۔'' ڈیوڈ نے سکون کی سانس لی۔

''کھوپڑی کا ایکسرے فریکچر کی نشاندہی کر رہا ہے...... سر پر بھاری شے سے ضرب لگائی گئی ہے۔ موت کی وجہ شدید دماغی چوٹ ہے۔ وہ غرقاب ہونے سے کئی گھنٹے قبل ختم ہو چکا تھا۔'' پوکی نے تھکی تھکی آواز میں کہا۔

☆☆☆

کیٹ، ڈیوڈ کی ماں کے ساتھ مصروفِ گفتگو تھی۔ ڈیوڈ اسے چھوڑ کر نکل گیا تھا۔ ملازمہ بھی وہیں تھی۔ محبت، انتقام جیسے موضوعات پر وہ ڈیوڈ کی ماں کے خیالات سے مستفید ہو رہی تھی۔ رخ نفسیات کی جانب بھی مڑا تھا۔ تب ہی کیٹ کا دھیان ڈاکٹر نیم چک کی طرف گیا۔ جو ڈیکر کا معالج رہا تھا۔ ڈاکٹر کا نسخہ اور دوائی وہ وکٹری ہوٹل میں، ڈیکر کے کمرے میں دیکھ چکی تھی۔ اس کے خیالات بھٹکنے لگے...... وہ ڈیوڈ کے تجزیے پر حیران تھی۔ ڈیکر کی غیر طبعی موت کی تصدیق نے دونوں کی الجھن دور کر دی تھی۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

وہ معاً ڈاکٹر نیم چک سے ملنے کے لیے بے چین ہو گئی۔ باہر طوفان کے آثار تھے۔ بارش شروع ہونے سے پہلے اسے نکل جانا چاہیے...... اس نے فی الفور اپنے ارادے پر عمل کر ڈالا...... ڈیوڈ کی ماں کو اسٹیٹ اسپتال کا بتا کر وہ اسی کی گاڑی لے کر روانہ ہو گئی۔

موسم کے تیور خراب تھے۔ تاہم وہ بروقت اسپتال پہنچنے میں کامیاب ہو گئی۔

ڈاکٹر نیم چک ایک لاغر اور چھوٹی آنکھوں والا شخص تھا۔ لباس کی حالت ایسی تھی جیسے وہ بستر سے اٹھ کر سیدھا چلا آیا ہے۔ رسمی باتوں کے بعد کیٹ نے ابتدائی سوال کیا۔

''چارلس ڈیکر کے لیے نفسیاتی علاج کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔'' اس نے بڑبڑانے والے انداز میں کہا۔ ''میں نے شروع میں ہی انہیں بتا دیا تھا کہ ڈیکر پاگل دیوانہ نہیں ہے...... جب اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے تو پھر پاگل پن اور جرائم کے مابین تعلق کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔''

''کون اسے پاگل قرار دے رہا تھا؟''

''کورٹ، اور کون...... ان کا اپنا طریقۂ کار ہے۔ وہ ثبوت اور شہادتوں کو دیکھتے ہیں اور وہ انہیں میسر تھیں۔''

''ڈاکٹر ہنری ٹینا کا پر حصلے کی بات کر رہے ہو؟'' کیٹ نے کہا۔

''ہاں، مستزاد یہ کہ کورٹ نے اپنے ماہرین سے رائے لے کر فیصلہ کر دیا...... میں نے جو دیکھا، وہ کورٹ کے ماہرین کی آراء سے قطعی مختلف تھا۔''

''تم نے اس میں کیا دیکھا تھا؟''

''وہ ایک شکست خوردہ شخص لگتا تھا اور ڈپریشن کا شکار تھا۔ کبھی کبھی وہ وہم میں مبتلا دکھائی دیتا۔ سراب زدہ شخص کے مانند۔''

''تب وہ غیر متوازن یا دیوانہ نظر آتا۔'' کیٹ نے کہا۔

''ہاں، لیکن مجرم نہیں...... ایسا سراب زدہ شخص خطرناک نہیں ہوتا... بلکہ وہم یا سراب اس کی اذیت کے لیے ڈھال کا کام کرتا ہے۔ اسی لیے میں نے کبھی اس ڈھال کو چھیڑنے کی کوشش نہیں کی۔''

''پولیس اسے قاتل کہتی ہے؟''

''مضحکہ خیز۔ وہ ایک نرم دل اور بے ضرر انسان تھا۔''

''یعنی قتل کا تو سوال ہی نہیں ہے۔''

''سوال اور وجہ بھی کوئی نہیں ہے۔'' نیم چک نے ہاتھ لہرایا۔

''جینی بروک، وجہ نہیں ہو سکتی؟''

''چارلس کا سراب جینی نہیں تھی۔ اس کی موت کو تو اس نے تقدیر کا لکھا سمجھ کے قبول کر لیا تھا۔''

کیٹ جز بز ہو کے رہ گئی۔ اس کے دونوں ابرو اوپر چڑھ گئے۔ ''کیا مطلب ہے؟ اور کیا وہم ہو سکتا تھا اسے؟''

''اس کی بیٹی، جو زندہ پیدا ہوئی تھی۔ ڈاکٹرز نے اسے یہی بتایا تھا۔ اور یہ انکشاف اس کے ذہن میں گرہ بن گیا۔ یہ اس کا خبط تھا کہ اس کی بیٹی زندہ ہے۔ یہ خبط ہی اس کے کرب و اذیت کی ڈھال تھی۔ امید تھی۔ وہ ہر سال اگست کے مہینے بیٹی کی سالگرہ کا چھوٹا موٹا اہتمام کرتا تھا۔ چاہے سالگرہ کے موقع پر وہ تنہا ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے حال ہی میں مجھے بتایا تھا کہ اس کی بیٹی پانچ سال کی ہو گئی ہے...... وہ اس کی تلاش میں تھا۔ وہ اپنی بیٹی کو ایک شہزادی کی طرح پال پوس کر بڑا کرنا چاہتا تھا۔ لیکن میرے علم میں تھا کہ اس نے کبھی سنجیدگی سے بیٹی کو تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔''

''کیوں؟''

''وہ خوف زدہ تھا۔ سچ سے خوف زدہ تھا۔ اگر اس کی تلاش کے نتیجے میں حقیقت اس کے وہم کے برعکس ثابت ہوتی...... وہ اس تلخ حقیقت کا سامنا کرنے کے لیے تیار نہ تھا۔''

کیٹ کے سینے میں ہوک سی اٹھی۔ ''کیا ایسا کوئی امکان تھا؟ کیا وہ بچی زندہ ہو سکتی ہے؟''

''اس کا امکان صفر ہے۔ پانچ سال سے وہ صرف ڈیکر کے تصور میں زندہ تھی۔''

☆☆☆

''بے بی از ڈیڈ...... بے بی از ڈیڈ......'' واپسی کے سفر میں موسم کے مانند کیٹ کے ذہن میں سوچ کی طوفانی لہریں اٹھ رہی تھیں۔ اس کا ذہن بچی پر اٹکا ہوا تھا۔ کسی کا خیال اس طرف گیا ہی نہیں جیسا کہ ڈیکر سوچتا رہا۔

کیا وہ زندہ ہو سکتی ہے؟ اگر وہ زندہ ہے تو اس وقت کیسی ہو گی؟ کیا اس کے بال باپ کے مانند سیاہ ہوں گے؟ کیا اس کی آنکھیں ماں جیسی روشن ہوں گی؟ جینی کا چہرہ کیٹ کے تصور میں ابھرا...... آنکھوں میں ابدی روشنی کی چمک...... ہونٹوں پر شریر مسکراہٹ۔ جینی نے دیکھا کہ بارش کسی بھی لمحے شروع ہو جائے گی۔ تصور میں جینی کا چہرہ تحلیل ہو گیا اور ایک پانچ سالہ بچی کا چہرہ نمایاں ہونے لگا...... اگر وہ زندہ ہے تو کہاں ہے؟ کیا یہی وہ سربستہ راز ہے، جسے پوشیدہ رکھنے کے لیے خونریز کھیل کھیلا گیا۔

آسمان پر بجلی کڑکی۔ کیٹ کے ذہن میں بھی جھماکا

Wadar Azeem
Pakistanipoint.com

ہوا۔ دفعتاً اس نے بریک دبائے۔ اس کی چھٹی حس چلا رہی تھی کہ جینی بروک کی بیٹی زندہ ہے۔

☆☆☆

''آخر وہ کہاں چلی گئی؟'' ڈیوڈ نے ریسیور کریڈل پر پٹخا۔ نیم چک کا کہنا ہے کہ وہ اسٹیٹ اسپتال سے پانچ بجے نکل گئی تھی۔ اب تک اسے گھر پہنچ جانا چاہیے تھا۔'' اس نے تشویش کے ساتھ اپنے پارٹنر گلک مین کو دیکھا۔

''جب بھی اس کیس کے بارے میں سنتا ہوں، مزید کنفیوز ہو جاتا ہوں۔ اس کا آغاز طبی نا اہلیت سے ہوا تھا۔ عام سا کیس تھا جبکہ اس کے اختتام پر متعدد قتل ہو چکے ہیں۔ کیا اب بھی کسی اور کا قتل ہونا باقی ہے؟'' گلک مین نے کہا۔

''کاش میں جان سکتا۔'' ڈیوڈ کھڑکی کی طرف مڑا۔ موسم خراب تھا۔ اسے گھر جانا چاہیے تھا۔ لیکن وہ غور کرنا چاہتا تھا اور سوچنے کے لیے اس کی پسندیدہ جگہ کھڑکی کے پاس تھی۔

''کسی کی شہ رگ تراشنا، بے رحمی اور شقاوت کا مظہر ہے۔ اس کے لیے بے حسی، خودغرضی اور مضبوط اعصاب کے ساتھ مہارت کی ضرورت ہے۔'' گلک مین نے اظہارِ خیال کیا۔ اس سے بہتر تو زہر ہے، اگر ہوشیاری سے کام لیا جائے تو یہ ایک پرفیکٹ مرڈر ہے۔'' اس نے پھر خیال ظاہر کیا۔

''ایک چیز کے علاوہ۔'' ڈیوڈ بولا۔

''وہ کیا؟''

''اگر آپ کا شکار ہاتھ نہ آئے...... قابو نہ آئے؟''

''ہاں، یہ پرابلم ہے۔'' گلک مین نے اعتراف کیا۔ اس صورت میں تمہیں دہشت پھیلانی چاہیے۔ وارننگ، دھمکی، خوف کی فضا وغیرہ...... تاکہ شکار غلطی کرے۔''

ڈیوڈ نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ اسے دیوار پر بنی کھوپڑی اور ہڈیاں یاد آئیں۔ اس کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ بادل گہرے ہوتے جا رہے تھے۔ ہر گزرتے ہوئے منٹ کے ساتھ اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی خوفناک چیز ظہور پذیر ہونے والی ہے۔

اس نے کھڑے ہو کر کاغذات بریف کیس میں منتقل کیے۔ یہاں لٹکے رہنا لاحاصل تھا۔ پریشان ہی ہونا ہے تو ماں کے گھر جا کر بھی ہوا جا سکتا ہے۔

''تمہیں پتا ہے، کون سی چیز اس کیس میں مستقل مجھے چبھتی رہی؟''

''وہاٹ؟'' ڈیوڈ نے سوال کیا۔

''EKG، ٹینا کا اور این رشٹر کے ساتھ خونریزی کی گئی تو آخر ایلن او برائن کے ساتھ ایسا کیوں نہیں ہوا؟ اس کی موت کو ہارٹ اٹیک کا رنگ دیا گیا......؟''

''تم کیا سمجھتے ہو؟'' ڈیوڈ نے بریف کیس بند کیا۔

''میں سمجھتا ہوں کہ قاتل کو خاصی دشواری کا سامنا کرنا پڑا ہوگا...... مطلب ایلن کے معاملے میں۔''

ڈیوڈ دروازے کی طرف چل پڑا تھا۔ ''کیسی دشواری؟''

''الزام کو کیٹ شیزنی کی طرف ''شفٹ'' کرنے کی دشواری۔'' گلک مین نے بات ختم کی۔

ڈیوڈ دروازے تک پہنچ کر یک لخت اپنی جگہ جم گیا۔

''کیا کہا تم نے؟''

''گلک مین نے اپنی بات دہرائی۔

''نہیں میں اس لفظ کا پوچھ رہا ہوں...... ''شفٹنگ......''

''شفٹنگ دی بلیم۔''

''ہاں!''

''اگر ایسا نہ کیا جاتا...... پھر؟''

''تم جانتے ہو رین سم......'' گلک مین نے کہا۔ ''ایسی صورت میں مقدمے کی کارروائی اور نتائج صرف کیٹ شیزنی کو نہیں بھگتنے پڑتے۔ دوسروں کو بھی اپنا حصہ ڈالنا پڑتا......''

گلک مین کی بات ادھوری رہ گئی۔

''اوہ مائی گاڈ۔'' ڈیوڈ نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا...... مجھے خیال کیوں نہیں آیا؟ اوہ گاڈ قاتل شروع سے ہمارے سامنے تھا۔ وہ نگرانی کر رہا تھا۔ انتظار کر رہا تھا۔ گھات میں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کیٹ جوابات حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ وہ کیٹ سے خوف زدہ تھا۔ اسی ''خوف'' کے باعث ایک قتل اور ہونے والا ہے۔

☆☆☆

ساڑھے پانچ بجے کیٹ مڈ پیک اسپتال پہنچ چکی تھی۔ میڈیکل ریکارڈز سنبھالنے والے بیشتر کلرک جا چکے تھے۔ ایک لیڈی کلرک موجود تھی۔ جس نے گویا بادل ناخواستہ کیٹ سے سلپ لے کر کمپیوٹر کو چھیڑا۔ ڈیٹا سامنے آیا تو اس کا منہ بن گیا۔

''یہ ایک مردہ مریض کا ریکارڈ ہے۔'' اس نے بیزاری سے کہا۔

''میں جانتی ہوں۔'' کیٹ نے جواب دیا۔

''اس کے لیے غیر فعال فائل تلاش کرنی پڑے گی..... تم اگر کل آجاؤ۔''

''چارٹ مجھے ابھی درکار ہے۔'' کیٹ کی آواز میں تپش کا عنصر شامل ہونے لگا۔ کلرک نے پنسل کھٹکھٹاتے ہوئے کیٹ کو دیکھا اور مردہ دلی سے اٹھ کر فائل روم میں غائب ہوگئی۔ منٹ گزرنے لگے..... پانچ، دس، پندرہ.....
پندرہ منٹ بعد اس کی شکل نظر آئی۔

کیٹ ریکارڈ لے کر کارنر ٹیبل پر بیٹھ گئی۔ ریکارڈ میں معمول سے ہٹ کر چند ہی صفحات شامل تھے۔ کیٹ نے کور پر نام دیکھا..... بروک، بے بی گرل۔

بے بی کا نام بھی نہ رکھا جا سکا تھا۔

کاغذات میں اسپتال کی فیس (FACE) شیٹ، ڈیتھ سرٹیفکیٹ اور مختصر سمری شامل تھے۔ موت کی تاریخ 17 اگست، صبح دو بجے لکھی گئی تھی۔ یعنی بچی کی پیدائش ایک بجے ہوئی تھی۔ وجۂ موت سیریبریل اینوکزیا (CEREBRAL ANOXIA) لکھی تھی۔ یعنی بچی کا دماغ آکسیجن کی کمی کا شکار ہو گیا تھا۔ یہاں ڈاکٹر ہنری ٹیناکا کے دستخط تھے۔

جینی بروک کا چارٹ، کیٹ نے اپنے ساتھ رکھا تھا۔ وہ ان گنت بار اسے پڑھ چکی تھی۔ ایک بار پھر اس نے جینی کا میڈیکل ریکارڈ پڑھنا شروع کیا۔ روٹین کی رپورٹ تھی۔ کوئی حیرت انگیز بات نہیں تھی۔ کوئی ایسی وارننگ نہیں تھی کہ ایک المیہ ظہور پذیر ہونے والا ہے۔ اس نے پیشانی رگڑی اور دوبارہ پہلے صفحے پر آگئی۔

اس نے غور سے فیملی گائنی ہسٹری دیکھی۔ سب ٹھیک تھا۔ لیکن دورانِ حمل، بروک کی بچہ دانی سے مخصوص فلوئیڈ (FLUID) نکالا گیا تھا۔ تجزیے کے لیے ایسا کیا جاتا ہے۔ یہ بھی کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔ یہ تجزیہ ہونے والے بچے کی سیکس (جنس) کی شناخت کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ اندر سب ٹھیک ہے۔

لیکن یہ مخصوص تجزیاتی رپورٹ، جینی کے چارٹ کے ساتھ منسلک نہیں تھی۔ کیٹ کے لیے یہ بھی عام بات تھی۔ یہ رپورٹ مریضہ کے آؤٹ پیشنٹ ریکارڈ میں رہ گئی ہوگی۔ کیونکہ یہ تجزیہ حمل کے ابتدائی مرحلے میں کیا جاتا ہے۔ اگر ڈاکٹر ہنری نے ضروری سمجھا ہوگا تو وہ رپورٹ بھی بہ آسانی غائب کر دی ہوگی۔

کیٹ نے چارٹ بند کر دیا۔ اسے غصے کا احساس ہوا۔ اٹھ کر فائل اس نے کلرک کے حوالے کی اور دوسرے ریکارڈ کا مطالبہ کیا۔

''امید ہے کہ دوسرا ریکارڈ کسی زندہ مریض کا ہوگا۔'' کلرک نے کہا۔

''ہاں وہ زندہ ہے۔'' کیٹ نے بے صبری سے جواب دیا۔

''نام؟'' کلرک نے پہلی فائل وہیں چھوڑ دی۔

''ولیم سائیٹنی۔''

دو منٹ کے اندر مطلوبہ فائل کیٹ کے ہاتھ میں تھی۔ کیٹ فائل کھولنے سے گھبرا رہی تھی۔ اسے تقریباً یقین تھا کہ وہ کیا دیکھنے جا رہی ہے۔ وہ کلرک کی ڈیسک کے پاس کھڑی تھی۔

کیٹ نے بالائی کور کھولا۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی نقل کیٹ کی آنکھوں میں چبھ رہی تھی۔

نام: ولیم سائیٹنی
تاریخ پیدائش: اگست، 17
وقت: 03:00

اگست سترہ، وہی دن۔ وقت میں، محض ایک گھنٹے کا فرق۔ بے بی گرل بروک کی موت کے ٹھیک ایک گھنٹے بعد ولیم سائیٹنی منظرِ عام پر آتا ہے۔

دونوں مولود..... ایک زندہ..... دوسرا مردہ۔ کیا اس سے بہتر کوئی وجہ ہو سکتی ہے..... مرڈر کی؟

''اوہ شیزنی، اس وقت؟'' شناسا آواز آئی۔ ''تم ابھی تک چارٹس میں الجھی ہوئی ہو؟''

کیٹ کو کرنٹ لگا۔ وہ جھٹکے سے گھومی۔ گائے سائیٹنی اندر داخل ہو رہا تھا۔ کیٹ نے تیزی سے چارٹ بند کیا۔ لیکن اگلی ساعت میں اس نے دیکھ لیا کہ کور پر جلی حروف میں ولیم سائیٹنی کا نام لکھا تھا۔ اس نے ہراس پر قابو پاتے ہوئے فائل سینے سے لگالی اور زبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجائی۔

بوکھلاہٹ میں اسے کوئی جواب نہیں سوجھا۔ ''تم، رات گئے..... کوئی سرجری وغیرہ؟'' الٹا اس نے سوال کر دیا۔

''پھر وہی خواری۔ کار ورکشاپ میں ہے۔ سوزن مجھے لینے آرہی ہے۔'' گائے نے کلرک کی تلاش میں کاؤنٹر کی جانب نظریں دوڑائیں۔ جو وقتی طور پر غائب ہوگئی تھی۔ ''وہ کہاں چلی گئی؟'' گائے کا اشارہ لیڈی کلرک کی طرف تھا۔

''ابھی تو وہ یہیں تھی۔'' کیٹ نے انچ انچ کر کے دروازے کی طرف کھسکنا شروع کیا۔

''تم نے ایوری کی بیوی کے بارے میں تو سنا ہوگا؟'' گائے نے کیٹ کی طرف دیکھا۔ وہ اپنی جگہ پر جم

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

گئی۔ دروازہ دو فٹ کے فاصلے پر تھا۔ ''ہاں، افسوسناک خبر تھی۔'' کیٹ نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری۔

''کیا بات ہے...... تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟'' گائے نے بغور کیٹ کو دیکھا۔

''نہیں، مجھے جانا چاہیے۔'' وہ دروازے سے گزرنے کے لیے تیار تھی۔ ایک ایک لمحہ قیمتی تھا۔ عین اس وقت لیڈی کلرک کی آواز بلند ہوئی۔ ''ڈاکٹر شیزنی۔''

''وہاٹ؟'' کیٹ پھر گھومی۔

''چارٹ، تم اسے ڈپارٹمنٹ سے باہر نہیں لے جا سکتیں۔'' کلرک بولی۔ کیٹ نے سختی سے چارٹ سینے کے ساتھ چپکایا ہوا تھا۔ گائے کی موجودگی میں وہ اسے واپس نہیں کرسکتی تھی۔ گائے، فوراً کور پر نام پڑھ لیتا۔ نہ ہی وہ گونگوں کے مانند کھڑی رہ سکتی تھی۔ اس کی دھڑکنیں تیز تر ہوتی جارہی تھیں۔

دونوں اسے تک رہے تھے۔ جواب کے منتظر تھے......

''اگر تم ابھی تک اسے مکمل پڑھ نہیں سکی ہو تو کاؤنٹر پر دیکھ لو۔'' کلرک نے پیشکش کی۔

وہ بمشکل اپنے قدموں کو قابو کرتے ہوئے کاؤنٹر کی جانب آئی۔ نبض کی رفتار بڑھتی جارہی تھی۔ ''مجھے ابھی اسے پڑھنا تھا۔'' اس نے غیر محسوس انداز میں فائل الٹی کر کے کاؤنٹر پر رکھ دی۔

''ٹھیک ہے تم یہاں دیکھ لو...... جب تک میں ڈاکٹر گائے کی مطلوبہ چیزیں لے کر آتی ہوں۔'' کلرک نے گائے کی پرچی اٹھائی جس پر مطلوبہ ریکارڈ کے بارے میں لکھا تھا۔ پرچی لے کر وہ فائل روم میں غائب ہوگئی۔

بھاگو یہاں سے...... نکلو کسی بھی طرح...... کیٹ کے ذہن میں نعرہ بلند ہوا۔ دروازے کی طرف نہ بھاگنے کے لیے اس نے ساری توانائی خرچ کردی اور عام سے انداز میں چلنا شروع کیا۔ وہ باہر نکل کر ہال وے تک پہنچ گئی۔

اس وقت عقب میں دور کہیں دروازہ بند ہونے کی آواز اس کی سماعت سے دھماکے کے مانند ٹکرائی۔

گائے سائینی، کوور کر...... اس کا دوست...... اور قاتل۔ صرف وہ جانتی تھی اور قاتل اس کے پیچھے تھا۔ وہ کتنی احمق تھی۔ اسے یقین تھا کہ EKG تبدیل کیا گیا تھا۔ یقینی بات تھی کہ وہ دوا کی وجہ سے مری تھی۔ سکسی نل کولن کی وائل کو تبدیل کیا گیا تھا یا اس میں ملاوٹ کی گئی تھی۔

اس کا ذہن EKG میں ہی اٹکا رہ گیا۔

☆☆☆

سرجن گائے اس دروازے کو گھور رہا تھا جس میں سے کچھ دیر پہلے کیٹ گزر کر گئی تھی۔ وہ کیٹ کو اچھی طرح جانتا تھا۔ اس نے کبھی بھی کیٹ کو اتنا بدحواس نہیں دیکھا تھا۔

وہ الجھن زدہ ذہن کے ساتھ کاؤنٹر کی طرف مڑا اور کلرک کا انتظار کرنے لگا...... دو چارٹ ابھی تک وہاں پڑے تھے۔ اس کی نظر چارٹ کے کور پر گئی اور رگوں میں برف جم گئی...... وہ منجمد حالت میں نام کو گھور رہا تھا۔

بروک، بے بی گرل

نہیں۔ ایسا نہیں ہوسکتا۔ یہ کوئی اور بروک ہے......

اس نے فائل کھولی...... ماں کا نام اور ڈیتھ سرٹیفکیٹ دیکھا...... یوں لگا، کسی نے دل میں چھری گھونپ دی ہو۔ جینیفر بروک...... وہی عورت، وہی بچی۔ اس کے جبڑے بھنچ گئے۔ اسے سوچنا پڑے گا۔ اسے خود کو پُرسکون رکھنا ہے۔ کوئی بھی اس کا تعلق، ماں اور بچی سے ثابت نہیں کرسکتا۔ متعلقہ افراد مرچکے ہیں اب کوئی نہیں ہے، جسے اس معاملے میں تشویش ہو......

یا کوئی ہے؟

دفعتاً اسے جھٹکا لگا۔ اس نے وہاں پڑے دوسرے چارٹ کی طرف دیکھا۔ وہ چارٹ جسے کیٹ نے ہچکچاہٹ کے ساتھ خود سے جدا کیا تھا۔ چارٹ الٹا پڑا تھا۔ گائے کے ذہن میں آنے والے خیال نے اس کی ٹانگیں لرزا دیں۔ اس نے جھپٹ کر چارٹ کو سیدھا کیا۔ اس کے بیٹے کا نام سامنے آگیا۔ اس کے پورے وجود پر چھا گیا۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ولیم سائینی کا نام دیکھ رہا تھا۔

کیٹ جان گئی تھی۔ اسے بالآخر یہاں تک پہنچنا ہی تھا کیٹ کو روکنا ہوگا، ہر صورت روکنا ہوگا۔

''یہ رہیں آپ کی فائلیں۔'' کلرک کی آواز آئی۔ پھر وہ عالم استعجاب میں کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔ گائے سنی ان سنی کرتا ہوا دروازے کی جانب بھاگ رہا تھا۔

یہ چوہے بلی کی دوڑ تھی۔ نہیں ایک گوریلا، بلی کے تعاقب میں تھا۔

☆☆☆

کیٹ ایلیویٹر سے اسپتال کی روشن لابی میں اُتری۔ وہاں افراد کی تعداد طوفانی آثار کے باعث کم ہوتی جارہی تھی۔ ایک سیکیورٹی گارڈ نظر آرہا تھا۔ کیٹ سیدھی پبلک فون کی طرف لپکی۔ فون ناکارہ تھا۔ دوسرے پر کوئی آدمی مصروف تھا۔ کیٹ اس کے عقب میں بے قراری سے انتظار کرنے لگی۔ وہ پولی کو فون کرنا چاہ رہی تھی اور آواز ڈیوڈ

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

کی سننا چاہتی تھی۔

وہ شخص فون سے ہٹنے پر آمادہ نظر نہیں آرہا تھا۔ کیٹ نے ادھر ادھر دیکھا۔ گارڈ بھی غائب تھا۔ لابی تیزی سے ویران ہوتی جارہی تھی۔ اس کا دل ہتھوڑے کے مانند پسلیوں کو کوٹ رہا تھا۔ جلد ہی وہ یہاں تقریباً تنہا رہ جاتی۔

اس نے فون پر لعنت بھیجی اور برسات میں اسپتال سے نکل گئی۔ ڈیوڈ کی ماں جنکس کی کار فاصلے پر کھڑی تھی۔ ٹروپکل طوفانی بارش میں تیز ہوا، کیٹ کی رفتار میں حائل تھی۔ تاہم وہ گاڑی تک پہنچ گئی۔ گاڑی اس کی نہیں تھی، لہٰذا مطلوبہ چابی تلاش کرنے میں اسے چند سیکنڈ لگے...... وہ پوری طرح شرابور ہوچکی تھی۔

جیسے ہی وہ کار ڈور کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر گئی۔ ایک وزنی، چوڑے ہاتھ نے اس کا بازو جکڑ لیا۔ کیٹ نے سر اٹھایا۔ سرجن گائے، سیاہ بادل کی طرح چھایا ہوا تھا۔

''ادھر کھسکو۔'' وہ غرایا۔

''گائے، میرا بازو۔'' کیٹ نے احتجاج کیا۔

''میں نے کہا، پسنجر سیٹ پر جاؤ۔''

کیٹ نے مایوسی کے عالم میں اطراف میں دیکھا۔ فرار کا امکان معدوم تھا۔ نہ کوئی اس کی چیخ پکار سننے والا تھا۔ کیٹ برابر والی نشست پر چلی گئی۔

''چابیاں دو۔''

کیٹ نے غور کیا کہ وہ دوسری طرف کا دروازہ کھول کر نکل جائے لیکن اسے یقین تھا کہ گائے، اسے گاڑی سے نکلنے سے پیشتر پکڑ لے گا۔ نہیں یہ موقع نہیں ہے۔ کیٹ نے سوچا اور چابیاں اس کے حوالے کردیں۔

''کہاں لے جارہے ہو؟''

''کسی بھی جگہ۔ میں بولوں گا اور تم سنو گی۔''

کیٹ کی نظر سگنل پر تھی۔ گاڑی رکی تو وہ نکل بھاگے گی۔ گائے اس کا ارادہ بھانپ چکا تھا۔ اس نے بازو پکڑ کے کیٹ کو اپنی جانب کھینچا اور رفتار بڑھائی۔ گاڑی بتی سرخ ہونے سے پہلے گزر گئی۔ فری وے پر جانے سے پیشتر وہ آخری سگنل تھا۔

کیٹ نے دیکھا کہ اسپیڈو میٹر کی سوئی ساٹھ کے ہندسے پر تھرک رہی تھی۔ اس کا چانس نکل گیا تھا۔ اب اس رفتار پر کوئی ایڈونچر کرنا، خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف تھا۔

گائے نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ ''کیٹ تمہارا، اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تمہیں شکار بننے کی ضرورت نہیں تھی۔''

''ایلن میری مریضہ تھی...... ہماری مریضہ......''

''اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم مجھے اور فیملی کو برباد کردو۔''

''اور ان کی زندگیاں جو مرچکے ہیں۔''

''وہ اب ماضی ہے...... اسے ماضی ہی رہنے دو۔''

''مائی گاڈ، میں سوچتی تھی کہ میں تمہیں سمجھ چکی ہوں...... تمہیں اپنا دوست سمجھتی تھی۔''

''مجھے اپنی بیوی سوزن اور بیٹے کی حفاظت کرنی ہے۔'' گائے نے کہا۔

''پانچ سال بعد وہ تم سے تمہارا بیٹا نہیں چھین سکتے تھے۔ کورٹ بھی ولیم کو تمہاری کسٹڈی میں دینے کا پابند ہوجاتا۔''

''میں جانتا ہوں...... حتیٰ کہ ولیم کو کوئی بھی پاگل ڈیکر کے حوالے کرنے پر تیار نہ ہوتا۔ ان سب کی مجھے چنداں فکر نہیں تھی۔ نہیں نہیں...... مسئلہ سوزن کا تھا۔''

بارش کی وجہ سے ہائی وے مخدوش ہوگیا تھا۔ گاڑی کی رفتار زیادہ تھی۔ گائے کے دونوں ہاتھ مضبوطی سے اسٹیئرنگ وہیل پر جمے ہوئے تھے۔ کیٹ نے سوچا کہ اگر وہ اس موقع پر گائے پر جھپٹ پڑے تو کوئی طاقت گاڑی کو بے قابو ہونے سے نہیں روک سکے گی۔ لیکن دونوں مارے جائیں گے۔ اسے کسی اور موقع کا انتظار کرنا ہوگا۔ کوئی بند گاڑی، ٹریفک جام...... کوئی ایسی چیز جو گائے کو رفتار کم کرنے پر مجبور کردے۔

''میں سمجھی نہیں۔'' اس نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''سوزن کا کیا تعلق ہے؟''

''وہ حقائق سے لاعلم ہے۔''

کیٹ، دریائے حیرت میں ڈوب گئی۔

''ہاں، وہ ولیم کو اپنا ہی بیٹا سمجھتی ہے۔''

''یہ کیسے ہوسکتا ہے؟''

''یہ میرا اسیکرٹ ہے۔ پانچ سال سے میں نے سوزن کو لاعلم رکھا ہوا ہے...... وہ ولادت کے وقت بے ہوش تھی، جب ہمارا بچہ پیدا ہوا۔ ہلچل مچ گئی، رش...... پینک...... افراتفری...... C سیکشن کا بُرا حال تھا۔ وہ ہمارا تیسرا بچہ تھا کیٹ۔ ہمارا آخری چانس، آخری امید۔ وہ لڑکی تھی...... اور...... اور وہ بھی مردہ پیدا ہوئی۔'' گائے خاموش ہوگیا۔ گلا صاف کرکے وہ گویا ہوا تو اس کی آواز میں کرب تھا۔ ''میرا دماغ کام نہیں کررہا تھا کہ سوزن کو کیا بتاؤں گا۔ وہ پُرسکون حالت میں سوئی ہوئی لگ رہی تھی اور میں اس کے پاس مردہ بچی کو لیے کھڑا تھا۔''

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

''اور...... اور تم نے جینی بروک کا لڑکا لے لیا۔ بروک نے لڑکی کو نہیں لڑکے کو جنم دیا تھا۔ مجھے بہت تاخیر سے خیال آیا کہ جینی کی لڑکی زندہ ہے...... اس سے بھی زیادہ دیر یہ معلوم کرنے میں لگی کہ وہ لڑکی نہیں لڑکا تھا...... جس کا نام ولیم سائیٹنی تھا۔ اس وقت تم وہاں آ گئے اور مجھے بھاگنا پڑا۔''

''گاڈ...... یہ سب خدا کی طرف سے تھا۔ اس وقت مجھے یہی لگا کہ یہ خدا کی مرضی ہے۔ جینی ایک لڑکے کو جنم دے کر مری تھی۔ صحت مند لڑکا۔ جو رو رہا تھا۔ کوئی اس کا نہیں تھا۔ باپ کا کچھ پتا نہیں تھا۔ وہاں بچے کا کوئی رشتے دار بھی نہیں تھا۔ دوسری طرف سوزن ہوش میں آ رہی تھی۔ میں تیسری مرتبہ مردہ بچہ اس کے حوالے کرتا تو خود اس کا بچنا محال تھا۔ خدا نے ہماری مشکل آسان کر دی تھی۔ یہ آسمانی منصوبہ تھا۔ ہم سب، این، ایلن، ہنری نے ایسا ہی محسوس کیا۔ اگرچہ ہنری متفق نہیں تھا۔ میں نے اسے سمجھایا۔ درحقیقت میں نے اس کی منت سماجت کی......

''اسی وقت سوزن نے آنکھیں کھولیں اور کمزور آواز میں بے بی کے بارے میں پوچھا۔ ہنری نے ہتھیار ڈال دیے۔ ایلن دوسرے کمرے سے نومولود لڑکے کو لے کر آ گئی اور اسے سوزن کی گود میں ڈال دیا۔ سوزن...... میری سوزن نے بچے کو دیکھا اور رونے لگی۔''

گائے نے آستین سے آنکھیں صاف کیں۔

''اس وقت سب کو احساس ہوا کہ یہ ٹھیک ہو گیا ہے۔''

ہاں ٹھیک تھا۔ اس سے بہتر کیا ہوتا۔ کیٹ نے سوچا۔ ماں کو بیٹا اور بیٹے کو ماں مل گئی۔ لیکن اس فیصلے نے چار پانچ افراد کی جان لے لی اور اب خود اس کی باری تھی۔

کار کی رفتار اچانک دھیمی ہو گئی۔ ہیوی ٹریفک تھا۔ فاصلے پر پالی ٹنل نظر آ رہی تھی۔ کیٹ ذہنی طور پر کودنے کے لیے تیار ہو گئی۔ اس نے دھیرے سے ہاتھ کو حرکت دی اور رفتار مزید کم ہونے کا انتظار کرنے لگی۔

کیٹ کو موقع ہی نہیں ملا۔ گائے نے پالی ٹنل کی سمت سے رخ بدلا اور چھدرے جنگل کی ترچھی سڑک پر گاڑی ڈال دی۔ سڑک کی ابتدا میں ''پالی لک آؤٹ'' کا بورڈ لگا تھا۔ سڑک بلند پہاڑی پر چڑھ رہی تھی۔ چوٹی پر وہ مقام تھا جہاں سے ناکام عاشق خودکشی کرتے تھے...... مرڈر کے لیے وہ ایک بہترین مقام تھا...... ناہموار سڑک پر جھاڑ جھنکاڑ کے درمیان راستہ بناتی گاڑی اوپر جا رہی تھی۔ درختوں کی جھکی ہوئی شاخیں ونڈ شیلڈ سے ٹکرا رہی تھیں۔ لیکن کیٹ کو صرف ایک بات کی پروا تھی، فرار۔ کیسے فرار ہوا جائے؟ گائے کی طاقت بھی اس کے تن و توش کے مطابق تھی۔ کیٹ نتائج سے بے پروا ہو کر دروازے پر جھپٹی۔ دروازہ کھولنے سے پہلے ہی گائے نے عقب سے کیٹ کے لباس پر ہاتھ مارا...... کیٹ پلٹ کر دو مٹھیوں کے ساتھ حملہ آور ہوئی۔ کار نے لہرانا شروع کیا۔

گائے کی غیر معمولی قوت نے فیصلہ کن کردار ادا کیا۔ اس کا ایک ہاتھ مستقل اسٹیئرنگ وہیل پر تھا۔ اگلا فینڈر درخت سے ٹکرایا۔ تاہم گائے گاڑی کو واپس سڑک پر لانے میں کامیاب ہو گیا۔ کیٹ ہانپ رہی تھی۔ چوٹی سو گز دور تھی۔

یہ فاصلہ چند سیکنڈ میں طے ہو گیا۔ گائے نے گاڑی روکی اور انجن بند کر دیا، بارش، بوندا باندی میں تبدیل ہو گئی تھی۔ گائے کافی دیر تک خاموش بیٹھا رہا، پہاڑی کے دوسری جانب گہری کھائی تھی۔

''تم نے پاگل پن کیوں دکھایا؟'' آخر کار وہ بولا۔

''جان بچانے کے لیے کچھ تو کرنا تھا'' وہ نڈھال ہو چکی تھی۔ ''دوسروں کے مانند تمہیں آخر مجھے بھی قتل کرنا ہے۔''

''وہاٹ؟ مجھے کیا کرنا ہے؟''

کیٹ نے سر اٹھایا۔ اس کی آنکھیں گائے کی نظروں کو ٹٹول رہی تھیں۔ اسے اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا کہ گائے کیا کہہ رہا ہے۔ ''کیا یہ آسان تھا؟'' وہ نرمی سے بولی۔ ''این کا گلا کاٹنا، اسے تڑپتے مرتے دیکھنا؟''

''اوہ گاڈ، تم کیا سمجھ رہی ہو؟'' گائے نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں لے لیا۔ گاڑی رکی ہوئی تھی۔ کیٹ بھاگنے کی کوشش کر سکتی تھی۔ گائے کی توجہ بھی اس کی جانب نہیں تھی۔ تاہم گائے کے رویے کے باعث اس کا منہ کھلا رہ گیا...... کیا گائے قاتل نہیں ہے؟ اچانک سرجن گائے نے سر اٹھایا اور ہنسنے لگا۔ اس کی ہنسی بلند تر ہوتے ہوئے قہقہوں میں تبدیل ہو گئی۔ اس کا پورا جسم ہل رہا تھا۔ پھر اس کی ہنسی سسکیوں میں تبدیل ہو گئی...... وہ دوسری گاڑی کی ہیڈ لائٹس کی طرف توجہ نہ دے سکا۔

کیٹ نے اطراف میں نظر ڈالی تو ایک اور گاڑی بلندی کی طرف آتی دکھائی دی۔ بھاگنے کا یہ بہترین موقع تھا لیکن وہ ساکت اپنی جگہ بیٹھی رہی۔ اسے بخوبی ادراک ہو گیا تھا کہ گائے اسے نقصان پہنچانا نہیں چاہتا۔ قتل تو دور کی بات تھی۔

گائے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ کیٹ بھی باہر آ گئی۔ گاڑی کے سامنے سے گھوم کر وہ گائے کے قریب آئی۔ اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔

''تو تم نے کسی کو قتل نہیں کیا؟''

گائے خاموش تھا۔ تاثرات میں اذیت اور الجھن کا عنصر نمایاں تھا۔ اُداسی اس کے پورے سراپا سے جھلک رہی تھی۔ اس نے سر اٹھا کر ایک گہری سانس لی۔ ''میں اپنے بیٹے کے لیے کچھ بھی کرسکتا ہوں...... لیکن، مرڈر؟'' اس نے نفی میں سر ہلایا۔ ''اوہ گاڈ، یہ میرے بس کی بات نہیں تھی...... ڈیکر جب باہر آیا تو بچے کی تلاش میں تھا۔ وہ ایک بے ضرر انسان تھا۔ مجھے خطرہ محسوس ہوا۔ تاہم میں اس کا بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔''

''اسے کیونکر معلوم ہوا تھا کہ نومولود بچ گیا تھا؟''

''وہاں ایک اور ڈاکٹر بھی تھا۔''

''ڈاکٹر وان؟''

''ہاں، تاہم بعد ازاں وہ بھی ایکسیڈنٹ میں مارا گیا تھا۔ میں سمجھا کہ اب سب ٹھیک ہوگیا ہے۔ ڈیکر اسٹیٹ اسپتال میں تھا۔ گولی کا زخم ٹھیک ہونے کے بعد اس کا نفسیاتی علاج شروع ہوگیا تھا۔ اسے فاتر العقل قرار دے دیا گیا تھا۔ لہٰذا اس کی بات کی کوئی اہمیت نہیں تھی......

''تاہم باہر آکر بظاہر اس نے چھان بین شروع کر دی۔ میرے خیال میں اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے سے معاملہ الجھنا شروع ہوجاتا۔ میں نے کوئی نوٹس نہیں لیا۔ لیکن جب ہنری ٹینا کا قتل ہوا تو مجھے پریشانی لاحق ہوئی۔ ہنری کو قتل کرنے کا جواز صرف ڈیکر کے پاس تھا...... پھر این میرے پاس آئی اور بتایا کہ ڈیکر کئی بار اس کا تعاقب کرچکا ہے۔ وہ سخت گھبرائی ہوئی تھی۔ ہنری کا قتل اس کے علم میں تھا۔ میں نے اسے کچھ پیسے دیے کہ وہ سان فرانسسکو اپنے بھائی کے پاس چلی جائے لیکن وہ ڈیکر کے ہتھے چڑھ گئی۔''

''گائے، ڈیکر قاتل نہیں تھا۔ وہ تو خود کسی کے ہاتھوں مارا گیا تھا؟''

گائے نے ناقابلِ یقین نظروں سے کیٹ کو دیکھا۔

''کیٹ تمہیں پتا ہے کہ تم کیا کہہ رہی ہو؟''

''ہاں۔'' کیٹ نے ڈیکر کی سر کی چوٹ کے بارے میں بتایا۔ اپنی تمام تفتیش گوش گزار کی۔ کئی باتیں وہ گول کر گئی جس میں ٹیوڈ کا ذکر بھی شامل تھا۔ ''گائے مجھے اپنی کوشش کرنی ہی تھی...... تم جانتے ہو کہ میرا پروفیشن ہی میری زندگی ہے۔ آج جب میں راز کی تہ تک پہنچی کہ ولیم ساٹینی کون ہے تو تم وہاں آگئے...... میں تم سے جان بچا کر بھاگی۔ اب تم کہہ رہے ہو کہ تم قاتل نہیں ہو...... اور ڈیکر خود مقتول ہے۔ تم پولیس سے تصدیق کرسکتے ہو۔''

دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

حیرت کی زیادتی سے سرجن کے نقوش بگڑ گئے پھر اس کی پیشانی پر موٹی سلوٹیں نمودار ہوئیں، اس نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا۔ عین اسی وقت دھندلی فضا میں سے ایک چہرہ نمودار ہوا۔ کیٹ دوسری گاڑی کو بھول چکی تھی۔ قدموں کی آہٹ کے ساتھ مخصوص کلک کی آواز بھی سنائی دی۔

سوزن کو دیکھ کر گائے پر سکتہ طاری ہو گیا۔ ڈوبتی شام اور دھند کے باوجود سوزن کے سرخ بال شعلوں کا منظر پیش کر رہے تھے۔ کیٹ سانس روکے، سوزن کے ہاتھ میں موجود گن کو دیکھ رہی تھی۔

''گائے، تم ایک طرف ہو جاؤ۔'' سوزن نے گویا حکم جاری کیا۔ گائے سکتے کی کیفیت سے باہر نہیں آ پایا تھا اور بے یقینی کے عالم میں اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔

''تم تھیں؟'' کیٹ نے سرگوشی کی۔ ''شروع سے۔ وہ چارلس ڈیکر......''

''کیٹ، تم نہیں سمجھو گی۔ تم ان مرحلوں سے نہیں گزری ہو جن سے ایک ماں کو گزرنا پڑتا ہے اور ایک ایسی ماں جو پہلے ہی دو مردہ بچوں کو جنم دے چکی ہو۔ خوف، اذیت، اندیشے، نہیں، نہیں، تم نہیں سمجھ سکتیں۔''

بھرائی ہوئی آواز گائے کے حلق سے نکلی۔ ''مائی گاڈ، سوزن۔ تمہیں احساس ہے کہ تم کیا کر چکی ہو؟''

''ہاں، جو تم نہیں کر سکتے تھے... اس لیے مجھے کرنا پڑا۔ طویل عرصے تک میں ولیم کے بارے میں نہیں جان سکی۔ گائے، تمہیں مجھے بتا دینا چاہیے تھا۔ مجھے ٹینا کا سے معلوم ہوا تھا۔''

''اور تم نے اتنے افراد مار دیے، سوزن؟''

''ایلن کو بھی؟'' کیٹ نے کہا۔

''ایلن کو میں نے نہیں مارا۔''

''کیا مطلب؟''

''وائل میں دوا نہیں بلکہ پوٹاشیم کلورائیڈ تھا۔ تم نے ایلن کو ہلاکت خیز ڈوز دیا تھا۔'' سوزن نے شوہر کو دیکھا۔ ''ڈارلنگ، میں تمہیں بچانا چاہتی تھی اس لیے EKG میں نے تبدیل کر دیا۔ جعلی EKG پر کیٹ کے دستخط بھی میں نے کیے تھے...... گائے اب تم ایک طرف ہو جاؤ۔'' سوزن نے گن سیدھی کی۔

''کیٹ مجھے معاف کرنا...... ولیم کی خاطر۔''

''نہیں سوزن، تم ایسا نہیں کر سکتیں۔''

''وہ میرے بیٹے کو لے جائیں گے۔''

''ایسا کچھ نہیں ہو گا، میرا یقین کرو۔'' کیٹ نے کہا۔

''بے وقوفی مت کرو۔ میں کئی قتل کر چکی ہوں اور تم واحد گواہ ہو۔ صرف تم جانتی ہو۔''

''میں بھی جان گیا ہوں۔'' گائے کا سکتہ ٹوٹ گیا۔

''کیا تم مجھے بھی مار دو گی؟''

''تم میرے شوہر ہو۔ تمہاری طرف سے خطرہ نہیں ہے۔''

''سوزن گن مجھے دے دو۔'' گائے آہستہ سے آگے بڑھا۔ اس کی آواز میں نرمی اور التجا تھی۔ ''پلیز ڈارلنگ، میں سب سنبھال لوں گا...... کچھ نہیں ہو گا۔'' اس نے ہاتھ دراز کیا۔

سوزن نے ایک قدم پیچھے ہٹایا۔ ہاتھ کانپا۔ گن کا رخ گائے کی جانب ہو گیا۔ ''سوزن، کیا کر رہی ہو؟''

''پلیز گائے......''

گائے نے ایک قدم اور بڑھایا۔ ''آئی لو یو۔''

''میں جانتی ہوں۔'' سوزن لرز اٹھی۔

''گن دے دو مجھے۔'' دونوں کے ہاتھوں کے درمیان چند انچ کا فاصلہ رہ گیا تھا۔

کیٹ کے دماغ میں آندھیاں چل رہی تھیں۔ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ پاگل ڈیکر نہیں بلکہ سوزن تھی...... یا گائے کے ساتھ وہ سب تھے جنہوں نے پانچ سال پہلے بظاہر ایک اچھا فیصلہ کیا تھا۔

سوزن ایک جگہ رک گئی۔ گائے محبت آمیز نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ سوزن کے چہرے پر شکست خوردگی کے آثار تھے۔ گائے نے بھی محسوس کر لیا اور ذرا بڑھ کے گن بیرل پکڑ لی، اس نے گن کھینچی۔ تاہم سوزن کی گرفت ڈھیلی نہیں ہوئی تھی۔ دفعتاً اس کے اندر کوئی آخری چنگاری بھڑک اٹھی۔ سوزن نے گن واپس کھینچی۔

''گائے، گن چھوڑ دو۔'' وہ چلّائی۔

''سوزن، مت کرو...... دے دو مجھے۔'' چند ثانیے کے لیے دونوں میں کشمکش ہوئی۔ معاً گن کا زاویہ بدلا گیا اور دھماکے نے ان دونوں کو ساکت کر دیا۔ دونوں تعجب اور تکلیف کے عالم میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ حقیقت کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں تھے...... گائے لڑکھڑا کے پیچھے ہٹا۔ گولی اس کی ٹانگ میں لگی تھی۔

''نہیں۔'' سوزن کی چیخ بلند ہوئی۔ وہ تنویمی انداز میں کیٹ کی طرف مڑی۔ کیٹ نے لمحہ ضائع کیے بغیر دوڑ لگا دی۔ سوزن نے دھندلی فضا میں اندھا دھند گولی چلا دی۔ کیٹ محفوظ رہی، پتا نہیں گولی کس طرف گئی۔

کیٹ کو ہوش نہیں تھا کہ گاڑیاں اور سڑک کدھر

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ہے...... اسے کس طرف بھاگنا ہے۔ بس ایک ہی خیال تھا کہ زیادہ سے زیادہ دور نکل جاؤ۔ دھند کا تعاون اس کے ساتھ تھا۔

اچانک زمین بلندی کی طرف ترچھی ہوگئی۔ وہ ایک چٹان تھی جس پر کہیں کہیں جھاڑیاں نظر آرہی تھیں۔ کیٹ گھومی تو اسے احساس ہوا کہ سڑک کی طرف جانے کے لیے اسے سوزن کا سامنا کرنا پڑے گا۔

عقب سے سوزن کی آواز آئی۔ ''یہ سڑک کہیں نہیں جاتی، کیٹ۔ احتیاط کرنا، ورنہ گہرائی میں گر کر ماری جاؤ گی۔''

کیٹ نے آوازوں سے محسوس کیا کہ سوزن قریب آتی جارہی ہے۔ وہ جانتی تھی کہ شکار پھنس چکا ہے لیکن کیٹ شکار نہیں تھی۔ اس نے احتیاط ترک کر دی اور اچھل کر بھاگی، ٹوٹی پھوٹی سڑک میں جا بجا دراڑیں اور سوراخ تھے۔ بعض جگہ سے تو سڑک غائب ہی ہوگئی تھی۔ اس جگہ پر جھاڑیاں زیادہ تھیں۔ بعض جھاڑیاں تو چھوٹے درختوں میں تبدیل ہو چکی تھیں۔

تاریکی بھی تیزی سے بڑھ رہی تھی۔ نگاہ کی رسائی محدود ہوتی جارہی تھی۔ تاہم یہی تاریکی، سیاہ چادر بن کے کیٹ کو چھپا سکتی تھی۔

لیکن وہ کہاں چھپے گی؟ دائیں جانب دیوار نما پہاڑی سلسلہ تھا۔ بائیں سڑک کے بعد خستہ فٹ پاتھ کے بعد اندھی گہرائیاں تھیں۔ کوئی چانس نہیں تھا۔ اسے سیدھا آگے ہی جانا تھا۔ ایک قدرے گول فٹ بال نما پتھر سے الجھ کر گری اور فوراً ہی کھڑی ہوگئی۔ موت تعاقب میں تھی۔ کیٹ کو احساس نہیں ہوا کہ اس کے گھٹنے میں چوٹ آئی تھی۔ وہ چل رہی تھی نہ دوڑ رہی تھی۔ البتہ ذہن پوری رفتار سے دوڑ رہا تھا۔ اگر وہ بچ نہ سکی تو گولی کا نشانہ بنے گی یا پھر اس کی لاش بائیں جانب کی گہرائی سے ملے گی......

ذرا دیر کے لیے دھند کا سایہ ہٹا تو کیٹ نے دائیں جانب پہاڑی نما دیوار پر گھنی جھاڑیاں دیکھیں۔ جھاڑیوں کے درمیان غار کا دہانہ بھی واضح تھا۔ پتا نہیں غار تھا یا کوہ تھی۔ مدد آنے تک وہ، وہاں چھپ سکتی تھی۔ تاہم وہ جھاڑیوں کی مدد سے اوپر جانے لگی۔ خطرہ تھا کہ اس کے قدموں سے کوئی پتھر کھسک کر نیچے نہ جا پڑے۔ جس کی آواز سوزن کو چوکنا کر سکتی تھی۔ جھاڑیوں کے بغیر اس کا وہاں پہنچنا ناممکن تھا۔ سوزن کے قدموں کی آواز سر پر تھی۔ کیٹ جھاڑیوں میں سمٹ کر سنگی دیوار کے ساتھ چپک گئی۔ اس وقت ہوا نے بادلوں کو اس جانب دھکیلا...... کیٹ کا نظر میں آنا ممکن نہیں تھا۔ البتہ کسی بھی قسم کی آواز جان لیوا ثابت ہوتی۔

سوزن کے قدموں کی آہٹ عین اس جگہ تھم گئی جہاں چند گز اوپر کیٹ مکھی کے مانند چپکی ہوئی تھی۔ آہٹ دوبارہ ابھری...... پھر آگے بڑھتی چلی گئی۔ ٹھنڈ کے باوجود کیٹ پسینے میں نہا گئی تھی...... کیچڑ، پسینہ، بارش کا پانی، وہ حال سے بے حال ہو چکی تھی۔ ٹانگ میں درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ اس نے ہمت جمع کی اور اوپر کھسکنا شروع کیا۔ سانس دھونکنی کے مانند چل رہی تھی۔ کیچڑ زدہ کھوہ تک پہنچ کر اس کی ہمت جواب دے گئی۔ اس کے ایک ہاتھ میں کھوہ کا کنارہ تھا اور دوسرے ہاتھ میں جھاڑی کی شاخ، کیٹ نے گہری گہری سانسیں لے کر بچی کھچی توانائی جمع کی اور کسی نہ کسی طرح کھوہ میں گھس گئی۔

بڑھتی ہوئی تاریکی اس کے لیے حفاظت کا سامان مہیا کر رہی تھی۔ وہ سمٹی ہوئی نڈھال حالت میں پڑی تھی۔ بند آنکھوں کے پیچھے ڈیوڈ کا تصور تھا۔ لیکن اسے کیسے پتا چلے گا؟ وہ اگر مرگئی تو اس کا ردِعمل کیا ہوگا؟ کاش وہ ڈاکٹر ٹیم چک کو بتا دیتی کہ وہ مڈ پیک اسپتال جائے گی لیکن اس وقت تو اس کا ارادہ ایسا نہیں تھا۔ وہ تو واپس ڈیوڈ کی ماں کے گھر جارہی تھی...... اسے یقین تھا کہ ڈیوڈ اسے ڈھونڈ رہا ہوگا۔

کیٹ نے چہرہ دونوں بازوؤں میں چھپالیا اور رونے لگی۔ تاریکی چھانے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ غالباً موسم اور دھند کی وجہ سے مغالطہ ہو رہا تھا کہ اندھیرا ہونے والا ہے۔ کیٹ کا سارا جسم اکڑ سا گیا تھا۔ اس نے وہاں بمشکل دس منٹ گزارے ہوں گے۔ معاً وہ چونک اٹھی۔ قدموں کی آہٹ پھر ابھری تھی۔ آواز اسی جانب آرہی تھی۔

''تم اوپر چھپی ہو؟'' سوزن کا قہقہہ بلند ہوا۔ ''میں مس کر گئی تھی۔ بہرحال بدقسمتی سے اس قسم کے سوراخوں کا دوسرا سرا بند ہوتا ہے کیٹ۔'' سوزن کی آواز میں جنون تھا۔ ''پتھروں کے لڑھکنے کی آواز آئی۔ وہ اوپر چڑھ رہی ہے۔

کیٹ کی سرکشی اور غصے نے سر اٹھایا۔ وہ پیچھے کی طرف اندر نہیں جا سکتی تھی۔ باہر نکل کر نیچے نہیں اتر سکتی تھی۔ وہ پاگل عورت گن لیے اوپر آرہی تھی۔ ایک ہی راستہ تھا۔ خطرناک رسک۔ کیٹ کو یہاں سے نکل کر مزید اوپر جانا پڑے گا۔

کیٹ نے نئے ولولے کے ساتھ حرکت کی۔ اس نے اطراف کا جائزہ لیا اور مٹھی کے برابر ایک پتھر اٹھالیا۔ گن کے مقابلے میں پتھر کی کیا حقیقت تھی۔ تاہم اس وقت یہ بھی بہت تھا۔ کیٹ کو تھوڑا سا وقت چاہیے تھا۔ وہ احتیاط

سے دہانے کی طرف آئی......سوزن کا چہرہ اوپر کی جانب ہی تھا۔ دونوں کی نظریں ملیں۔ دونوں کی نظروں میں ایک جیسا تاثر تھا۔ ایک زندگی کے لیے برسرِ پیکار تھی۔ دوسری بیٹے کے لیے لڑ رہی تھی۔ کیٹ نے بوکھلاہٹ میں دیکھا کہ سوزن اس کی توقع سے زیادہ اوپر آچکی تھی۔ دونوں میں سے کوئی پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا، کسی قسم کا سمجھوتا ممکن نہیں تھا۔ ایک کو مرنا تھا، یہی انجام تھا۔

سوزن نے نشانہ لیا۔ ادھر کیٹ نے تاک کر پتھر پھینکا۔ پتھر اوپر سے نیچے گیا تھا۔ وہ سوزن کے شانے سے ٹکرایا۔ وہ فائر بھول کر نیچے کی جانب پھسلی۔ ایک شاخ تھام کر اس نے خود کو سنبھالا۔

اس اثنا میں کیٹ کھوہ سے نکل کر پہاڑی پر چڑھنے لگی۔ خودرو جھاڑیوں کی شاخوں کے بغیر یہ ممکن نہیں تھا۔ بعض جگہ اسے پہاڑی رخنوں میں انگلیاں پھنسانی پڑتیں۔ متعدد شاخیں بمشکل ایک فٹ بلند تھیں۔ تاہم کہیں کہیں اسے قدم جمانے کا موقع بھی مل جاتا۔ ہاتھ پیروں پر خراشیں پڑ گئی تھیں۔ کانٹوں نے آستینوں کو چیتھڑوں میں تبدیل کر دیا تھا......موت کا خوف اسے آگے بڑھا رہا تھا۔ اس وقت نیچے سے فائر کیا گیا۔ گولی پتھر سے ٹکرائی اور ایک چھوٹا ٹکڑا ٹوٹ کر کیٹ کے چہرے سے ٹکرایا۔

سوزن کوئی شوٹر نہیں تھی۔ فاصلہ زیادہ نہیں تھا۔ باوجود اس کے امکان کم ہی تھا کہ وہ ٹھیک نشانہ لے پاتی۔ مستزاد یہ کہ موسم کی بدنمائی کے علاوہ وہ دونوں ہی ایک انتہائی بے تکی اور خطرناک جگہ پر گویا لٹکے ہوئے تھے۔

کیٹ نے سر اٹھا کے دیکھا اور لرز اٹھی۔ ڈھلوان پہلے ہی خاصی ترچھی تھی۔ لیکن اس کا اختتامی حصہ عمودی صورت اختیار کر گیا تھا۔ کیا وہ کم ہوتی ہوئی طاقت کے ساتھ اس مخدوش ٹکڑے کو کراس کر لے گی؟ وہاں بیل کی شکل کے نباتات موجود تھے......کیٹ دیوانہ وار خود کو گھسیٹ رہی تھی۔ اس کے دونوں جوتے اُتر چکے تھے۔

جوتوں کی غیر موجودگی میں کیٹ اپنے پیر زیادہ آزادی کے ساتھ استعمال کر رہی تھی۔ پہاڑی کی چوٹی چند فٹ دور تھی۔ اس کا بدن سُن ہو چکا تھا۔ ایک ایک انچ جانے کے لیے عضلات ٹوٹے جا رہے تھے۔ بالآخر اس نے معرکہ سر کر لیا۔ مسطح گیلی زمین پر لیٹی وہ بُری طرح ہانپ رہی تھی۔ اس کے دل نے کہا کہ آنکھیں بند کرو اور سو جاؤ۔ تاہم یہ ممکن نہیں تھا

کیٹ لڑکھڑاتی ہوئی اٹھی۔ وہ اتنی تھک چکی تھی کہ اوپر پہنچنے کی خوشی محسوس نہ کر سکی۔ اس نے دیکھا کہ پہاڑ کی چوٹی درحقیقت کچھ فاصلے پر تھی۔ تاہم یہ فاصلہ اتنا ترچھا نہیں تھا۔ کیٹ نے آگے بڑھنا شروع کیا......لیکن چند قدم دور ہی سفر تمام ہو گیا۔

دھماکے کی آواز آئی۔ کیٹ نے کسی قسم کی تکلیف محسوس نہیں کی، سوائے حیرت کے۔ گولی اس کے شانے سے ٹکرائی تھی۔ وہ لہرائی...... زمین و آسمان گھوم گئے۔ وہ پشت کے بل گری اور چوٹی کی طرف لڑھک گئی...... بلکہ لڑھکتی چلی گئی۔

چوٹی کی مٹی میں اُگنے والی سخت جان مخصوص گھنی جھاڑیوں نے، جس کی جڑیں گہرائی میں اتر جاتی ہیں، کیٹ کی جان بچالی۔

ٹانگوں میں الجھنے سے کیٹ کے گرنے کی رفتار کم ہوئی اور اس نے ہوش سنبھالتے ہوئے، صحت مند ہاتھ سے خودرو پودے کی جڑ تھام لی۔ وہ چوٹی کے کنارے پر تھی۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا تھا۔ وہ ذہن میں اترنے والی دھند صاف کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ کیٹ نے نیچے گہرائی میں دیکھا۔ دور سڑک کسی پتلی لکیر کے مانند نظر آ رہی تھی۔ اس کے کانوں میں پولیس سائرن کی ہلکی ہلکی آواز آ رہی تھی۔

کیٹ نے واہمہ سمجھ کر سوزن کی طرف نظر ڈالی۔

سوزن گن تانے اس کے سر پر کھڑی تھی۔ سائرن کی آواز بلند ہوتی جا رہی تھی۔ کیٹ کے حواس بحال ہو چکے تھے۔ سائرن کی آواز اس کا وہم نہیں تھا۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

”سوزن، مجھے مارنے کا اب کوئی فائدہ نہیں ہے۔“

”تم ولیم کے بارے میں جانتی ہو؟“

”آنے والے بھی جان جائیں گے۔“ کیٹ نے نحیف آواز میں کہا۔

”تم بتاؤ گی تو انہیں معلوم ہوگا۔“

”دیر ہو گئی ہے۔ میں بتاؤں یا نہ بتاؤں۔ خود کو سنبھالو۔“

”نہیں۔“ سوزن چیخ اٹھی۔

کیٹ نے دیکھ لیا کہ سوزن کا اعتماد ٹوٹ رہا ہے۔

”تمہیں مدد کی ضرورت ہے۔ میں تمہاری مدد کروں گی۔“ کیٹ نے کہا۔

دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں......معاً ہوا کے دوش پر کیٹ کی سماعت نے ایک اور آواز سنی۔ وہ ڈیوڈ کی آواز تھی۔ جو بار بار اس کا نام لے کر چلا رہا تھا۔ کیٹ کو شک ہوا کہ یہ بھی اس کا وہم ہے۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

یک دم اس کے اندر زندگی نے کروٹ لی۔
''سوزن پلیز، گن چھوڑ دو۔''
سوزن کے جسم نے حرکت کی۔ تاہم گن اب بھی اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے آوازیں سن لی تھیں۔
''کیا تمہیں احساس نہیں ہے؟'' کیٹ نے آواز بلند کرنے کی کوشش کی۔ ''اگر تم نے مجھے ختم کیا تو ولیم کو پاس رکھنے کا آخری سہارا بھی کھو دو گی۔''
کیٹ کے الفاظ نے سوزن کو جیسے نچوڑ کے رکھ دیا۔ اس کے ہاتھ پہلو میں گر گئے۔ گن زمین پر جا پڑی۔ وہ ساکت کھڑی تھی۔ پھر اس کا سر نیچے جھک گیا۔ جیسے وہ سوگ منا رہی ہو پھر وہ مڑی اور نیچے سڑک کی طرف دیکھا۔
نیچے سے بلند ہونے والی چیخ و پکار کہہ رہی تھی کہ ان دونوں کو دیکھ لیا گیا ہے۔
''یادیں...... اچھی یادیں...... اس کے پاس میری اچھی یادیں رہیں گی۔ صرف یادیں۔'' سوزن نے سرگوشی کی۔
وہ ہوا کا جھونکا تھا یا کچھ اور...... کیٹ کبھی نہ جان سکی۔ ایک لمحے سوزن سیدھی کھڑی نظر آئی۔ دوسرے لمحے وہ غائب ہو چکی تھی۔ دور گہرائی میں۔ کوئی آواز نہیں۔ کوئی چیخ نہیں تھی...... صرف کیٹ کی سسکیاں تھیں۔ وہ ایک بار پھر سنگی بستر پر گر گئی۔ پھر وہ اشکبار ہو گئی۔ اس عورت کے لیے، جس نے اس کے سامنے جان دے دی...... اور ان لوگوں کے لیے جو اس سے پہلے مارے گئے تھے۔ اتنی اموات، سب غیر فطری، غیر طبعی...... وہ بھی محبت کے نام پر۔ سب کے سب محبت کے نام پر۔

☆☆☆

سب سے پہلے ڈیوڈ، کیٹ تک پہنچا تھا۔ کیچڑ اور خون میں لت پت وہ بے ہوش پڑی تھی۔ ڈیوڈ پر دہشت اور دیوانگی کا غلبہ تھا۔ اس نے کیٹ کو اپنی جیکٹ میں لپیٹا۔
''تم نہیں مر سکتیں...... میں تمہیں مرنے نہیں دوں گا...... تم سن رہی ہو کیٹ۔ تم نہیں مر سکتیں۔ کیٹ کا بدن ساکت اور سرد تھا۔ ڈیوڈ نے اسے گود میں اٹھا لیا۔ اس کے اختیار میں یہ تھا کہ وہ اپنے بدن کی گرمی اس تک پہنچائے۔ اس کی شرٹ پر کیٹ کے خون کے دھبے پڑ گئے۔ وہ متواتر اسے نام سے پکار رہا تھا۔
ریسکیو ورکرز کی آوازیں...... ایمبولینس کے سائرن۔ ڈیوڈ کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ اس کی توجہ کیٹ کی حرکت قلب اور تنفس پر تھی۔ ریسکیو ورکرز کے بغیر کیٹ نیچے ایمبولینس تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ اس کارروائی میں تھوڑا وقت خرچ ہوا۔ ڈیوڈ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سپرمین بن کر خود اڑتا ہوا اسے لے کر اسپتال پہنچ جائے۔
''تم ٹھیک ہو؟'' کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ ''ڈیوی؟''
''ہاں۔'' ڈیوڈ نے پوکی کو دیکھا۔
''وہ ٹھیک ہو جائے گی یار۔'' پوکی نے کہا۔ اس وقت بروفی نے سوزن کی لاش کے بارے میں بتایا۔ ''اس کی گردن ٹوٹ گئی ہے۔''
''اور سرجن گائے؟''
''عجیب ردعمل تھا اس کا۔'' بروفی نے کہا۔ ''سوزن کی موت پر لگا جیسے، خبر اس کے لیے متوقع تھی۔ تاہم وہ اس المناک حقیقت کو تسلیم نہیں کر رہا...... وہ ذہنی طور پر اپ سیٹ ہے اور زخمی بھی ہے۔''

☆☆☆

کیٹ کو دیکھنے کے لیے ڈیوڈ نے انتظارگاہ میں چار گھنٹے گزارے۔ اسے لگا کہ وہ ازل سے وہاں انتظار میں تھا۔ وہ کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے سے متصل آپریشن روم تھا۔ سرجری کے لیے تین گھنٹے صرف ہوئے تھے۔ ڈیوڈ کی دھڑکن ناہموار تھی۔ کیا کچھ غلط ہو گیا ہے؟
بالآخر ایک نرس نے کمرے میں جھانکا۔ ''تم ڈیوڈ رین سم ہو؟''
''یس!''
''ڈاکٹر شیزنی کی سرجری مکمل ہو چکی ہے۔ وہ خطرے سے باہر ہے۔''
گھنٹوں سے تنے ہوئے ڈیوڈ کے اعصاب یک لخت نرم پڑ گئے۔ ''تھینک یو۔''
''مسٹر آپ گھر جا سکتے ہیں۔ ہم کال کر دیں گے، جیسے ہی وہ......''
''مجھے اسے دیکھنا ہے۔''
''وہ ہوش میں نہیں ہے۔''
''مجھے ہر صورت اسے دیکھنا ہے۔'' ڈیوڈ بے قابو ہونے لگا۔
''پانچ منٹ، مسٹر رین سم صرف پانچ منٹ۔'' نرس نے اس کے بگڑتے ہوئے تیور دیکھ لیے تھے۔
ڈیوڈ نے کوئی جواب نہیں دیا اور ریکوری روم سے گزر کر آپریشن روم میں آ گیا۔
کیٹ بستر پر تھی۔ آنکھیں بند اور گلابی رنگت زردی مائل...... سفید بستر پر وہ کانچ کی گڑیا کے مانند دکھائی دے

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

رہی تھی۔ ڈرپ آئی وی آکسیجن، کارڈیاک مانیٹر، نلکیاں...... تمام ضروری لائف سپورٹ سسٹم چوکس تھا۔ دو نرسز اور ایک ڈاکٹر بستر کے اردگرد متحرک تھے۔ ڈیوڈ سمجھ رہا تھا کہ اسے وہاں سے ہٹ جانا چاہیے۔ تاہم وہ ٹکٹکی باندھے کھڑا رہا، حتیٰ کہ نرس نے اسے ٹوک دیا۔ طوعاً و کرہاً اس نے جنبش کی اور آپریشن روم چھوڑ دیا۔

☆☆☆

وہ ہوش میں آرہی تھی۔ پپوٹے لرز رہے تھے۔ کانوں میں آوازیں آرہی تھیں۔ دھیرے سے، تکلیف کے ساتھ کیٹ نے آنکھیں کھولیں۔ روشنی بُری لگی تھی۔ آنکھیں پھر بند ہوگئیں۔ وقفے سے اس نے پھر آنکھیں کھولیں۔ پلکیں جھپکائیں، پردۂ یادداشت مرتعش ہوا۔

ایک مسکراتا ہوا چہرہ نگاہ کے سامنے ڈگمگا کر ساکت ہو گیا۔ کیٹ کی نظر نام کے ٹیگ پر جم گئی۔ آر۔ این۔ جولیا۔ (رجسٹرڈ نرس RN)۔

''ڈاکٹر شیزنی، کیا تم مجھے سن رہی ہو؟'' جولیا نے سوال کیا۔

کیٹ نے نقاہت سے سر کو خفیف جنبش دی۔

''تم ریکوری روم میں ہو۔ کیا تم تکلیف میں ہو؟''

کیٹ لاعلم تھی۔ اس کی حسیات ایک ایک کر کے واپس آرہی تھیں۔ دماغ نے ابھی تکلیف محسوس کرنے والا سگنل وصول نہیں کیا تھا۔ شدید کمزوری کا عالم تھا۔ اس نے ناک میں آکسیجن کی ترسیل کی سرسراہٹ محسوس کی۔

مزید چہرے بستر کے گرد جمع ہوگئے۔ وہ سونا چاہ رہی تھی۔

''کیٹ؟''

اس نے آواز کی سمت دیکھنے کی کوشش کی۔ وہ ڈیوڈ تھا۔ ذہن میں لہر اٹھی۔ کیٹ نے بے اختیار ہاتھ اٹھایا۔ ہاتھ کی آئی وی ٹیوبس نے یہ کوشش ناکام بنادی۔ ناطاقتی کے باعث ہاتھ چند انچ اٹھ کر واپس بستر پر گر گیا۔

ڈیوڈ بستر کے ساتھ لگ گیا۔ اس نے ہاتھ کو ایسے تھاما جیسے وہ نازک کانچ کا بنا ہے۔

''خدا کا شکر ہے کہ تم ٹھیک ہو......''

''مجھے یاد نہیں۔''

''تمہاری تین گھنٹے تک سرجری کے بعد گولی نکال دی گئی ہے۔''

کیٹ کے ذہن میں پھر لہر اٹھی...... بارش...... ہوا...... پہاڑی......اور سوزن......

''ڈاکٹر سوزن زندہ ہے؟'' اس نے نقاہت زدہ آواز میں سوال کیا۔

''نہیں۔ کیٹ، کوئی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔'' ڈیوڈ نے اس کا ہاتھ سہلایا۔

''گائے؟''

''وہ فی الحال چل نہیں سکتا۔ لیکن وہ اسپتال کے علاوہ کئی جگہ فون کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ورنہ شاید ہم بروقت نہ پہنچ پاتے۔'' ڈیوڈ نے کہا۔

کیٹ، سرجن گائے کے بارے میں سوچنے لگی۔ ٹانگ کے ساتھ جس کی زندگی بھی ٹوٹ پھوٹ چکی تھی۔

''اس نے میری زندگی بچائی اور سب کچھ کھو دیا......'' کیٹ نے سرگوشی کی۔

''نہیں سب کچھ نہیں۔ ایک چیز اس کے پاس ہے۔''

کیٹ کی نظروں میں سوال اُبھرا۔

''اس کا بیٹا۔'' ڈیوڈ نے ان کہے سوال کا جواب دیا۔

''ہاں۔'' کیٹ نے سوچا۔ ''ولیم ہمیشہ گائے کا بیٹا رہے گا۔ خونی رشتہ نہ سہی، محبت کا رشتہ...... بہت مضبوط رشتہ۔ آہ، تمام ٹریجڈی سے کم از کم ایک اچھی چیز تو برآمد ہوئی۔'' پھر ذہن میں اک اور خیال نے راہ بنائی۔ ''نہیں ایک نہیں بلکہ دو۔'' اس نے ڈیوڈ کی نیلی آنکھوں میں دیکھا۔ کچھ کہنے کی کوشش کی۔

ڈیوڈ نے اس کی آنکھوں کی زبان سمجھنے کی کوشش کی اور چہرہ قریب کرلیا۔

''تم بزدل ہو ڈیوڈ؟'' کیٹ نے سرگوشی کی۔

''نہیں۔''

''پھر کہہ دو نا......''

ڈیوڈ نے کان کھجایا۔ ''کوشش کرتا ہوں۔''

''کب سے کوشش کر رہے ہو۔''

''آئی لو یو کیٹ...... آئی لو یو۔'' ڈیوڈ نے آہستہ سے کہا۔

''آئی لو یو ڈیوڈ۔'' کیٹ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نظر آئی۔ اسے شدت سے نیند آرہی تھی۔

''مسٹر ڈیوڈ، پلیز اب آپ جائیے۔'' ڈاکٹر ٹام کی آواز بلند ہوئی۔

ڈیوڈ نے سعادت مندی سے سر ہلایا اور جھک کر نرمی سے کیٹ کی پیشانی چوم لی۔

کیٹ نے آنکھیں موند لیں۔ ڈاکٹر ٹام، نرس کو ہدایت جاری کر رہا تھا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com